بیاد

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

دارالعلوم حقانیہ

اکوڑہ خٹک کا

علمی و دینی مجلہ

الحق

ماھنامہ

ذیقعدہ / ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ فروری ۲۰۰۱ء

مدیر مسئول

مولانا سمیع الحق

علماء خطباء طلباء اور عام مسلمانوں کیلئے عظیم الشان

☆ خوشخبری ☆

شیخ الحدیث حضرت مولانا **عبدالحق** رح کے خطبات وافادات کا عظیم الشان مجموعہ علم و حکمت

دعواتِ حق

(مکمل دو جلدوں میں)

مرتبہ مولانا **سمیع الحق** مدظلہ، مہتمم دارالعلوم حقانیہ

نایاب ہونے کے بعد اب سہ بارہ شائع ہو گئی ہے۔ آج ہی حاصل کیجئے۔ ورنہ اس کی نایابی پر ایک بار پھر افسوس کرنا پڑے گا۔

دعواتِ حق ایک ایسا گنجینہ جسے اہل علم خطباً واعظین اور تعلیم یافتہ طبقہ نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور قومی و ملی پریس نے سراہا۔ جو ہر خطیب واعظ مقرر کیلئے پکی پکائی روٹی کا کام دیتا ہے جو رشد و ہدایت احسان و سلوک کے متلاشیوں کے لئے شیخ کامل کا کام دیتا ہے۔

دعواتِ حق دین و شریعت اخلاق و معاشرت علم و عمل عروج و زوال نبوت و رسالت شریعت و طریقت کے ہر ہر پہلو کو سمیٹے ہوئے ہے۔

دعواتِ حق شیخ الحدیث محدث و مجاہد کبیر مولانا عبدالحق رح کی عام فہم اور درد و سوز میں ڈوبی ہوئی گفتگو اور خطبات کا ایسا مجموعہ ہے جو دلوں میں اتر کر یقین کو بیدار کر کے اصلاحی و ایمانی انقلاب برپا کر دیتا ہے۔

فضلاء علماً، طلباً اور اہل مدارس کیلئے خاص رعایت ہوگی

صفحات جلد اول : ۶۷۲، قیمت ۲۱۰ روپے، صفحات جلد دوم : ۵۰۲، قیمت ۱۶۵ روپے

مئوتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

MAR 2001
36

جلد ۳۶ شمارہ ۵
ذیقعدہ / ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ
فروری ۲۰۰۱ء

اے بی سی آڈٹ بیورو سرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک

مدیر اعلیٰ	نگران	مدیر
حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ	حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ	حافظ راشد الحق سمیع حقانی

ناظم شفیق الدین فاروقی

اس شمارے کے مضامین

نقش آغاز: فرقہ وارانہ فسادات اور اس کے مضمرات	راشد الحق سمیع حقانی	
نظام اکل وشرب میں شریعت کی رہنمائی (درس ترمذی)	حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ	۴
رؤیت ہلال۔ اختلاف مطالع اور فلکی حساب (آخری قسط)	مولانا مفتی مصباح الدین قاسمی، انڈیا	۱۵
افغانستان کے خلاف الزامات کی اصل حقیقت	مولانا عبدالسلام ضعیف (سفیر افغانستان)	۲۷
اسلامی بینکاری: کچھ خدشات، کچھ وضاحتیں (بحث و نظر)	جناب منصور ملک (لندن)	۳۶
دفاع افغانستان کونسل کی اہم سرگرمیاں (رپورٹ)	مولانا سید محمد یوسف شاہ	۴۰
خطیب اعظم مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ	صاحبزادہ انوار الحق	۴۶
شہد، فیہ شفاء للناس	ڈاکٹر نثار محمد	۵۱
فریاد ہے فریاد ہے اے شان کریمیؐ (نظم)	مولانا محمد ابراہیم فانی	۵۷
دارالعلوم کے شب و روز	شفیق الدین فاروقی	۵۸
تعارف و تبصرہ کتب	م۔ا۔ف	۶۰

Baber Hanif Computer Composer

ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ (سرحد) پاکستان۔ فون نمبر: (0923) 630340-630435
ای میل ایڈریس: Email : haqqania@hotmail.com
سالانہ بدل اشتراک۔ اندرون ملک فی پرچہ -/15 روپے سالانہ -/150 روپے، بیرون ملک 20$ امریکی ڈالر
پبلشر: مولانا سمیع الحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، منظور عام پریس پشاور

نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

فرقہ وارانہ فسادات اور اس کے مضمرات

ان دنوں ایک بار پھر بد قسمت مملکتِ خداداد پاکستان باہمی مسلکی انتشار اور فرقہ وارانہ فسادات کی شدید لپیٹ میں ہے شہر' بستی' بازار اور میدانوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے گھر مساجد بھی اس کی زد سے محفوظ نہیں رہے۔ جو امن سلامتی اور طمانیت قلب کی واحد جگہ بچی تھی' آخر اس بگاڑ اور فسادات پر مبنی معاشرہ کو کیا نام دیا جائے؟ کیا ہمارے معاشرے اور ہم پر حقیقی مسلمان کی تعریف صادق آتی ہے؟ اور کیا ہمارے قول و فعل اور دست و زبان سے دوسرا مسلمان بھائی محفوظ ہے؟ آخر ہم اس ملک و ملت کو کس طرف لے جا رہے ہیں؟ آپس کے صدیوں سے جاری اختلافات اور سیاسی نظریات کی چپقلش کے باعث ہم اپنے دین اور وطن کو جگ ہنسائی کا سامان بناتے جا رہے ہیں۔ آخر غیر جانبدار بے گناہ اور مظلوم سنی اور اہل تشیع افراد کی مسجدوں اور بازاروں میں قتل عام سے اپنے اپنے مسلکوں کی کون سی خدمت کی جا رہی ہے؟ خون مسلم کی ارزانی اس مسلم کش عہد میں کچھ کم تو نہ تھی کہ اسلام کے نام لیواؤں نے بھی اس میں ہاتھ رنگنے شروع کر دیئے۔

گزشتہ ایک ماہ میں حق نواز جھنگوی کی پھانسی کے رد عمل کے طور پر درجنوں بے گناہ افراد مولی گاجر کی طرح کاٹے گئے۔ (حالانکہ حکومت کو پیش آمدہ خطرات سے آگاہ ہونا چاہیے تھا اور اس کا کوئی قابل قبول حل ڈھونڈنا چاہیے تھا تو حالات اتنی کشیدگی کی حد تک نہ پہنچتے) پہلے شیخوپورہ میں موت کا بازار سجایا گیا تو اس کے فوراً بعد ہنگو میں چنگیزی بربریت کو شکست دی گئی اور پھر لاہور میں عبادت میں مصروف نمازیوں پر قیامت برپا کر دی گئی۔ ان پے در پے لرزہ خیز واقعات نے ملک و ملت کو خون کے آنسوؤں میں ڈبو دیا۔ گویا ملک نہیں ایک مقتل ہے' ایک ذبح خانہ ہے اور میدان کارزار ہے۔ جہاں قانون اور حکومت نام کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ لوگ مسجدوں میں پانچ وقت کی نماز خوف کی وجہ سے متروک کر چکے ہیں یہاں تک کہ جمعہ اور عیدین میں بھی خلق خدا ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہے۔ اور اوپر سے محرم کی آمد آمد ہے جس میں کشیدگی اپنے انتہا کو چھوتی نظر آتی ہے معلوم نہیں کہ اس مقدس اور مبارک مہینے میں کتنے بے گناہ افراد فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھائے جائیں گے۔ حکومت کے کل پرزے اور انتظامیہ روایتی جمع خرچ سے کام لے رہی ہے اور ان فوجی حکمرانوں کی تمام تر توجہ نئی مسلم لیگ کی "تولید و تناسل" میں لگی ہوئی ہے اور وزیر داخلہ اور اس کی ماتحت وزارت' دینی مدارس اور جہادی تنظیموں کو

ستانے میں مصروفِ عمل ہے۔ دہشت گردوں کو کھلا چھوڑا گیا ہے تاکہ وہ اس ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور انسانی سروں کے ایسے بلند وبالا مینار قائم کرلیں جن کی وحشت اور بلندی کے سامنے چنگیز خان اور ہلاکو خان کی بربریت شرمندہ نظر آئے۔ معلوم نہیں اس شب دیجور کی انتہا کب ہوگی؟ حکومت کئی بار فسادات کے خلاف اقدامات کرنے کا اعلان کرتی ہے لیکن آج تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ غیر جانبدار علمأ بیچارے بھی اس آگ کو بجھاتے بجھاتے خود بھی اس کا ایندھن بن گئے اور باقی جو بچے ہیں وہ بھی لاچار و بیزار ہوکر ایک طرف ہوگئے ہیں۔ ملی یکجہتی کونسل کی کوششیں بھی اس باب میں کارگر اور دیرپا ثابت نہ ہوسکیں۔ سازشی اور سیاسی عناصر سمیت دونوں فریقوں نے بھی اس کام کو بڑھنے نہیں دیا۔ اس کا نتیجہ آج سب کے سامنے ہے۔

دراصل شیعہ سنی کے نام پر فسادات کے پیچھے کئی خفیہ طاقتیں کارفرما ہیں اور یقیناً ان قوتوں کا علم حکومت کو بھی ہے لیکن وہ اس کا سنجیدہ حل نہیں ڈھونڈتی اور نہ ہی وہ ان قوتوں کو بے نقاب کرنا چاہتی ہے اور نہ ہی ملک میں پھیلے ہوئے دل آزار لٹریچر کی طباعت واشاعت کو رکوانے اور ان کو پھیلانے والوں کے خلاف کاروائی کا ارادہ رکھتی ہے۔ جب تک کہ کنویں سے غلاظت نہیں نکالی جائے گی محض پانی کے چند ڈول نکالنے سے کنواں ہرگز پاک نہیں ہوگا۔ ہماری نظر میں پھانسیاں اور پابندیاں اس مسئلے کا مستقل حل نہیں ہیں بلکہ ان عوامل اور مضمرات کا گہرائی سے جائزہ لینا چاہیے اور قومی مشاورت بُلاکر مستقل حل ڈھونڈھ کر ان کا تدارک کرنا چاہیے۔ جن کی بنأ پر فسادات کا یہ سیاہ طوفان وقفہ وقفہ سے ملک وملت کی کشتی کو قعر مذلت کی طرف دھکیل رہا ہے۔ ان جگرپاش حالات میں پوری امت مسلمہ کی وحدت ویکجہتی اور اتحاد کا خواب تو بس ایک خواب ہی رہ گیا ہے اور علامہ اقبالؒ کا یہ شعر کہ

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر

کی تعبیر تو ہمارے عہد میں ظہور پذیر نہ ہوئی اور نہ مستقبل قریب میں اس کا کوئی امکان ہے۔ پھر گردشِ حالات کی ستم ظریفی دیکھئے کہ حرم کی پاسبانی کرنے والے خود حرم کی بیٹیوں (مساجد) کے تقدس کی دھجیاں اڑاتے پھر رہے ہیں اور ساحلِ نیل کے باسیوں سے لے کر کاشغر اور مختار اتک کے مسلمانوں میں تفرقے، تعصب و تحزب کی آندھیوں نے انسانی عظمت واحترام کی ایسی خاک اڑائی ہے کہ آج اقوام عالم میں ان کی پہچان ہی مسخ ہوگئی ہے۔

منفعت ایک ہے اس قوم کا نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبیؐ، دین بھی، ایمان بھی ایک

حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة .... (الاية)

درس ترمذی شریف

افادات : حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی
ضبط وترتیب : مولانا مفتی مختار اللہ حقانی

نظامِ اکل وشرب میں شریعت کی رہنمائی

امام ترمذی کی جامع السنن کی کتاب الاطعمہ کی روشنی میں

باب ماجاء فی کراهیة اکل الثوم و البصل

پیاز اور لہسن کی کراہت کا بیان

حدثنا اسحاق بن منصور حدثنا یحییٰ بن سعید القطان عن ابن جریج حدثنا عطاء عن جابرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من اکل عن هذا قال اول مرة الثوم ثم قال الثوم والبصل والکرات فلا یقربن فی مساجد نا ۔

هذا حدیث حسن صحیح ۔ وفی الباب عن عمرؓ وابی ایوبؓ وابی هریرةؓ و ابی سعیدؓ و جابر بن سمرةؓ وقرةؓ و ابن عمرؓ

ترجمہ : ہمیں اسحاق بن منصور نے اور ان کو یحییٰ بن سعید القطان نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابنِ جریج سے روایت کی اور ان کو عطاء بن ابی رباح نے جابرؓ سے روایت کی آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اسے کھایا راوی نے پہلے لہسن اور پھر لہسن، پیاز اور گندنا کہا پس وہ ہمارے پاس ہماری مساجد میں نہ آئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت عمرؓ، ابو ایوب انصاریؓ، ابو ہریرہؓ، ابو سعید الخدریؓ، جابر بن سمرہؓ، قرہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔

تشریح : سبزیوں میں بعض سبزیاں ایسی ہیں جب وہ کچی ہوتی ہیں تو ان سے بدبو آتی ہے اور جب پک جائیں تو اس سے ناگوار بو ختم ہو جاتی ہے جیسے پیاز، گندنا، لہسن وغیرہ یہ سبزیاں کچا کھانے کے بعد منہ سے بو آتی ہے اور جب پکا کر کھائی جائے تو پھر بدبو نہیں آتی۔ اس باب میں ایسی چیزوں کی کراہت بیان کی جارہی ہے اور اگلے باب میں رخصت۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چیزیں حلال مباح ہیں اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ اس میں کراہت کسی غیر وجہ سے آئی ہے۔

تطبیق بین البابین :

دونوں بابوں میں تطبیق یہ ہے کہ اس باب میں کراہت کا حکم ایسے کھانے سے وابستہ ہے جب وہ کچی کھائی جائے اور کچی کھانے کے بعد منہ سے بدبو آتی ہے جو لوگوں اور ملائکہ کے لئے باعث تکلیف ہے۔ اور آنے والے باب میں رخصت کا حکم پکے کھانے سے متعلق ہے اس لئے کہ اس کے بعد منہ سے بدبو نہیں آتی۔ تو گویا فی ذاتہ ان اشیاء میں کوئی قباحت نہیں اس لئے کہ ابو العالیہ سے روایت ہے الثوم من طیبات الرزق کہ لہسن عمدہ اور پاکیزہ کھانوں میں سے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم لہسن وغیرہ اس وقت کھاؤ جب اس کی بو ختم ہو جائے۔ اسلئے کہ تم ایک دوسرے سے ملتے ہو۔ اجتماعات میں شریک ہوتے ہو' مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کیلئے جاتے ہو اگر یہ چیزیں بدون ازلہ بدبو کھاؤ گے تو تمہیں ڈکار آئیگی جسکی کریہہ بو کی وجہ سے دوسروں کو تکلیف ہو گی۔

سگریٹ و نسوار کا حکم :

اس علت کی وجہ سے موجودہ دور میں سگریٹ اور نسوار وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے اسلئے کہ اس کے استعمال سے بھی منہ سے بدبو آتی ہے اور لوگوں کی تکلیف کا سبب بنتا ہے۔ تو فلا یقربن مساجد نا ہماری مسجدوں میں حاضر نہ ہو اس لئے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔

دنیا میں ایک معمولی افسر کے سامنے کوئی بھی میلی اور گندی حالت میں نہیں جاتا۔ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ راز و نیاز کے وقت اور پھر جب وہ معصوم اور پاکیزہ مخلوق فرشتوں کی موجودگی میں ہو بدبو نکلتے وقت کیسے حاضر ہو گا اور فرشتوں کی ایذاء رسانی کا سبب بنے گا۔

مساجدنا سے کیا مراد ہے اب سوال یہ ہے کہ اس سے کون سی مسجد مراد ہے' تو جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ اس سے مراد مطلق مساجد ہیں چاہے وہ مسجد نبوی ہو یا کوئی اور چھوٹی بڑی مسجد' بعض علماء کرام نے اس روایت کی بنا پر اس کو مسجد نبوی کیساتھ خاص کیا ہے مگر جمہور علما کا کہنا ہے کہ بعض روایات میں بغیر اضافت کے لایقربن المساجد مذکور ہے جو عام مساجد کیلئے بھی اس حکم کو ثابت کرتے ہیں علامہ ابن دقیق العید نے فرمایا ہے کہ مساجد نا سے بھی جنس مسجد مراد ہے اضافت کیساتھ ذکر کرنا صرف ضرب المثل کیلئے ہے تخصیص کیلئے نہیں۔

عیدگاہ وغیرہ کا حکم

اس روایت سے جس طرح مساجد میں اس بدبوئی کے ساتھ داخل ہونے سے منع کیا گیا ہے تو یہ حکم صرف مساجد تک محدود نہیں۔ اس میں ہر وہ جگہ داخل ہے جہاں فرشتوں اور انسانوں کو تکلیف ہوتی ہو لہذا عید گاہ' جنازہ گاہ اور دینی مجالس' واعظ و تقریر کی محافل' ذکر و اذکار کی مجالس بھی داخل ہیں۔ البتہ بازار جانا اس حکم سے مستثنٰی ہے کہ وہاں فرشتوں کی مجالس نہیں ہوتیں۔

لہسن کے فوائد و نقصانات :

اللہ تعالٰی نے جو بھی چیز پیدا کی ہے وہ بغیر فائدہ کے نہیں۔ الثوم لہسن بھی انسانوں کے لئے کافی فائدہ مند ہے۔ علامہ دیلمیؒ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لہسن کو کئی امراض کی دوا قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں کلوا الثوم و تداو وابه فان فيه شفاء من سبعين داء (الحديث) لہسن کھایا کرو اوراسی کے ساتھ علاج کیا کرو کیونکہ اس میں ۷۰ امراض کا علاج ہے۔

اگرچہ بعض نقصانات بھی ہیں۔ علماً طب اور دیگر محدثین نے ان کے بہت سارے فوائد لکھے ہیں اس بارے میں علامہ ابن قیم الجوزی کی کتاب طب نبوی قابل مطالعہ کتاب ہے۔

دینی طالب علم کو چاہیے کہ وہ ہر موضوع کی کتابوں کا مطالعہ کرے۔ اس سے رسول اکرم ﷺ کے ارشادات کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ چنانچہ حافظ صاحب نے لکھا ہے کہ اس کے کھانے سے انسانی جسم میں گرمی اور خشکی پیدا ہوتی ہے جن افراد کا مزاج ٹھنڈا ہو ان کیلئے بے حد نفع بخش ہے۔ فالج کے خطرات سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے' کھانا کو ہضم کرنے والا ہے' پیٹ کے کیڑوں کو ختم کرتا ہے' ہر قسم کے زہریلے مادے کو ختم کرنے والا ہے' جس شخص کو پرانی سے پرانی کھانسی ہو اگر وہ اس کو استعمال کرے تو اسکو کافی فائدہ دے گا۔ اس کے سینے کو نرم اور بلغم کو ختم کردے گا۔ اس کے علاوہ اگر اس کو شہد کے ساتھ ملا کر داڑھ پر درد کے دوران لگائے تو درد ختم ہو جائے گا۔ اور اگر سرکہ' نمک اور شہد کے ساتھ ملا کر داڑھ پر لگایا جائے تو ریزہ ریزہ ہو کر ٹوٹ جائے گا اور خصوصاً دل کے مریض کے لئے بے حد مفید ہے۔ جدید تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ جو شخص لہسن کھاتا ہو اس کو مرض قلب بلڈ پریشر نہیں ہوگا اس لئے کہ اسکے کھانے سے کولسٹرول کم ہو جاتا ہے۔ اور دوران خون میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ کئی انجکشن اور لہسونا قسم کی گولیوں میں اس کے اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ لوگوں میں لہسن کی پہچان کئی ہزار سالوں سے ہے۔ لیکن زیادہ استعمال کرنے میں مضرات بھی ہیں مثلاً سر کے درد کو پیدا کرتا ہے' دماغ اور نگاہ کو نقصان پہنچاتا ہے۔

پیاز کے فوائد و نقصانات

پیاز کو رسول اللہ ﷺ نے کھایا ہے حضرت عائشہؓ سے پیاز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپؓ نے

فرمایا کہ آخری کھانا جو رسول اللہ ﷺ نے کھایا تھا اس میں پیاز موجود تھی اس روایت کو امام ابو داؤد نے کتاب الاطعمه باب فی اکل الثوم میں ذکر کیا ہے۔

پیاز کے مزاج کے بارے میں علمأ طب نے لکھا ہے کہ پیاز تیسرے درجے میں گرم ہے اس کے استعمال سے زہریلی ہواؤں کا اثر ختم ہوتا ہے' معدہ قوی اور مضبوط ہوتا ہے۔ بلغم ختم ہوجاتا ہے انسان میں قوت باہ کو بیدار کرتا ہے۔ یرقان' کھانسی اور سینے کے دیگر امراض میں کافی فائدہ مند ہے کان' ناک اور آنکھوں کے بعض امراض میں بھی سبب شفأ ہے۔ پیاز کا بیج جب پیس کر شہد میں ملا کر گنج سر پر لگائیں تو بال نکالنے کے لئے مفید ہے۔ بے ہوش آدمی یا مرگی کے مریض کو ہوش میں لانے کے لئے پیاز سونگھانا زیادہ کار آمد ہے۔ پیاز کے پانی کو آنکھوں میں لگانے سے بینائی اور بڑھ جاتی ہے اور کان میں ٹپکانے سے کان کا درد ختم ہوجاتا ہے۔ اس طرح کھجلی اور خارش بلکہ بہت ساری جلدی امراض میں مفید ہے۔ ان طبی فوائد کے علاوہ پیاز کے پتوں کو لوگ ساگ کے طور پر بھی پکاتے ہیں اور اس کے پتوں کو آملیٹ اور کباب میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

مگر اس کے ساتھ بعض نقصانات بھی اس میں پائے جاتے ہیں مثلاً زیادہ استعمال سے حافظہ کمزور ہوکر نسیان پیدا ہوتا ہے۔ منہ کا مزہ خراب ہوتا ہے اور اس میں بدبو پیدا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ریاح کی بڑی مقدار کا سبب بنتی ہے۔ لیکن اگر پکا کر استعمال کیا جائے تو یہ تمام مضرات ختم ہوجاتے ہیں۔

پیاز کی تاریخ :

پیاز کی تاریخ بہت پرانی ہے یہ وہ سبزی ہے جو دنیا کے ہر ملک میں پائی جاتی ہے اور اس کا استعمال بھی بہت زیادہ ہے' ہمارے ملک پاکستان میں پیاز کی کاشت اگرچہ ہر صوبے میں ہوتی ہے مگر صوبہ سرحد اور پنجاب میں اس کی کاشت قدرے زیادہ ہے۔ پیاز کے مختلف رنگ ہیں مثلاً سفید پیاز' سرخ پیاز' سبز پیاز' اور سنہری رنگ والی پیاز' مگر ان سرخ پیاز بنسبت دوسروں کے زیادہ ہیں۔

الکرات یعنی گندنا کے فوائد و مضرات :

پیاز اور لہسن کی طرح کرات یعنی گندنا کے بھی چند فوائد ہیں یہ بواسیر کے لئے مفید ہے' داڑھ کے کیڑوں کو باہر نکال پھینکتی ہے اور اس کے درد کو ختم کرتی ہے۔

گندنا کی اقسام :

علمأ نباتات نے لکھا ہے کہ اس کی دو قسمیں ہیں ایک نبطی اور دوم شامی۔

مذکورہ بالا فوائد نبطی گندنا کے ہیں لیکن ان فوائد کے ساتھ نقصانات بھی ہیں مثلاً دانتوں' مسوڑھوں کو نقصان پہنچاتا ہے اس کے کھانے سے برے خواب نظر آتے ہیں۔

باب ماجاء فی الرخصة فی اکل الثوم مطبوخا

پکا ہوا لہسن کھانا جائز ہے

حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابو داود انباء ناشعبة عن سماك بن حرب سمع جابر بن سمرةؓ یقول نزل رسول الله ﷺ علی ابی ایوبؓ وکان اذا اکل طعاماً بعث الیه بفضله فبعث الیه یوما بطعام ولم یاکل منه النبی ﷺ فلما اتی ابو ایوب النبی ﷺ فذکر ذلك له فقال النبی ﷺ فیه الثوم فقال یا رسول الله ﷺ أحرام هو؟ قال لا ولکنی اکرهه من اجل ریحه ۔ هذا حدیث حسن صحیح

ترجمہ : ہمیں محمد بن غیلان نے بیان کیا ان کو ابو داؤد نے اور ان کو شعبہ نے اور وہ سماک بن حرب سے روایت کرتے ہیں اور آپ نے جابر بن سمرةؓ سے سنا ہے آپؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو ایوب کے ہاں مہمان ٹھہرے اور جب حضورؐ کے پاس ابو ایوبؓ کے گھر سے کھانا جاتا تو بچا ہوا کھانا گھر کو واپس بھیجتے۔ ایک دفعہ آپؐ نے پورا کھانا بھیجا اور خود کچھ نہیں کھایا جب ابو ایوب آئے تو رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت فرمایا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس میں لہسن تھا۔ راوی کہتا ہے کہ ابو ایوبؓ نے آپؐ سے عرض کیا کہ کیا لہسن حرام ہے ؟ تو آپؐ نے فرمایا نہیں۔ لیکن میں اس کو بدبو کی وجہ سے پسند نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدثنا محمدبن مدویة حدثنا مسدد حدثنا الجراح بن ملیح عن ابی اسحاق عن شریك بن حنبل عن علی انه قال نهی عن اکل الثوم الامطبوخاً۔

وقد روی هذا عن علی انه قال نهی عن اکل الثوم الا مطبوخاً قوله۔

ترجمہ : ہمیں محمد بن مدویہ نے بیان کیا ان کو مسدد نے ان کو جراح بن ملیح نے بیان کیا وہ ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں اور وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؓ نے کچی لہسن کھانے سے منع کیا ہے۔ اور یہی روایت حضرت علیؓ سے ان کے اپنا قول مروی ہے کہ آپ نے کچا لہسن کھانے سے منع کیا۔

حدثنا هناد حدثنا وکیع عن ابیه عن ابی اسحاق عن شریك بن حنبل عن علی انه کره اکل الثوم الامطبوخا۔

هذاحدیث لیس اسناد بذالك القوی و روی عن شریك بن حنبل عن النبی ﷺ مرسلا۔

ترجمہ : ہمیں ہناد نے روایت کی انکو وکیع نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو اسحاق سے وہ شریک بن حنبل سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؓ کچے لہسن کے کھانے کو ناپسند کرتے تھے۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے قوی نہیں اور شریک بن حنبل نے نبی ﷺ سے مرسلا روایت نقل کی ہے۔

حدثنا الحسن بن الصباح البزار حدثنا سفیان بن عینیة عن عبیدا لله بن ابی یزید عن ابیه عن ام ایوب اخبرته ان النبی ﷺ نزل علیهم فتکلفوا له طعاما فیه من بعض هذا البقول فکره اکله فقال لاصحابه کلوه فانی لست کاحدکم انی اخاف ان اوذی صاحبی هذا حدیث حسن صحیح غریب وام ایوب هی امرأة ابی ایوب الانصاری۔

ترجمہ : ہمیں حسن بن صباح البزار نے بیان کیا ان کو سفیان بن عینیۃ نے اور انہوں نے عبید اللہ بن ابی یزید سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور ان کو ام ایوبؓ نے خبر دی کہ بیشک رسول اللہ ﷺ انکے ہاں اترے پس انہوں نے آپ ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا جن میں بعض سبزیوں سے پکی چیزیں تھیں جس کو آپ ﷺ نے ناپسند کیا اور اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ تم کھاؤ بیشک میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں ڈرتا ہوں کہ میرے ساتھی (دوست) کو تکلیف نہ ہو یہ حدیث حسن صحیح اور غریب ہے۔ ام ایوب ابو ایوب کی بیوی انصاریہ صحابیہ ہیں۔

حدثنا محمد بن حمید حدثنا زید بن الحباب عن ابی خلدة عن ابی العالیة قال الثوم من طیبات الرزق وابو خلدة اسمه خالد بن دینار وهو ثقه عند اهل الحدیث وقد ادرك انس بن مالك وسمع منه و ابو العالیة اسمه رفیع وهو الریاحی قال عبدالرحمان بن مهدی کان ابو خلدة خیاراً مسلماً۔

ترجمہ : ہمیں محمد بن حمید نے بیان کیا کہ اور ان کو زید بن الحباب نے بیان کیا اور وہ ابو خلدۃ سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابو عالیۃ سے آپؒ فرماتے ہیں کہ لہسن پاکیزہ کھانوں میں سے ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ علماً حدیث کے ہاں ثقہ ہے انہوں نے انس بن مالک سے ملاقات اور ان سے روایت سنی ہے' ابو لعالیۃ کا نام رفیع ہے اور وہ ریاحی ہے عبدالرحمان بن مہدی فرماتے ہیں کہ ابو خلدۃ باکباز مسلمان تھے۔

تشریح : عن جابر بن سمرة یقول الخ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہر ایک نے آپ کو مہمان بنانے کی کوشش کی' رسول اللہ ﷺ خود یہ فیصلہ نہیں فرماتے تھے اونٹنی جہاں سے گزرتی تھی لوگ آپ کو مہمان بننے کی دعوت دیتے تھے لیکن آپ فرماتے اونٹنی کو چلنے دو انها مامورة کہ اسکو اللہ تعالیٰ کی جانب سے حکم ہو چکا ہے یہ وہیں بیٹھے گی جہاں کا فیصلہ من جانب اللہ ہو چکا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی مہمانی کا شرف حضرت ابو ایوب انصاریؓ کو حاصل ہوا۔ اور اونٹنی مسجد نبوی کے قریب باب جبرئیل کی جانب بیٹھ گئی۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ آپ کی مہمان نوازی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپؓ نے ابتداً رسول اللہ ﷺ کے قیام کیلئے مکان کی نچلی منزل خالی کرائی تھی اور خود اوپر والی منزل میں رہتے تھے۔ سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ آپؓ بہت بے چین ہو جاتے کہ رسول اکرمؐ نچلی منزل میں ہیں اور ہم اوپر کی

منزل میں یہ بہت بے ادبی ہے اس لئے آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کو مجبور کیا کہ آپؐ اوپر منزل میں تشریف لے جائیں تاکہ بے ادبی نہ ہو۔

کان اذا کل طعاماً بعث الیه بفضله: جب رسول اللہ ﷺ کے لئے کھانا لایا جاتا تو آپؐ اس سے تھوڑا سا کھا لیتے اور باقی ماندہ واپس ابو ایوب انصاریؓ کو بھیج دیتے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مہمان کو چاہیے کہ جب اس کے لئے گھر سے کھانا لایا جائے تو اس میں سے کچھ بچا کر واپس کرے تاکہ گھر والوں کو مہمان کے پیٹ بھر کر کھانے کا علم ہو جائے اور عموماً چونکہ لوگ گھر کا سارا کھانا لے آتے ہیں جب مہمان سے بچ جائے تو پھر اس کو کھاتے ہیں لہذا اگر گھر والوں نے سارا کھانا نکالا ہو تاکہ وہ بھی کھا سکیں ایسا نہ ہو کہ وہ بھوکے رہ جائیں۔

فبعث الیه یوماً طعاماً ولم یاکل منه النبی ﷺ ایک دن آپؐ کے لئے کھانا بھیجا گیا مگر آپؐ نے اس سے کچھ بھی نہیں کھایا اور سارا کھانا واپس بھیج دیا گیا تو ابو ایوب انصاریؓ نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے تو کچھ بھی نہیں کھایا۔ فقال النبی ﷺ فیه الثوم کہ اس میں لہسن تھا۔ چونکہ آپؐ کا مزاج بہت نازک تھا' اس لئے آپؓ نے عرض کیا أحرام هو : کہ کیا یہ (لہسن) حرام ہے؟ قال لا تو آپ نے فرمایا نہیں یعنی حرام نہیں ہے۔ لیکن انی اکرہ لاجل ریحه کہ میں اس کو بدبوئی کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔

بسا اوقات پاک وصاف چیز بھی کسی کو پسند نہیں ہوتی وہ اس کو ناگوار دکھائی دیتی ہے۔

روایات میں آیا ہے کہ انی اخاف ان اوذی صاحبی کہ مجھے خوف ہوتا ہے کہ میرے ساتھی کو تکلیف نہ ہو صاحبی سے کون مراد ہے؟ صاحبی سے مراد یا تو عام دوست اور ساتھی مراد ہیں' یا حضرت جبرئیل مراد ہیں اس لئے کہ وہ آپؐ کیلئے وحی لاتے تھے' ان کے آنے کا کوئی پتہ نہیں چلتا' وہ نورانی مخلوق جو بدبو گندگی وغیرہ سے بھاگتے ہیں جبکہ ان کے آنے کا وقت معین نہیں اس لئے آپؐ ان کی وجہ سے لہسن (بدبودار) چیز استعمال نہیں کرتے تھے۔

<u>آپؐ کے لئے لہسن کھانے کا حکم</u> علامہ نوویؒ نے لکھا ہے کہ علما کا اس بات میں اختلاف ہے کہ آپ ﷺ کیلئے لہسن کھانے کا کیا حکم تھا؟ تو بعض شافعیہ کا کہنا ہے کہ لہسن وغیرہ بدبودار چیز آپؐ کیلئے حرام تھی جبکہ ہمارے ہاں راجح اور مفتی بہ قول یہ ہے کہ لہسن وغیرہ آپ ﷺ کیلئے حرام نہیں تھی مگر بدبو کی وجہ سے مکروہ تنزیہی تھی اس لئے کہ آپؐ نے عموماً فرمایا لا' نہیں۔ کہ کسی وقت بھی وحی آسکتی تھی اس لئے آپ نے فرمایا لا ینام قلبی کہ میرا دل نہیں سوتا اس کی حکمت یہ ہے کہ عام آدمی جب سو جاتا ہے تو اس کا دل بھی سو جاتا ہے مگر وحی کے امکان پہ تو ریڈار کی طرح ہمہ وقت مستعد رہتا ہے جس کی وجہ سے پیغمبر ﷺ کا دل نہیں سوتا۔ ہو سکتا ہے کہ من جانب اللہ وحی نازل ہو جائے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم کھاؤ مگر مجھے اس سے پرہیز ہے اس لئے کہ میرے صاحب

(ساتھی) کواس کے کھانے سے تکلیف ہوتی ہے۔

عن علی نهی عن اکل الثوم الا مطبوخا. یعنی حضرت علیؓ نے کچے لہسن کے کھانے سے منع کیا ہے۔

اعتراض: مگر یہاں اعتراض وارد ہوتا ہے وہ یہ کہ کسی چیز کے استعمال سے منع کرنا یا اس کے کرنے کا حکم دینا شارع علیہ السلام کا کام ہے جبکہ حضرت علیؓ شارع بھی نہیں تو کیسے آپؓ لہسن کے کھانے کو منع کرتے ہیں؟

الجواب: جواب یہ ہے کہ صحابہ کا کوئی ایسا قول جو قیاس سے مخالف ہو تو وہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہوتا ہے، تو لازمی امر ہے کہ حضرت علیؓ نے آپؐ سے سنا ہوگا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ بعض روایات میں رسول اللہ ﷺ کی طرف نہی کی نسبت مرفوعاً کی گئی ہے تو گویا یہ ایک قسم حضرت علیؓ کا فتویٰ ہے۔

هذا حدیث لیس اسناده بذاك القوی، اس کی سند میں ابو اسحاق السبیعی مدلس ہے آخری عمر میں ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔

وروی عن شریك عن حنبل عن النبی ﷺ مرسلاً یہ روایت مرسل ہے مگر شریک بن حنبل نے مرفوع لکھا ہے۔

حدثنا الحسن بن الصباح ...... عن ام ایوبؓ اخبرته ......

کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں مہمان ہوئے تو انہوں نے آپؐ کے لئے پر تکلف کھانا تیار کیا۔

فیه من بعض هذا البقول فکره اکله تو آپؐ نے اس کے کھانے کو پسند نہیں فرمایا۔

فقال لا صحابه کلوه فانی لست کا حدکم ان اخاف اوذی صاحبی

کہ تم لوگ کھاؤ میں تمہارے جیسا عام آدمی نہیں ہوں۔ مجھے چھوڑ دو اس سے میرے ساتھی کو تکلیف ہوتی ہے۔

عن ابی العالیة الثوم من طیبات الرزق

کہ لہسن پاکیزہ کھانوں میں سے ہے اس میں بہت ساری خصوصیات ہیں اس میں یہ بھی اثر ہے کہ اس سے خون نرم ہو جاتا ہے۔ اور دل کی بیماریاں حملہ آور نہیں ہوتیں۔ ابو العالیة کا نام رفیع بن مہران الریاحی ہے۔ ابو خلدة کا نام خالد بن دینار التمیمی السعدی البصری ہے۔

باب ماجاء فی تخمیر الانا ء واطفأ السراج والنار عند المنام

سوتے وقت چراغ اور آگ کو بجھانا اور برتنوں کو ڈھانپے رکھنا

حدثنا قتیبة عن مالك عن ابی الزبیر عن جابرؓ قال قال النبی ﷺ اغلقوالباب واو کئو السقاء واکفئو الانا، او خمرو الانا ء واطفئو المصباح فان الشیطان لایفتح غلقا ولا یحل وکاء ولایکشف انیة کان الفویسقة تضرم علی الناس بینهم۔

وفی الباب عن ابن عمروؓ وابی هریرةؓ و ابن عباسؓ۔

هذا حدیث حسن صحیح وقدروی من غیروجه عن جابر۔

ترجمہ : ہمیں قتیبہ نے روایت کی انہوں نے مالک سے انہوں نے ابو زبیر سے اور انہوں نے حضرت جابرؓ سے آپؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوتے وقت دروازہ بند رکھا کرو، مشکیزہ کو باندھ لو، برتن کو اوندھے رکھو یا ڈھانپ لو اور چراغ کو گل کردو بیشک شیطان نہیں کھول سکتا بند دروازے کو، اور نہ تسمہ کھول سکتا ہے اور نہ برتن کو کھول سکتا ہے، اس لئے کہ چھوٹا فاسق (چوہا) لوگوں کے گھروں کو جلادیتا ہے۔

حدثنا ابن ابی عمرو وغیره واحد قالو احدثنا سفیان عن الزهری عن سالم عن ابیه قال قال رسول الله ﷺ لاتترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون۔

هذا حدیث حسن صحیح

ترجمہ : ہمیں ابن ابو عمرو دوسرے حضرات نے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں سفیان نے روایت کی انہوں نے زھری سے اور انہوں نے عالم بن عبداللہ سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے آپؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات کو سوتے وقت گھر کے اندر آگ مت چھوڑو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

تشریح : اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ چھ اور آداب بیان فرمارہے ہیں کہ رات کو سوتے وقت گھر کا دروازہ بند کریں، سوتے وقت کھانے پینے کے برتنوں کو بغیر ڈھانپے مت چھوڑیں، اگرچہ وہ ہانڈی خالی کیوں نہ ہو اسلئے کہ ممکن ہے کہ کوئی زہریلی چیز آجائے، حشرات الارض سالن کی بو کے پیچھے آتے ہیں اور آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے، تم کسی مشکل میں نہ پڑ جاؤ۔ مطبخ سے جب سالن اور روٹی لے جاتا ہو تو سالن کے برتن کو ڈھانپ لو اور روٹی کو دستر خوان میں چھپا کر رکھو۔

اغلقوا الباب ۔ ایک ادب یہ بھی ہے کہ رات کو سوتے وقت دروازہ بند کرنا چاہیے۔ یہ روایت امام مسلمؒ نے بھی ذکر کی ہے مگر وہاں چند الفاظ زیادہ ہیں اغلقوا الباب واذکروا اسم الله کہ دروازہ بند کرتے وقت اللہ کا نام لو۔

اگر کوئی سوتے وقت دروازہ بند نہ کرے تو چور چوری کر کے سارا سامان لے جائے گا۔ اس روایت میں تم طالبعلموں کو بھی تنبیہ ہے کہ جب رات کو یا دو پہر کو سوتے ہو تو دروازے بند کیا کریں' تمہاری غفلت کی وجہ سے چور تمہارا سامان لے جاتا ہے۔ اس ادارے کی حفاظت تم پر لازمی ہے چوکیدار وغیرہ سب کام نہیں کر سکتے ہیں تمہیں اپنے دار العلوم کی حفاظت کرنی ہے اور چور وغیرہ کو پکڑنا ہے مگر اس کو پکڑ کر خود ثواب کی نیت ایک ایک دو دو گھونسے اور لات نہ مارا کریں بلکہ ہمارے پاس لے آئیں پھر آپ دیکھیں ہم ان کے ساتھ کیا کرتے ہیں یہ اسلئے کہتا ہوں کہ طالب علم کبھی کبھی بغیر تحقیق کے ایک نیک اور بے گناہ آدمی کو چور' مجرم' سمجھ کر گھونسوں کی جھاڑ پلا دیتے ہیں۔ جب تحقیق کی جاتی ہے تو وہ شخص بے گناہ نکل آتا ہے۔

عبرت ناک واقعہ : ایک واقعہ ہوا کہ ایک نیک حافظ قرآن کے ساتھ کسی کی دشمنی تھی اس نے مسجد کے لاؤڈ سپیکر میں اعلان کیا کہ ایک یہودی آیا ہے اور اس نے قرآن کو جلا دیا ہے تو لوگ فوراً آکر بغیر تحقیق کے مارنا شروع کیا پولیس اس کو چھڑا کر تھانے لے گئے مگر لوگوں نے تھانہ پر بھی حملہ کیا اور اس بے گناہ شخص کو مار مار کر ہلاک کر دیا اور پھر اس پر تیل ڈال کر جلا دیا مگر آگ اس پر کچھ اثر انداز نہ ہو رہی تھی صرف اس کے کپڑے جل گئے جب تحقیق ہوئی تو وہ یہودی نہیں بلکہ نیک اور حافظ قرآن مسلمان تھا۔ ایم اے اسلامیات اور کافی تعلیم یافتہ شخص تھا گویا کہ عالم دین تھا۔ دیوبندی اور بریلوی کے چکر میں کسی نے اعلان کیا تھا اسی وجہ سے پاکستان میں مولوی صاحبان بدنام ہو جاتے ہیں۔ تو تم بھی جب کسی چور وغیرہ کو پکڑو گے تو خود اس کو سزا نہ دیا کریں بلکہ ادارہ کے سامنے پیش کریں ادارہ اس کو سزا دے گا اور اس کو پولیس کے حوالے کر دے گا۔ ویسے کسی اجنبی شخص پر چور ہونے کا شک نہ کرو اس کے قریب جاؤ اور اس سے اخلاق اور نرمی سے پوچھو کہ صاحب آپ کون ہیں ؟ اور کیا کر رہے ہیں ؟ کس سے ملنا ہے ؟ اگر کسی سے کام نہ ہو تو نرمی سے رخصت کریں۔

اوکئوا السقاء ایکاء اوکا یو کی ایکاءً کا معنی باندھنا خاص کر مشکیزہ میں ایک رسی ہوتی ہے جیسے شلوار میں ناڑا ہوتا ہے تو مشکیزہ کے باندھنے کیلئے رسی اور دھاگہ ہوتا ہے اسکو وکاء کہا جاتا ہے جب اسکو باندھ دیا جائے تو مشکیزہ سے پانی کا آنا بند ہو جاتا۔ اب سارے برتنوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے مثلاً یہاں نلکا لگا ہوا ہے تو اوک السقا کا معنی ہے کہ نلکا بند کرو ویسے پانی ضائع نہ کریں۔ اسی طرح مٹکا وغیرہ کیلئے اوک السقاء کا معنی ہے کہ مٹکا وغیرہ پر ڈھکن رکھو اگر کھلا چھوڑ دیا جائے تو مچھر بچھو اور دوسرے موذی حشرات اسمیں گر جائیں گے اور اپنے لئے ہلاکت کا سامان مہیا کرو گے۔ حدیث شریف میں ہے العینان و کاء السہ کہ آنکھیں وبر کیلئے رسی (تسما) ہیں۔

واکفوء الاناء تکفی یتکفی تکفئاً شمائل میں گزر چکا ہے کہ اذا مشیٰ تکفا آپؐ جاتے وقت ایسے چلتے تھے جیسے کوئی بھاری چیز کو اٹھا رکھا ہو اور بوجھ کی وجہ سے زمین کی طرف مائل ہو کر چلتا ہو۔ تو اکفاء کا

معنی الٹا کرنا اکفوا لانا إی قلبوا الاناء یعنی برتنوں کو الٹا کردو' یعنی اس برتن کا کوئی ڈھکن نہ ہو تو سوتے وقت اس کو الٹا کردو خمروا الانا یا برتن کو ڈھانپو۔

اکفوا لانا او حمرو الانا : یہاں راوی کو شک ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اکفو فرمایا ہے یا خمروا فرمایا ہے مگر مقصد دونوں کا ایک ہے یعنی برتن ڈھانپے رکھا کرو' اکفوا قلبوا کے معنی میں ہیں۔ مسلم کی روایت میں خمروا آنیتکم مذکور ہے۔

اطفئو السراج والنار مسلم کی روایت میں اذکرو اسم الله کے الفاظ زیادہ ہیں کہ جب سونے کا ارادہ ہو تو بجلی' لالٹین اور چراغ وغیرہ کو بند کرو اسی طرح اگر آگ جل رہی ہو تو اس کو بھی بجھادو۔ اس میں بیسیوں حکمتیں ہیں' رات کے وقت کئی قسم کی آفات نازل ہوتیں ہیں۔ اگر برتن نہ چھپایا گیا تو اس میں مکھی' مچھر اور دوسری گندی اشیاء گر جائیں گی جس سے سالن وغیرہ اور نقصان دہ ہو جائے گا۔

ان الشیطان لا یفتح ' اس لئے کہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھول سکتا یا مطلب یہ ہے کہ نہیں کھولتا۔ یعنی جو شخص اسلامی آداب پر عمل کر کے رات کے وقت دروازے کو بند کرے تو شیطان میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ بند دروازے کھول دے۔ شیطان اگرچہ بڑے بڑے کام کر سکتا ہے مگر بند دروازے کو کھول نہیں سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ بعض بڑے بڑے جانوروں سے چھوٹے سے کام کو سلب کر دیتا ہے جیسا کہ مشہور ہے کہ شیر گردن نہیں موڑ سکتا اگر چھوٹا بچہ بھی اس پر سوار ہو جائے تو اسکو قابو کر سکتا ہے کہ شیر گردن نہیں موڑ سکتا اللہ تعالیٰ نے اس سے گردن موڑنے کی طاقت سلب کر دی ہے اسی طرح بچھو اور سانپ چارپائی پر نہیں چڑھ سکتے تو گویا صرف شیطان مراد نہیں بلکہ ساری موزی اشیاء مراد ہیں۔ تو شیطان اگرچہ بڑا بد معاش ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے یہ طاقت ختم کر دی ہے وہ بند دروازے نہیں کھول سکتا' برتن سے ڈھکن کو نہیں اٹھا سکتا تو جب آپ نے سوتے وقت تمام انتظامات کر دئے ہیں تو شیطان اور انکے حوارین سے اللہ تعالیٰ بچائے گا۔ ولا یحل وکاء اور نہ اسمیں اتنی طاقت ہے کہ وہ تسمے کو کھول دے۔ ولا یکشف انیة اور نہ ڈھانپے برتن کو کھول سکتا ہے۔

فان الفویسقة : فسق یفسق فسقت الرطب عن قشرها جب کھجور بہت پک جائے تو وہ پھٹ جاتی ہے تو فسق کا لغوی معنی ہے حد سے تجاوز کرنا یعنی التجاور عن الحد' تو یہ چوہا بھی حد سے تجاوز کر دیتا ہے فاسق کو بھی فاسق اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے بھی حدود سے تجاوز کی ہے کافر کو بھی فاسق کہا جاتا ہے۔

حروج من الحد تو شیطان بھی لوگوں کے گھر کو جلاتا ہے۔ اسلئے کہ یہ بد معاش چوہا چراغ سے بتی کھینچ لے گا اور تمہارے سارے گھر کو جلا کر راکھ کر دے گا۔ اسی طرح آگ سے چنگاری لے کر آگ لگادے گا آج کل کے دور میں گیس کے ہیٹر اور چولے ہیں ان کو بھی بجھانا چاہیے۔

بحث و نظر

خاص برائے الحق

مفتی محمد مصباح الدین قاسمی*

رؤیت ہلال......اختلاف مطالع اور فلکی حساب

(آخری قسط)

۵۔ علۃ النص :

ثبوت ہلال کے لئے صرف طریقہ رؤیت مقرر کرنے کی اصل وجہ شارع کے نزدیک "یسر و فطریت" ہے جیساکہ حدیث الامیۃ سے واضح ہے یہ وجہ اس حکم کی من وجہ حکمت بھی ہے اور من وجہ علت بھی یسر و فطریت کی علت پر قیاس یہ تقاضا کرتا ہے کہ حساب و فلکیات وغیرہ پر روزہ کے حکم کا مدار نہ رکھا جائے۔ کیونکہ میقات کے معاملہ میں عام لوگوں کے لئے یسر و فطریت صرف آسمان کے قدرتی کیلنڈر ہی میں ہے اور یہی آیۃ الاھلہ میں ھلال کے میقات للناس ہونے کا بھی تقاضا ہے۔

اسی طرح حدیث رؤیت کی دلالتوں، عبارۃ، اشارۃ، اقتضاء، خطاب اور علۃ کی ترکیب سے جہاں یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہر اہل مطلع کے لئے انکی اپنی طبعی رؤیت لازم ہے اور مطلع غیر کی رؤیت ان کیلئے معتبر نہیں ہے اسی طرح یہ نتیجہ بھی بر آمد ہوتا ہے کہ روزہ کیلئے تمام اہل صیام پر 'رؤیت' کرنا واجب ہے نہ کہ حساب کتاب۔

اقوال علماء :

(۸۳) حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ حدیث میں چاند نظر نہ آنے کی صورت میں جو تیس دن پورا کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ نہیں کہا گیا کہ حساب دانوں سے دریافت کرلو۔ اسکی حکمت یہ ہے کہ بادل کی حالت میں تیس کی گنتی پوری کر کے مہینہ کی آمد جان لینا ہر ایک کے لئے بہت آسان ہے اسطرح کوئی اختلاف باقی نہیں رہتا۔ (۸۴)

ابن بطال کا کہنا ہے کہ حدیث علم نجوم کے قواعد کے لئے ناسخ ہے لہذا یقینی طور پر معرفت شہر کا مدار چاند دیکھ لینے پر ہی ہے۔ (۸۵) ابن عابدین لکھتے ہیں کہ شارع نے حساب پر اعتماد نہیں کیا بلکہ اسے بالکلیہ مسترد کردیا ہے اس نے وجوب کو رؤیت پر معلق کہا ہے ولادت قمر پر نہیں، لہذا حساب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا چاہے وہ کتنا ہی صحیح اور قطعی ہو۔

---

* شعبہ دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی انڈیا

یہ بات پہلے ہی واضح ہو چکی ہے کہ حساب کے بجائے رؤیت کو اختیار کرنے کی وجہ یہ نہیں تھی کہ اس وقت امت مسلمہ امی تھی جس سے یہ نتیجہ نکالا جائے کہ جب امی نہ رہی تو حساب کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔ حدیث امیت میں صرف اس واقعہ کا بیان ہے کہ (اے یہودیو! جیساکہ تم لوگ کہتے رہتے ہو) ہم واقعی ایک امی قوم ہیں حساب کتاب نہیں کر سکتے ہیں ہمارے لئے سادہ طریقہ یہی ہے کہ ہم رؤیت فطری پر عامل ہوں اس میں سائنس و ٹیکنالوجی کے حصول کی حوصلہ شکنی کا کوئی پہلو نہیں ہے جیساکہ بعض لوگ یہ پہلو اس میں داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حدیث امیت کا یہ مطلب تمام فقہا امت نے سمجھا ہے اور قرآنی آیات اور کثیر صحیح روایات سے ہوتے ہوئے وہ ایسا ہی سمجھنے پر مجبور بھی تھے۔ (۸۶)

ملا علی قاری فرماتے ہیں: (۸۷)

امی کی نسبت قوم عرب کی طرف کی گئی ہے اس زمانہ میں عرب کی طرف جسمیں آپؐ مبعوث ہوئے تھے اسکے بعد قرون نسبت اور حکم دونوں میں قرنِ اول کے تابع ہوئے۔ آپؐ کے فرمان کا مطلب یہ تھا کہ اہل نجوم کے حساب پر عمل ہماری سنت اور ہمار طریق نہیں ہے بلکہ عمل کا مدار ہلال پر ہے۔ چنانچہ ہم کبھی ۲۹ کو رؤیت کرتے ہیں اور کبھی ۳۰ کو۔ علامہ عینی کا قول ہے کہ امت کو حساب اور علم نجوم کی مشقتوں سے بچانا ہی شریعت کا مقصد ہے خواہ بعد کے زمانوں میں اس فن کے جاننے والے پیدا ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ نحن امة امية کا ظاہری مفہوم یہی ہے کہ حساب پر قطعا مدار نہیں ہے۔ (۸۸) شہاب الدین رملی کہتے ہیں کہ اس فرمان کے ذریعہ شارع نے حساب کا کلیتا مسترد کر دیا ہے اور بالکلیہ لغو قرار دے دیا ہے۔ (۸۹) شاہ ولی اللہ دہلوی تحریر فرماتے ہیں: شرعی احکام کا دارومدار ظاہر امور پر ہوتا ہے فنی موشگافیوں اور حسابات پر نہیں بلکہ شریعت نے تو حسابات وغیرہ کی طرف متوجہ نہ ہونے کا حکم دیا ہے جیساکہ حدیث انا امة امیة سے پتہ چلتا ہے۔

یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ رؤیت کے علاوہ جب کسی دوسرے طریقہ ثبوت ھلال کی بات کی جاتی ہے تو اس سے مراد لازمی طور پر حساب فلکی ہی ہوتا ہے اسلئے کہ آسمان پر چاند کے تعین کا ذریعہ تو مشاہدہ ہے یا حساب ہے۔ آپؐ نے بھی جب یہ فرمایا کہ ہم حساب کتاب نہیں کرتے بلکہ رؤیت کا طریقہ اپناتے ہیں تو رؤیت بالمقابل حساب کتاب استعمال فرمایا۔ غرض حساب کی ممانعت اور صرف رؤیت ہی کو اپنانے کی اصل وجہ یہ نہیں ہے کہ امت حساب نہیں جانتی یا سیکھ نہیں سکتی یا سیکھنا نہیں چاہیے بلکہ اسکی علت یسر فطری کا حصول ہے جو صرف رؤیت ہی میں ہے اور حساب بالکل ہی اس پہلو سے اسکی ضد ہے اسلئے شارع نے رؤیت ہی کو میقات شہر کے طور پر متعین اور مخصوص فرمادیا۔ مقصود بلاشبہ طلوع ہلال کا تعین ہے لیکن یسر فطری کے ساتھ اسکے تیقن کا واحد ذریعہ و معیار رؤیت ہی ہے (۹۰)۔ اس طرح یہ وسیلہ بھی اور مقصود بھی کیونکہ مقصود تک پہنچنے کا تنہا ذریعہ

ہے۔ اسلیئے رؤیت نہ واقع ہو تو وہ نہ ہلال ہے اور نہ اسکا طلوع۔ گویا جسطرح طلوع ہلال کے بغیر رؤیت ممکن نہیں اسی طرح رؤیت ہلال کے بغیر طلوع ہلال ممکن نہیں کیونکہ ہلال کہتے ہی اس چاند کو ہیں جو پہلی کو نظر آئے۔

درباب توقیت حساب فلکی ممنوع الاصل ہے

حقیقت یہ ہے کہ توقیت شہر کے باب میں حساب فلکی قطعی ممنوع الاصل ہے اور ایسی چیزیں شریعت میں صرف بصورت اضطرار بحد اضطرار ہی مباح ہوتی ہیں۔ اگر ذرا متوسعانہ نقطہ نظر سے کام لیا جائے تو یوں کہنا ہوگا کہ جہاں رؤیت ممکن العمل ہے وہاں تو رؤیت ہی اصل ہے اور حساب قطعاً ممنوع۔ اور جہاں رؤیت ممکن العمل نہیں جیسے ابر وغیرہ میں مگر وہاں رؤیت کا کوئی فطری متبادل موجود ہو تو تب بھی حساب فلکی ممنوع ہی ہوگا۔ اور یہ ممانعت سداًللذریعہ ہوگی۔ کیونکہ اگر مذکورہ بالا مواقع پر حساب فلکی کی اجازت دے دی جائے تو اگلے مرحلے میں اسے لازماً رؤیت کی جگہ بھی استعمال کیا جانے لگے گا۔ اگر مزید توسیعی نقطہ نظر اپنا کر مذکورہ مواقع پر بطور اصل تو نہیں محض بطور ایک قرینہ کے حساب کی مدد لینے کی اجازت ہو تو بھی یہ اجازت بالآخر اصل فطری یعنی رؤیت کو کالعدم کر کے چھوڑے گی۔ اسی لئے حساب فلکی اور اس طرح کی کوئی بھی فن وصناعت جیسی چیز قطعی طور پر کسی بھی حال میں جائز قرار نہیں دی جاسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ راسخ العلم علماء امت کا صدر اول سے آج تک اس موقف پر شدت اور اصرار کے ساتھ عمل رہا ہے اور کسی دوسرے وسیلہ کو اپنانے سے پورے زور اور قوت سے انکار رہا ہے اور ہر صاحب نظر عالم اس بات سے اتفاق کریگا کہ یہی موقف ہمیشہ کیلئے صحیح ہے اور شریعت سمحہ کی طبیعت کے عین مطابق ہے۔

اور یہ ہماری غیرت کا بھی سوال ہے

آپؐ نبی امی تھے (۹۲) امیوں میں مبعوث ہوئے تھے (۹۳)۔ قرآن اس پر شاہد ہے اور تاریخ کی یہ حقیقت ہے مگر یہی حقیقت ہے اہل کتاب خصوصاً یہود مدینہ کے لئے ایک نفسیاتی الجھن اور ذہنی روگ بن گئی (۹۴) وہ یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھے کہ اہل کتاب ہو کر ایک نبی امی کو اپنا پیشوا کیسے مان لیں وہ نبوت کو اپنا خاندانی اور نسلی استحقاق سمجھتے تھے اور حقارت سے مسلمانوں کو اور انکے نبی کو امی کہتے تھے۔ مگر یہ لقب اب حقیقت ہونے کے ساتھ اعزاز بھی بن گیا تھا۔ حضرت محمدؐ (فداہ نفسی) اور آپؐ کے متبعین قرآن پانے کے بعد بھی امی تھے، آپؐ نے فرمایا: ہم قوم امی ہیں۔ یہ فرمان اب ہمارے لئے ایک عزت بن چکا ہے۔ وہ لفظ جو کلمہ حقارت تھا اس امت خیر ووسط کے لئے کلمۂ افتخار بن گیا یہ یہود کے لئے ایک 'چڑھ' ہے۔ انکی نخوت پر ایک ضرب ہے اب ہم امت مسلمہ ہمیشہ کے لئے قوم امی ہیں ہم مسلمانوں نے علوم وفنون کی دنیائیں بسائیں، معارف وحکم کے لئے عالم دریافت کئے قوموں اور امتوں نے صدیوں ہماری شاگردی اختیار کی مگر یہ لقب جو ہمیں ہمارے نبی سے ملا ہے اس

ذات سے خدا کے بعد ہماری محبتوں کا مرکز و نشان ہے ہم اس سے دست بردار ہونے کا تصور نہیں کر سکتے اور جس مسئلہ پر یہ لقب ملا ہے اس سے دست کش نہیں ہو سکتے۔ یہ امت کی غیرت کا سوال ہے۔

حدیث امیت، دراصل اسی پس منظر کو واضح کرتی ہے (۹۵) جس میں آپ کو بتکرار رؤیت کی ہدایات دینی پڑیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم ایک ناخواندہ اور حرف ناشناس قوم ہیں۔ حساب کتاب نہ کر سکتے ہیں اور نہ حساب کتاب کی صورت میں بلاوجہ اور بلا ضرورت کوئی مشکل اپنے سر لینا چاہتے ہیں۔ ہمارے لئے رؤیت ہی کا سہل، سادہ اور فطری طریقہ موزوں ہے اس ارشاد کے پس منظر میں واضح طور پر یہود ہیں جو فلکیاتی حساب کے ذریعہ اپنا کیلنڈر مرتب کرتے تھے اور اس میں بھی مہینہ کا آغاز ہلال کی بجائے فلکی چاند (نیو مون) سے کرتے تھے۔ اگرچہ یہ انکی مشکل مذہبی ذہنیت کا مظہر تھا مگر وہ اسے اپنی علم دانی کی علامت سمجھتے تھے اور مسلمانوں کے پاس ایسا کوئی کیلنڈر نہ ہونے کی بنا پر انہیں امی (ان پڑھ اور جاہل) ہونے کا طعنہ دینے سے بھی نہیں چوکتے تھے۔ اس طعنہ کا بہترین جواب دوبارہ ارشاد رسول ہی ہے یعنی یہ کہ خالفوا الیہود۔ یہودیوں کی مخالفت کرو (۹۶)

﴿ حواشی ﴾

۱۔ فقہ اکیڈمی آف انڈیا کا ساتواں فقہی سیمینار دسمبر ۱۹۹۴ء بھڑوچ گجرات۔

۲۔ بے شک نماز مومنین پر وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔

۳۔ زوال شمس کی بنا پر رات کی تاریکی تک نماز قائم کرتے جاؤ اور وقت فجر کی قرأت قرآن کو انجام دو یعنی نماز فجر۔

۴۔ وہ تم سے پہلی تاریخ کے چاندوں کے بارے میں پوچھتے ہیں انہیں بتاؤ کہ یہ لوگوں کیلئے وقت جاننے کا ذریعہ ہے جیسے حج کیلئے۔

۵۔ اسکے برعکس رائج شمسی سال فطری سال نہیں ہیں بلکہ خالص حسابی سال ہے جو علم ہیئت اور ریاضی پر مبنی ہے اور تاریخ کے مختلف ادوار میں علم ہیئت کے نظریات میں تبدیلی یا اصلاح کے ساتھ ترمیم و تنسیخ سے دوچار رہا ہے ملاحظہ ہو مضمون: وقت، تعریف، اقسام اور ضروری اصطلاحات از پروفیسر رفیع اللہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ مجلہ دراسات دینیہ ۹۵۔۱۹۹۲ء

۶۔ اللہ کے نزدیک اسکے نوشتہ میں آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے دن سے ہی مہینوں کی تعداد بارہ مقرر ہے ان میں سے چار محترم اور امن والے ہیں یہی ثابت اور مضبوط قانون ہے۔

۷۔ یہ ہلالی کیلنڈر شرعی ضوابط و شرائط کیساتھ محض تجرباتی اور آزمائشی طور پر (Tentatively) مرتب کیا جا سکتا ہے۔ اسکی حیثیت اصلی اور آخری کبھی نہ ہوگی بلکہ وقت پر شرعی معیار رؤیت پر ہی عمل کیا جائیگا۔ آج کے دور میں جبکہ عام چلن شمسی کیلنڈر کا ہے اور آبادی مائل بشہریت ہے۔ ہلالی تاریخ یاد رکھنا مشکل ہوتا ہے ایسے کیلنڈر کی اپنے حد میں افادیت بہر حال موجود ہے اسطرح کے بین الاقوامی اسلامی کیلنڈر کیلئے ایک عالمی سیمینار ملائیشیا میں ۱۹۹۱ء میں ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں تفصیل کیلئے ڈاکٹر محمد الیاس

(ملیشیاء) کی انگریزی کتاب : اے گائڈ ٹو اسلامک کیلنڈر، ٹائم اینڈ قبلہ اور موصوف کا مضمون بعنوان 'بین الاقوامی اسلامی کیلنڈر، سہ ماہی اسلام اور عصر جدید جامعہ ملیہ دہلی ۲۳/۱ (۱۹۹۱)

(۱) سورج اور چاند ایک حساب سے چلتے ہیں۔　　(۲) ہر ایک ایک وقت معین میں چلتا رہتا ہے۔

(۳) سورج اپنی ایک منزل کی طرف رواں دواں ہے یہ زبردست اور باخبر ہستی کا مقرر کردہ نظام ہے اور چاند کو ہم نے کئی منزلوں کا پابند بنایا ہے یہاں تک کہ وہ پھر دوبارہ کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔

(۴) وہی ہے جس نے سورج کو تیز روشنی اور چاند کو ٹھنڈی روشنی بنایا اور اسکے لئے منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور (مہینوں کا) حساب جان سکو۔

(۵) چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور (مہینوں کا) حساب جان سکو۔

(۶) ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا پھر رات کی نشانی مٹا کر دن کی نشانی کو روشن کر دیا تاکہ تم اپنے مالک کے فضل کی تلاش میں لگ جاؤ اور تاکہ برسوں کی گنتی اور (مہینوں کا) حساب جان سکو۔

۹۔ صلاة کل قد علم صلوٰتہ و تسبیحہ (النور ٤١/٢٤) سجدہ : ولله یسجد مافی السموات وما فی الارض (النحل ٤٩/١٦) تسبیح : سبح الله مافی السموات وما فی الارض (الصف ۱/۶۱)

۱۰۔ توقیت برائے عبادت کی منطق یہ ہے کہ : الاحکام الشرعیه متعلق بأسبابها وذالك لأن الوجوب غیب عنا فلا بدمن علامة یعرف العبدبها وجوب الحکم یعنی حکم کا وجوب اللہ تعالیٰ کی جانب سے صادر ہوتا ہے مگر ہمیں نہیں معلوم کہ آیا یہ ایجاب دن میں ہے یا رات میں یا کس پہر میں، لہذا وجوب کے وقت کو جاننے کیلئے بطور علامت کچھ تکوینی آثار متعین کر دیئے گئے ہیں۔ دیکھئے عنوان: تکرار العبادات بتکرار اسبابها۔ اصول الشاشی ۱۲۷/ نظام الدین ابو علی الشاشی۔

۱۱۔ ۱ : اللہ تعالیٰ انسان پر اسکی استطاعت کے مطابق ذمہ داری ڈالتا ہے ۲ : اس نے دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی ہے ۳ : اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم پر سے شرعی ذمہ داریوں کو ہلکا کرے کیونکہ انسان کمزور بنایا گیا ہے۔ ۴ : وہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے، تمہارے ساتھ مشکل نہیں چاہتا۔ ۵ : انسانوں پر خدا کی خاطر بیت المقدس کی زیارت کرنا فرض ہے جو لوگ بھی وہاں تک جانے کی سکت رکھتے ہوں۔

۱۲۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت جس پر اس نے انسانوں کو بنایا ہے نبی کا فرمانا ہے: لاتزال امتی علی الفطرة (ابن ماجہ صلاۃ ۷، احمد ۵/۷ ۱۴۔ ۱۷۲)

۱۳۔ نبیؐ نے فرمایا : انکم امة أرید بکم الیسر (احمد ۵/ ۳۲) مقالہ میں احادیث کے حوالے زیادہ تر 'المعجم المفهرس لالفاظ الحدیث النبویؐ ' سے نقل کئے گئے ہیں۔

۱۴۔ وہ حکمت یہ ہے کہ ایک طرف روزہ تقویٰ کی صفت پیدا کرنے میں اکسیر ہے اور دوسری جانب قرآن تقویٰ والوں کے لئے ہدایت ہے۔ لہذا روزہ کے لئے ماہ نزول قرآن کو مقرر کر دیا تاکہ امت مسلمہ ماہ قرآن میں خصوصی طور سے تقویٰ کی صفت سے متصف ہو کر اپنی کتاب سے زیادہ فیضیاب ہو سکے۔

۱۵۔ پہلی آیت میں منکم کے ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہاں مریض و مسافر کو کتب علیکم الصیام کے حکم عام سے رخصت دے کر ایک معنی میں مستثنیٰ کیا جا رہا تھا۔ جبکہ دوسری آیت میں منکم کے عدم ذکر کی وجہ یہ ہے کہ یہاں مریض و مسافر کو اوپر والے فقرے فمن شهد منکم الشهر سے رخصت دے کر مستثنیٰ کرنے کا کوئی پہل نہیں ہے بلکہ حقیقتاً فمن شهد منکم

الشہر کو کتب علیکم الصیام سے ایک پہلو سے اس طرح مستثنیٰ کیا گیا ہے جس طرح فمن کان منکم مریضا کو کیا گیا ہے۔ اور یہاں ومن کان مریضا الخ محض پہلے فقرے کا حوالہ اور اعادہ ہے۔

۱۶۔ اصل مقصد اس لئے کہ اسکے بغیر رخصت فدیہ کی منسوخی کا پتہ چل سکتا تھا اور ضمنی اس لئے کہ اس فقرے کے بغیر بھی رخصت عدۃ من ایام اخر مفہوم ہو تا تھا البتہ اشکال ہو سکتا تھا سو رفع ہو گیا۔

۱۷۔ اس بحث کی تفصیل یہ ہے کہ ابتداء میں مریض و مسافر کو جو رخصت دی گئی وہ دو شقوں میں تھی

(الف) عمومی طور پر 'عدۃ من ایام اخر' یعنی چھوٹے ہوئے روزے کی گنتی کو دیگر ایام میں روزہ رکھ کر پوری کرنا، نیز

(ب) الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین یعنی جو مریض و مسافر فدیہ دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں وہ عدہ من ایام اخر کے بجائے یا اسکے ساتھ ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ یہاں جو نکتہ ملحوظ ہے وہ یہ کہ بعد کی آیت میں فقرہ ومن کان مریضا الخ نے اصلاً رخصت کی دوسری شق یعنی فدیہ طعام مسکین کو منسوخ کر دیا اب کوئی صاحب اطاقہ مریض و مسافر صرف فدیہ دیکر نہیں چھوٹ سکتا۔ اسے بعد میں روزہ کی گنتی پوری کرنی ہی ہو گی۔

۱۸۔ المعجم الوسیط مجمع اللغۃ العربیۃ القاہرہ، مصر

۱۹، ۲۰۔ اقرب الموارد، سعید الخوری الشرتونی اللبنانی

۲۱۔ ابو الاعلیٰ مودودی تفہیم القرآن البقرۃ ۲/ ۱۸۵، امین احسن اصلاحی تدبر قرآن البقرہ ۲/ ۱۸۵، نیز دیکھیں: التفسیرات الاحمدیہ (اردو) ملا احمد جیبن امیٹھوی۔

۲۲۔ یہاں منکم میں 'من' زائدہ یا بیانیہ نہیں ہے بلکہ تبعیضیہ ہے یعنی بعضکم دون بعض۔ پس فمن شہر منکم کا مطلب ہوا بعضکم شھود (ص ۹ د) بعضکم لم یشھد او بقی من الشھو د: یعنی تم میں سے کچھ لوگوں نے شہود کیا اور کچھ لوگ شہود کرنے سے باقی رہے یا نہیں کیا۔

۲۳۔ لسان العرب محمد بن مکرم ابن منظور الافریقی المصری

۲۴۔ دونوں فقروں کو باہم متوازی ماننا اس پہلو سے بھی صحیح نہیں ہے کہ اس طرح پہلی آیت کی ظاہری و معنوی مخالفت لازم آتی ہے ظاہری یہ کہ کتب علیکم الصیام اور فمن کان منکم مریضا میں باہم متوازی ہونے کی صورت نہیں ہے بلکہ دوسرا فقرہ پہلے سے علیکم اور منکم کا باہمی ربط رکھتے ہوئے اسی سے نکل کر الگ ہوا ہے۔ یہاں بھی دوسرے فقرے کو پہلے کا متوازی نہ ہونا چاہیے جبکہ شہر بمعنی اقام کی صورت میں متوازی ماننا پڑتا ہے۔ معنوی مخالفت یہ ہے کہ پہلی آیت میں علیکم کے ذریعے سب پر روزہ فرض کر کے منکم کے واسطہ سے رخصت دی گئی ہے جس کے فقہی معنی یہ ہوتے ہیں اگر مریض و مسافر رخصت سے فائدہ نہ اٹھانا چاہے اور رمضان ہی میں بحالت مرض و سفر روزہ رکھ لے تو اسکا فرض ادا ہو جائے گا جبکہ بمعنی اقام فمن شہر منکم الشہر اور ومن کان مریضا کو متوازی ماننے سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ روزہ صرف شاھد شہر یعنی مقیم پر فرض ہوا۔ اگر مسافر رمضان میں بحالت سفر روزہ رکھ لے تو اس کا فرض ادا نہیں ہو سکتا کیونکہ اس سفر کی حالت میں ہوا ہی نہیں اور گویا اسے لازماً دیگر ایام ہی میں جب کہ وہ حالت سفر سے نکل جائے گا تب ہی روزہ رکھنا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ فقرے بس اس طرح ہیں: کتب علیکم الصیام (الف) فمن کان منکم مریضا او علی سفر (ب) فمن شہر منکم الشہر دونوں ہی جگہ منکم سابق الذکر کی طرف راجع ہے اسکے بعد ومن کان مریضا کا فقرہ محض پہلے فمن کان منکم مریضا کا حوالہ اور اعادہ ہے جس کا مقصد پہلے واضح کیا جا چکا ہے۔

۲۵۔　جہاں تک فلیصمه میں ضمیرہ کا تعلق ہے تو یہ اپنے ظاہر کے اعتبار سے حسب قاعدہ نحو یہ الشہر ہی کی طرف راجع ہے نہ کہ محذوف (ہلال) کی طرف یعنی فلیصم الشهر۔

۲۶۔　فان غمی غم علیکم الشھر (ابوداؤد صوم ۶، نسائی صیام ۹) نیز دیکھیں القرطبی ۱ / ۲۷۶، ۲۹۳

۲۷۔　محذوف وہ ہوتا ہے جو لغوی طور پر کلام کی صحت کیلئے لایا جاتا ہے : ماھوثبت لتصحیح الکلام لغة فھو المحذوف (اصول الشاشی / ۹۹)

۲۸۔　مقتضی وہ ہے جو کلام کے شرعی معنی کی صحت کیلئے لایا جائے : ماھو ثبت لتصحیح الکلام شرعا فھوا لمقتضی (مصدر سابق)

۲۹۔　المنجد فی اللغة، دارالمشرق بیروت، لبنان

۳۰۔　وسبب وجوب الصوم شھود الشھر لتوجه الخطاب ،عند شھود الشھر و اضافة الصوم الیه (اصول الشاشی ۱۲۷) یعنی وجوب صوم کا سبب شہود شہر ہے کیونکہ شہود شہر ہی کے وقت خطاب (حکم) متوجہ ہوتا ہے اور صوم کی نسبت اسی کی طرف کی گئی ہے۔

۳۱۔　سبب کا مفہوم مخالف آتا ہے یہ مفہوم عدم کی معنی میں نہیں ہے جو کہ در حقیقت علت کا مفہوم مخالف ہے بلکہ بغیر کے معنی میں ہوتا ہے جیسے بغیر وقت ظہر صلاۃ ظہر نہیں۔ بغیر ملکیت نصاب اداء زکاۃ نہیں۔ بغیر بیت اللہ حج نہیں۔

۳۲۔　اس معنی کی ایک دوسری حدیث یہ ہے : عن الحسین بن الحارث الجذلی : ان امیرمکة (الحارث بن حاطب) عھد إلینا رسول الله ان ننسلك للرویة فان لم نره وشھد شاھداعدل نسکنا بشھارتھما وقال ان فیکم من ھواعلم بالله و رسوله منی ، وقد شھد ھذا وأوما الی ابن عمر فقال : بذالك امرنا رسول ﷺ (ابو داؤد ۱ / ۳۱۹)

۳۳۔ رمضان ان مہینوں میں سے ہے جو زیادہ تر ۲۹ دن کے ہوتے ہیں : ومن عبدالله بن مسعود قال : لما صمنا مع النبی تسعاً و عشرین اکثرمما صمنا ثلاثین (ابوداؤد) یعنی ہم نے نبی کیسا تھ ۲۹ دن کے جتنے روزے رکھے وہ اس سے زیادہ ہیں جتنے ۳۰ کے روزے رکھے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ حضورؐ کے ۹ سال رمضان کے مہینوں میں صرف دو مہینے ۳۰ دن کے ہوئے بقیہ ۲۹ دن کے واقع ہوئے۔ (مرقاۃ شرح مشکاۃ ۴ / ۳۴۵)

۳۴۔　امام جصاص کہتے ہیں کہ آپ کا فرمان : صوموالرؤیۃ اللہ تعالیٰ کے ارشاد : یسئلونك عن الاھلة قل ہی مواقیت للناس کے موافق ہے۔ چنانچہ اس میں اللہ تعالیٰ نے حکم صوم کو رؤیت ہلال سے متعلق کر دیا ہے۔ نیز مسلمانوں کا آیت و حدیث کے اس مطلب پر اتفاق ہے کہ صوم رمضان کے وجوب میں رؤیت ہلال کا اعتبار کیا جائے گا۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رؤیت ہلال ہی شہود شہر ہے۔ (احکام القرآن ۱ / ۲۳۶)

۳۵۔　یہاں یہ بات اچھی طرح ملحوظ رہنی چاہیے کہ رؤیت معنی اور صورتاً شہود سے الگ کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ ایک ہی حقیقت کی دو تعبیریں ہیں۔ حدیث آیت پر کوئی اضافہ addition نہیں ہے بلکہ یہ دراصل قرآنی لفظ شہود کی تفسیر اور اسکے عملی انطباق کی جانب معنوی ارتقاء growth ہے لفظ شہود رؤیت کے مقابلہ میں بلاشبہ اپنے متضمنات اور مضمرات کے لحاظ سے زیادہ جامع ہے مگر الاھلة مواقیت کی روشنی میں شہود شہر کا عملی مترادف صرف رؤیت ہی ہے اسی لئے رؤیت کے سوا شہود شہر کا کوئی معنی یا طریقہ مراد لینا ممکن نہیں ہے خواہ زمانہ کتنا ہی سائنسی اور امت کتنی ہی پڑھی لکھی ہو جائے۔

۳۶۔ مہینے کی تعین کے سلسلہ میں بس یہی تین ضابطے ہیں جو سب کے سب رؤیت ہی کے گرد گھومتے ہیں اس سے واضح ہے کہ ۲۹ کو ابر کی بنا پر رؤیت ممکن نہ ہونے پر بھی حدیث میں رؤیت کے سوا کوئی اور صورت تجویز نہیں کی گئی۔

۳۷۔ اس اثر صریح کو متحمل بنا دینے کے لئے بعض حضرات نے یہ تاویل کی ہے کہ ابن عباسؓ نے کریبؒ کے بیان کو اس لئے قبول نہیں کیا کہ شہادت کی قبولیت کے لئے حدیث کے مطابق دو گواہ درکار تھے جبکہ کریب تنہا تھے ان کے خیال میں ھکذا کہہ کر ابن عباسؓ نے اسی نصاب شہادت والی حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے لیکن یہ محض تاویل برائے تاویل ہے جو فحوائے کلام کے بالکل خلاف ہے ان ماولین کو پہلی غلط فہمی تو یہ ہوئی کہ ان لوگوں نے کریب کے رؤیت شام کے بیان کو شہادت سمجھ لیا اور پھر نتیجتاً دوسری غلطی یہ کی کہ اپنی کم فہمی کو ابن عباس جیسے فقیہ کے سر بھی ڈالدیا۔ اسطرح تاویل کسی ذکی وذکی فقیہ کی جانب سے صادر نہیں ہو سکتی اور غبی و نحوی فقیہ نہیں ہوتا۔

۳۸۔ متاخرین فقہا اور بالخصوص موجودہ زمانہ کے فقہا بلد کی جگہ مطلع ہی کی اصطلاح زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ گویا بلد بعید کا لفظ اب مطلع غیر کا ہم معنی ہے۔

۳۹۔ احکام القرآن ابو بکر الحرازی الجصاص ۱/ ۲۵۹ قاہرہ ۱۳۴۷)

۴۰۔ دوسرے الفاظ میں استدلال کی وضاحت یوں کی گئی ہے کہ قرآن وسنت کے احکامات وخطابات اپنے شرائط وقیود کیساتھ سارے عالم کیلئے اور ہر فرد انسانی کیلئے حسب ضابطہ شرعی عام ہوتے ہیں اور کسی صریح وقوی مخصص منصوص کے بغیر خاص ومختص نہیں ہوتے اور نہ الی احد دون حد یا الی بلد دون بلدٍ کی قید سے مقید یا محدود ہوتے ہیں جیسے اقیموا لصلوة صوموا بلغوا عنی اذان فی الناس وغیرہ احکامات۔ (رسالہ مفتی نظام الدین اعظمی دیوبند)

۴۱۔ سفسطه : قياس مركب من الوهميات والغرض اضحام الخصم و اسكاته (من اليونايئة) المعجم الوسيط)

۴۲۔ احکام القرآن للجصاص ۱/ ۲۵۹

۴۳۔ مدلولات سته یعنی دلالة عبارة النص ، دلالة اشارة النص ، دلالة اقتضاء النص دلالة تنبيه النص، (دلالة النص دلالة خطاب النص (مفہوم مخالف) دلالت علة النص (دلالة العلة المنصوصية جو کہ حقیقتاً قیاس ہی ہے)

۴۴۔ رؤیت حکم صوم کی شرط نہیں ہے کیونکہ شرط نہ تو مفضی الی الحکم ہوتا ہے اور نہ مقتضی الی الحکم، جبکہ رؤیت کی حیثیت مفضی الی الحکم کی ہے۔

۴۵۔ رؤیت حکم صوم کا سبب اس لئے ہے کہ یہ مفضی الی حکم الصوم ہے اور افضاء سبب کا خاصہ ہے۔

۴۶۔ سبب اور سببِ حکم کی فنی بحث کے لئے دیکھئے : اصول الشاشی مع عدہ الحواشی ۱۲۷/ ۔۱۳۰

۴۷۔ اصول الشاسی / ۱۷۵

۴۸۔ عدول عن الحقيقة کے پانچ قرائن کی بحث ملاحظہ ہو :اصول الشاشی (طبع ہند) ص ۲۷

۴۹۔ انداز میں مماثلت کے باوجود ایک فرق بھی ہے وہ یہ کہ شمس کے معاملہ میں محض دلوک کو مناطِ حکم قرار دیا گیا ہے جو کہ خالصتاً ایک تکوینی عمل ہے۔ جبکہ ہلال کے معاملہ میں طلوع کو مناطِ حکم قرار نہیں دیا گیا جو کہ دلوک کی طرح ایک تکوینی عمل ہے بلکہ طلوع پر مبنی ایک انسانی علم یعنی رؤیت کو قرار دیا گیا۔

۵۰۔ حضرات ابن عباسؓ، عکرمہؒ، قاسم، سالم سے یہی رائے مروی ہے نیز امام اسحاق اور بخاری اسی کے قائل ہیں۔ حنفیہ میں زیلعی اور کاسانی مالکیہ میں قرافی، ابن رشد، ابن عبدالبر اسی رائے کے قائلین میں سے ہیں اور علما ہندوپاک میں عبدالحئی لکھنوی، انور شاہ کشمیری، محمد شفیع عثمانی، محمد یوسف بنوری وغیرھم یہی رائے رکھتے ہیں۔

۵۱۔ الفروق ۲/ ۲۰۴ ۵۲۔ تبیین الحقائق ۱/ ۳۲۱

۵۳۔ اس مسئلہ کی اصل پوزیشن یہ ہے کہ اختلاف مطالع کو معتبر نہ ماننے والے صرف تین مہینوں میں یعنی رمضان و شوال و ذی الحجہ میں جو کہ خصوصی عبادات کے مہینے ہیں۔ اس رائے کے قائل ہیں۔ باقی ۹ مہینوں کی قمری میقات سازی میں وہ بھی اختلاف مطالع کو عام اصول کے مطابق معتبر مانتے ہیں: ملاحظہ ہو: احکام القرآن للجصاص فتاوی رشیدیہ ۳۶۷، ۴۵۰

۵۴۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو مسلم مع شرح النووی ۱/ ۳۴۸، فتح الباری ۴/ ۱۰۵، ردالمحتار ۲/ ۹۶، ۳۹۳، بدائع الصنائع ۲/ ۸۳ تحفة الاحوذی ۳/ ۳۸۹، المجموعه شرح المهذب ۵/ ۲۷۳، فقه السنة ۱/ ۳۲۲، احسن الفتاوی ۴/ ۱۵۱، فتاوی عبدالحئی ۱/ ۳۶۹

۵۵۔ اس قاعدے کی تضبیط ان الفاظ میں کی گئی ہے: اذا رئوی الهلال فی بلد وجب علی اهل البلاد الاخری الصیام، سواء قربت البلاد او بعدت ولا عبرة باختلاف المطالع (التفسیر المنیر ۲/ ۱۴۴ وھبہ الزحیلی) یعنی جب کسی شہر میں رؤیت ہو جائے تو دور نزدیک تمام شہروں کے لئے روزہ واجب ہو جائے گا اور اختلاف مطالع کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔ ابن عابدین شامی کے مطابق حنفیہ کا ظاہر مذہب یہی ہے: واختلاف المطالع غیر معتبر علی ظاہر المذہب (الدر المختار ۲/ ۳۹۳) بعض لوگوں نے مزید صراحت کی ہے اہل مغرب کی رؤیت اہل مشرق پر لازم ہوگی جب تک کہ مہینے کے کم سے کم عدد منصوص یعنی ۲۹ دن میں کمی واقع نہ ہو۔

۵۶۔ موجودہ زمانہ کے بعض دانشوروں کا خیال ہے کہ چونکہ متقدمین کے زمانہ میں ایک ہی دن میں بلکہ راتوں رات ایک مطلع کی خبر رؤیت دوسرے مطلع تک پہنچانے کی بات محض نظری حیثیت رکھتی تھی اور اسکا امکان عملاً صفر کے برابر تھا، اسی زمانی پس منظر میں یہ رائے بنی کہ اختلاف مطالع کا کوئی اعتبار نہیں۔ لیکن یہ خیال محض دانشوری کی پیداوار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس رائے کا قائلین حدیث رؤیت سے استدلال رکھتے ہیں۔ ابن حجر اور ابن عابدین کی تحقیق بھی یہی ہے اور قرطبی کے بیان کے مطابق ولتکملوا العدة، سے استدلال کیا جاتا ہے ملاحظہ ہو القرطبی ۲/ ۹۹۵، رسائل ابن عابدین ۱/ ۲۲۸ فتح الباری ۴/ ۱۰۵

۵۸۔ القرطبی ۲/ ۲۹۵

۵۹۔ ہندوستان کے سیاق میں عادی تجربہ کی رو سے بلاد کے درمیان مختلف کیفیتیں ہوسکتی ہیں۔

(۱) وہ بلاد جو رؤیت میں عادتاً ایک دن مستقل مقدم رہتے ہوں جیسے مغرب بعید' یہ رؤیت حجت نہیں ہوسکتی۔

(۲) وہ بلاد جو رؤیت مستقل یا اکثر متفق رہتے ہوں جیسے اندرون ہند' یہ رؤیت حجت ہوگی۔

(۳) وہ بلاد جو رؤیت میں کبھی متحد اور کبھی مختلف رہتے ہوں جیسے ہندوپاک' یہ رؤیت دیگر عادی قرائن و مویدات کیساتھ حجت ہوگی۔

(۴) وہ بلاد جو مشرق بعید میں واقع ہیں ان کی رؤیت حجت ہوگی۔

۶۰۔ التفسیر المنیر وھبہ الزحیلی ۲/ ۱۴۴

۶۱۔ القرطبی ۲/ ۲۹۵

۶۲۔ القرطبی ۲/ ۲۹۵

۶۳۔ ایک دانشور فرماتے ہیں کہ کہ لاھل کل بلد رؤیتھم کا ضابطہ قرآن وسنت کے کسی نص پر مبنی نہیں بلکہ رویت کے حکم کے انطباق application کی ایک صورت تھی جو فقہاء نے اس زمانہ کیلئے نکالی جب ایک مقام کی رؤیت کی اطلاع دور دراز کے مقامات تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ لیکن موجودہ جدید ذرائع ابلاغ کے زمانہ میں یہ فارمولا آوٹ آف ڈیٹ ہو چکا ہے۔ سچی دانشوری کی یہی پہچان ہے کہ فقہ اور اہل فقہ کے بارے میں جب زبان کھولی جائے کوئی بات بلا تحقیق کہہ دی جائے۔

۶۴۔ القرطبی ۲/ ۲۹۵

۶۵۔ فتح الملهم شرح مسلم ۳/ ۱۱۳، العرف الشذی / ۳۰۳، رؤیت ہلال محمد شفیع عثمانی / ۴۷

۶۶۔ بظاہر اعتبار وعدم دونوں کے قائلین کے نزدیک مطلع کی تمیز و تحوید کا معیار ایک یہ قرار پاتا ہے یعنی مقامی تاریخوں کا فرق۔ مگر ان کا مال ایک نہیں ہے۔ ثمرہ اختلاف اس وقت ظاہر ہو گا جب مہینہ حقیقتاً تو ۳۰ کا ہونے والا ہو مگر مطلع غیر کی رؤیت کو ایک دن پیشگی قبول کر لینے کی وجہ سے غیر حقیقی طور پر ۲۹ ہی کا رہ جائے۔ اسی لئے عدم اعتبار والی رائے میں محض عدد منصوص یعنی ۲۹ یا ۳۰ دن میں سے صرف کم تر کی قید لگا دینا مسئلہ کا فطری حل اور اسکی حقیقی تعبیر نہیں ہے۔

۶۷۔ فتح الباری ۴/ ۱۰۵

۶۸۔ فتح الباری ۴/ ۱۰۵، فتاوی عبدالحیٔ ۱/ ۲۷۳، مسلم مع شرح النووی ۱/ ۳۴۸

۶۹۔ بخاری علم ۱۱، مغازی ۶۰، ادب ۸۰، مسلم جہاد ۴، ابو داؤد ادب ۷۱۔ نیز آپؐ نے فرمایا: انما بعثتم میسرین ولن تبعثوا معسرین (بخاری وضوء ۵۸) ادب ۸۰' ابو داؤد طہارۃ ۱۳۶، ترمذی طہارۃ ۱۱۲۔

۷۰۔ ان موخر الذکر رایوں کی تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: فتاوی ابن تیمیہ ۲۵/ ۱۰۴، المصفی شرح موطا ۱/ ۲۲۷، فتح الباری ۴/ ۱۰۵، ردالمحتار ۲/ ۱۰۵، مجمع الانھر ۱/ ۲۳۹، فتاوی عبدالحی ۱/ ۲۷۳، مراقی الفلاح / ۱۰۹۔

۷۱۔ رؤیت ہلال کا مسئلہ اور اسکا حل شمس پیرزادہ

۷۲۔ ادارۃ المباحث الفقہیہ (جمعیۃ العلماء ہند) اجلاس مراد آباد ۱۹ اگست ۱۹۵۱

۷۳۔ مجلس تحقیقات شرعیہ (ندوۃ العلماء لکھنو) اجلاس لکھنو، ۳۔۴ مئی ۱۹۶۷ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: رؤیت ہلال کا مسئلہ محمد برھان الدین سنبھلی۔

۷۴۔ ملاحظہ ہو: نیل الاوطار ۴/ ۲۰۶۔

۷۵۔ رؤیت حکم صوم کا سبب ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ سبب کے منتفی ہونے سے حکم معدوم منتفی نہیں ہوتا۔ جن خطوں میں طبعیاتی طور پر اسباب حکم پیدا نہیں ہو سکیں وہاں تحری واجتہاد سے حکم کو انجام دیا جائے گا جیسا کہ حدیث دجال سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بھی پانچوں نمازیں اندازہ کر کے ادا کرنا فرض رہے گا۔

۷۶۔ جن مقامات پر مستقل بادل وغیرہ چھائے رہتے ہیں انکے بارے میں رابطہ کی المجمع الفقہی الاسلامی کا فتوی یہی ہے کہ حساب پر وہاں بھی عمل نہ کیا جائے، عبارت یہ ہے کہ انہ بالنسبة للاماکن التی تکون سماء ھا محجوبة بمایمنع الرویة للمسلمین کبعض مناطق آسیائو منھا سنغفورة وما شا بھما ، ان یاخذوا بمن یثقون به من البلاد الاسلامیة التی تعتمدو علی الرئویة البصریة للھلال دون الحساب بائی مشکل من الاشکال (مجلة مجمع الفقه الاسلامی - الدورة الثانیة ، العدد الثانی ، الجزء الثانی / ۹۲۷۔

۷۷۔ مندرجہ ذیل کتابچے ملاحظہ ہوں' رؤیت ہلال علم فلکیات کی روشنی میں از ثمیر الدین بر تلے (لندن) رؤیت ہلال موجودہ دور میں از ضیاء الدین لاہوری (لندن)۔ تقویم تاریخی از عبدالقدوس ہاشمی (کراچی) برطانیہ میں صبح صادق کا صحیح وقت از یعقوب اسماعیل منشی (لندن) اوقات الصلاۃ از محمد انس۔ نیز حسب ذیل مضامین ملاحظہ ہوں۔ اوقات صلاۃ برائے علی ارض البلد از طارق منیر تحقیقات اسلامی علی گڑھ ۱/۸ ۱۹۸۸ء۔ رؤیت ہلال کے مسائل کا ایک نیا تجربہ از عمر افضل (پاکستان تحقیقات اسلامی علی گڑھ ۱/۱۱ ۱۹۹۱ء۔ مسائل رؤیت ہلال پر ایک نظر از یعقوب اسماعیل منشی بحث و نظر پھلواری شریف شمارہ ۲۱۔

۷۸۔ یہ قاعدہ اس مفروضہ پر تجویز کیا گیا ہے کہ برطانیہ میں لیلۃ البدر آفاقی آثار کے ذریعہ یقینی طور پر متعین ہو جاتا ہوگا۔

۷۹۔ چودھویں کے چاند کی پہچان یہ ہے کہ محقق رؤیت کی بناء پر شروع ہونے والے مہینہ میں تیرہویں کا چاند دن سے موجود رہے گا اور ۱۴ کو بیٹھ جائے گا اور دیر سے (مغرب کے بعد) افق پر نکل رہا ہوگا اور ساتویں کا چاند آدھا ہوگا یا آدھا کے بالکل قریب ہوگا۔ افق وہ جگہ ہے جہاں زمین و آسمان ملتے ہوئے دکھائی دیتے ہوں۔

۸۰۔ برطانیہ میں نومبر تا اپریل سردی کے چھ مہینوں میں پہلی تاریخ کا چاند افق پر تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے تک ٹھہرتا ہے ان مہینوں میں چاند شمال میں چلا جاتا ہے باقی گرمی کے چھ مہینے مئی تا اکتوبر ہلال افق پر تین چار دنوں تک نظر نہیں آتا۔ اس دوران چاند جنوب میں چلا جاتا ہے۔

۸۱۔ الف، ب، ج، د تمام صورتوں میں مسئلہ کا غیر حسابی اور غیر فلکیاتی حل موجود ہے اور موجودہ دور کے تیز رفتار ذرائع ابلاغ اس معاملہ میں بڑے معاون ہیں۔

۸۲۔ فاقدروالہ کے الفاظ سے بعض متجددین نے معنی نکالنے کی کوشش کی ہے کہ چاند کا حساب کرلو لیکن قطع نظر لغت کے جو اس معنی کیلئے متحمل نہیں دیگر احادیث کے واضح فقرے مثلاً اقدروالہ ثلاثین وغیرہ اس غلط فہمی کیلئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑتے۔

۸۳۔ فتح الباری ۴/ ۱۰۹، نیز بدایۃ المجتہد ۱/ ۲۲۵۔

۸۴۔ عمدۃ القاری ۵/ ۱۹۹

۸۵۔ ردالمحتار ۱/ ۳۸۹، ۲/ ۹۲

۸۶۔ آپؐ کے مزید ارشادات ملاحظہ ہوں: انی بعثت الی امۃ الامیین (بخاری جنائز ۷۹' جہاد ۱۷۸) این الامۃ الامیۃ وبینھا فتحن الاخرون الاولون (ابن ماجہ زھد ۳۴) انا ارسلناک شاھدا ومبشرا وحرزا الامیین (بخاری تفسیر ۴۸/ ۳، بیوع ۵۰، الدارمی مقدمہ احمد ۳/ ۱۷۴) اشھد انک رسول الامیین (بخاری جنائز و جہاد، مسلم فتن ۹۵، ابو داؤد ملاحم ۱۶، ترمذی فتن ۲۳، احمد ۳/ ۱۴۸) اخبر و نی عن نبی الأمیین مافعل (مسلم فتن ۱۱۹) یہ اور اس جیسی دیگر روایات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ جس طرح النبی الامی آپ کا لقب بن گیا ہے باوجودیکہ وحی کے پہلے ہی کلمہ اقرأ کے بعد آپؐ امی نہیں رہ گئے۔ اسی طرح اس لقب کی متابعت میں امت محمدیہ (علی صاحبھا الصلاۃ والسلام) کا لقب بھی امت امیہ ہمیشہ کیلئے ہے۔

۸۷۔ مرقاۃ شرح مشکاۃ ۴/ ۲۴۳، ۲۴۴

۸۸۔ ردالمحتار ۲/ ۳۸۷

۸۹۔ حجۃ اللہ البالغۃ ۲/ ۵۱

۹۰۔ اسلئے اقم الصلاۃ لدلوک الشمس کے طرز پر صوموا الطلوع الھلال نہیں فرمایا بلکہ لرئویۃ الھلال فرمایا۔

۹۱۔ قرآن میں ارشاد ہے: فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ وکلماتہ واتبعوا لعلکم

تھتدون۔ (الاعراف ۷/ ۱۵۸)

۹۲۔ هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم (الجمعۃ ۶۲/ ۲)

۹۳۔ ذالك بانهم قالوا لیس علینا فی الامیین سبیل (آل عمران ۳/ ۶۵)

۹۴۔ ثبوت ہلال بالفاظ دیگر تعیین شہر کیلئے اہل کتاب اور مشرکین عرب میں رؤیت کے علاوہ حساب کا طریقہ بھی رائج تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ یہ حسابی و فلکی کیلنڈر ہلال کے معیار سے ہٹ کر نیو مون پر مبنی ہوتا تھا جو کہ اس کیلنڈر کا فطری خاصہ ہے۔ مزید یہ کہ شمسی جنتری سے اسکی مطابقت کیلئے یا دیگر مادی مقاصد سے لوند اور کبیسہ کے مختلف قاعدے بھی اپنے جی سے گھڑ رکھے تھے۔ حکم رؤیت کی تکرار کی وجہ اسلامی حسابی کیلنڈر سے احتراز کی تاکید کرنا ہے تاکہ یسر اور فطریت کا شرعی مقصد فوت نہ ہونے پائے۔

۹۵۔ ابو داؤد صلاۃ ۸۸ احمد ۱/ ۲۴۱

۹۶۔ رابطہ عالم اسلامی کی المجمع الفقہی الاسلامی نے بھی اپنی قرارداد میں اثبات ہلال کیلئے رؤیت ہی کو معتبر قرار دیا ہے اور فلکی حساب کو غیر معتبر (قرارات مجلس المجمع الفقہی الاسلامی / ۶۶) هیئة كبار العلماء سعودیہ کے اجلاس (۱۴/ ۲/ ۱۳۹۵) نے بھی یہی فتویٰ جاری کیا کہ: حساب کا کوئی اعتبار نہیں صرف رؤیت کا اعتبار ہے۔

مؤتمر المصنفین کی علمی اور تاریخی پیش کش

افاداتِ حلیم

جس میں متکلم عصر شیخ التفسیر والحدیث حضرت العلامہ مولینا عبد الحلیم صاحب قدس سرہ صدر المدرسین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ختم بخاری شریف پر افادات اور مسلم شریف کے باب الکبائر کی تشریح کے ساتھ ساتھ ان کی مختصر سوانح بھی شامل ہے

مرتب

حافظ محمد ابراہیم فانی مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ناشر

مؤتمر المصنفین ◎ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

ہدیہ:- ۶۰/- روپے علاوہ ڈاک خرچ

مولانا عبدالسلام ضعیف *

افغانستان کے خلاف الزامات کی اصل حقیقت

افغانستان ایشیا میں اپنے محل وقوع کے اعتبار سے بڑے اہم مقام پر واقع ہے۔ یہ بر صغیر' وسط ایشیا اور خلیج کے لئے تجارتی شاہراہوں کا سنگم ہے۔ اپنی اس سماجی وسیاسی اہمیت کی بنا پر ہمارا ملک تاریخ میں ہمیشہ سے بیرونی جارحیت کا شکار رہا ہے۔ کئی عالمی طاقتوں نے ہمارے کوہستانی ملک میں اپنی طاقت آزمائی ہے مگر آخر کار افغانوں کے ناقابل شکست عزم سے شکست کھائی۔ صرف بیسویں صدی میں برطانیہ اور سوویت یونین کی دو بڑی طاقتوں کو افغانستان میں شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اور نتیجے میں یہ سلطنتیں خود ہی تقسیم ہو گئیں۔

کابل میں روس نواز کمیونسٹ حکومت کے خلاف جب افغان عوام کے جہاد نے شدت پکڑی تو کریملن حکمرانوں نے کمیونسٹ حکومت کو بچانے اور اپنے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے کیل کانٹے سے لیس تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار سرخ فوج کے سپاہی افغانستان میں اتار دیئے۔ افغان مسلم قوم نے اپنے آباؤ اجداد کی طرح اس غیر ملکی جارحیت کے خلاف زبردست رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے جہادی سرگرمیوں کو مزید تیز کر دیا۔ اس وقت کسی کو یقین نہیں تھا کہ غیر تربیت یافتہ اور معاشی طور پر کمزور افغان اعلیٰ تربیت یافتہ اور پیشہ ور سرخ فوج کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ سرخ فوج کو ناقابل شکست سمجھا جاتا تھا۔ تاہم جنگ اور دباؤ میں ہمیشہ مسلمانوں نے صرف اور صرف اللہ پر بھروسہ کیا ہے نہ کہ مادی اشیاء پر۔ مسلمانوں کے دل میں ایمان ایک ایسا ہتھیار ہے جو تمام ہتھیاروں پر بھاری ہے سرخ فوج نے مسلمانوں کے اس ہتھیار کو ختم کرنے کے لئے ہر طرح کے حربے آزمائے مگر ہمیشہ ناکام رہے۔ انہوں نے اس قدیم دھرتی کے قریباً دو ملین بیٹوں کو شہید کیا ہے اور ہمارے ملک کا بنیادی ڈھانچا (ہیکل اساسی) تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ افغانوں کے جہاد کی دنیا بھر کے مسلمانوں نے حمایت کی اور اسی کی بدولت سرخ فوج کو ہزیمت اٹھا کر افغانستان سے نکلنا پڑا۔ روس کی یہ شکست کمیونزم اور ماسکو کے پنجوں سے کئی مشرقی یورپی ممالک کی بھی آزادی کا باعث بنی۔

کمیونزم کی فوجوں کے انخلاء کے بعد افغانستان میں جو کچھ ہوا وہ افغانستان کے مسلمانوں اور مجاہدین کی

---

* سفیر افغانستان' اسلام آباد

توقعات کے بالکل برعکس تھا' جو افغانستان میں اسلامی نظام کے قیام کے خواہشمند تھے۔ سابق کمیونسٹ حکومت سے تعلق رکھنے والے بعض گروہوں نے مجاہدین کی صفوں میں اپنی جگہ بنالی اور مجاہدین کے نام پر ایسی سرگرمیاں شروع کردیں جن کا اسلام یا جہاد سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ہر کوئی اس افراتفری سے نکلنا چاہتا تھا۔ لیکن نہیں جانتا تھا کہ کون انہیں اس انتشار سے نجات دے گا اس نازک صورتحال میں افغانستان کی طالبان اسلامی تحریک فرقہ وارانہ لڑائی اور انارکی سے ملک کو نکالنے 'امن و امان قائم کرنے ' علاقائی سلامتی کا تحفظ کرنے اور عوام کی زندگیوں کو نارمل سطح پر لانے کیلئے آگے بڑھی۔ آج افغانستان کے ۹۵ فیصد سے زیادہ رقبے پر امارت اسلامی افغانستان کا کنٹرول ہے اور یہاں اسلامی قوانین کا نفاذ کر دیا گیا ہے 'جو جہاد کا مقصد اور افغان عوام کی خواہشات کا عکاس ہے۔ تاہم ابھی تک ہمیں اپنے ملک میں بیرونی سازشوں اور مداخلت کا سامنا ہے۔ غیر اسلامی طاقتیں افغانستان میں اسلامی نظام کو برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ وہ اسلامی حکومت کو بدنام کرنے کیلئے پروپیگنڈہ کرتی رہتی ہیں۔ اسامہ 'دہشت گردی کے نام نہاد تربیتی کیمپ 'انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور پوست کی کاشت جیسے مسائل کے بارے میں بڑھا چڑھا کر منفی پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد افغانستان میں اسلامی نظام کو کمزور کرنا اور اپنی مرضی کی کٹھ پتلی حکومت کے قیام کی راہ ہموار کرنا ہے جو امریکہ روس اور دیگر ممالک کے سیاسی مطالبوں کو پورا کرسکے۔ اس طرح وہ افغانستان کے عوام سے جہاد کے ثمرات چھین لینا چاہتے ہیں۔

امریکیوں نے جہاد کی ابتداء سے ہی درج ذیل حکمت عملی اختیار کر رکھی ہے۔

۱۔ افغانستان میں سوویت یونین کو شکست دینا یا اس کے مزید پھیلاؤ کو روکنا۔

۲۔ ہمارے ملک میں اسلامی حکومت کا خاتمہ کر کے اسے مغرب نواز حکومت سے بدلنا۔ امریکہ ابھی اسی ایجنڈے پر کام کر رہا ہے۔ وہ افغانستان میں ایک کٹھ پتلی حکومت لانا چاہتا ہے۔ جس کے ذریعے علاقے میں امریکی مفاد پورے کئے جاسکیں۔ یہ بات تکلیف دہ ہے کہ امریکہ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو اس مقصد کے لئے استعمال کیا ہے۔ افغانستان پر حالیہ پابندیاں اسی سلسلہ کی ایک گھٹیا کوشش ہے۔ یہ پابندیاں امریکی اشارے پر سلامتی کونسل نے ایسے وقت میں لگائی ہیں جب ہمارا ملک حالیہ خشک سالی اور غربت کا بدترین شکار ہے۔ معیشت اپنے آخری دموں پر ہے اور یہاں کا ہیکل اساسی مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ ۷۰ فیصد افغان عوام خوراک کی کمی کا شکار ہیں اور لوگوں کی قوت خرید نہ ہونے کے برابر رہ گئی ہے۔ ہیومن رائٹس واچ اور دیگر ایجنسیوں کی طرف سے ان یکطرفہ پابندیوں کی مخالفت کے باوجود سلامتی کونسل نے یہ غیر انسانی پابندیاں سیاسی محرکات کی وجہ سے لگائی ہیں۔

ہمارے خیال میں یہ پابندیاں ہمارے ملک میں "معاشی جارحیت" Economic Invasion کے

مترادف ہیں جن کا ارتکاب واشنگٹن اور ماسکو نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے تعاون سے کیا ہے۔ ہر باشعور انسان سمجھتا ہے کہ ان پابندیوں کا نشانہ امارت اسلامی نہیں بلکہ ملک کا اسلامی نظام ہے اگر جمہوریت کا مطلب اختلاف رائے کو برداشت کرنا ہے تو امریکہ کی طرف سے ایک اسلامی حکومت کی مخالفت ان کے اپنے اصولوں کے بھی خلاف ہے۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم کسی کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہتے۔ ہم تو خود غیر ملکی مداخلت کا شکار ہیں۔ ہم اپنے عوام کو غربت اور جہالت کی گرفت سے نجات دلانے اور ملکی بحالی پر توجہ مرکوز کرنا چاہتے ہیں تاہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ کوئی پابندی اور سازش ہمیں ہماری آزادی اور اسلامی نظام کے راستے سے نہیں ہٹا سکتی جس کے لئے ہم پہلے ہی بیس لاکھ جانوں کی قربانی دے چکے ہیں۔ امارت اسلامی اپنے سب پڑوسیوں کے ساتھ اچھے تعلقات کی خواہشمند ہے۔

حالیہ جنگ کی طوالت کا باعث صرف اور صرف یہ ہے کہ باہر سے اگر نام لیں تو روس اور انڈیا کی طرف سے افغانستان کے چند جنگ پسند حلقوں کو ہتھیاروں اور رقم کی مسلسل ترسیل کی جا رہی ہے۔ ماسکو اور نئی دہلی نے "اسلامی بنیاد پرستی" کے خاتمے کے لئے گٹھ جوڑ کر رکھا ہے تاکہ افغانستان میں عوامی خواہشات کے برعکس ایک کٹھ پتلی حکومت لائی جاسکے۔ کردار کشی کے ایک حربے کے طور پر ماسکو داخلی طور پر امارت اسلامی کو ہمسایہ وسط ایشیائی ممالک کے لئے ایک خطرے کے طور پر پیش کر رہا ہے کہ یہ سب کچھ کریملن میں موجود طاقتوں کے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہو رہا ہے اسی طرح کریملن حکمران اپنے اثر و رسوخ کو وسط ایشیا تک برقرار رکھنا بلکہ مزید پھیلانا چاہتے ہیں۔ ماسکو وسط ایشیا کے قدرتی وسائل پر اپنی گرفت چھوڑنا نہیں چاہتا جو اسکی معیشت کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، تاہم ماسکو کی الزام تراشی میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

ہم اپنے وسط ایشیائی مسلمانوں کے ساتھ سینکڑوں سال سے امن سے رہتے آئے ہیں ہم مستقبل میں بھی پرامن بقائے باہمی کے اصول پر قائم ہوں گے لیکن ہم سب اب بھی اور ماضی میں بھی روس کے نوآبادیاتی منصوبوں کا شکار رہے ہیں وہ ممالک بھی ہماری طرح روسی جارحیت کا شکار ہوئے ہم سب کے مقاصد یکساں ہیں۔ افغانستان کی امارت اسلامی، وسط ایشیائی ممالک کی خوشحالی اور بہتری اور ان کے ساتھ خوشگوار قلبی تعلقات کی خواہاں ہے۔ ہم ان ممالک کے ساتھ تعاون اور تجارتی معاہدوں کے ایک نئے دور میں داخل ہونے کے خواہشمند ہیں یہ ہمارے ملک کی تعمیر نو کے لئے ضروری ہے کیونکہ ہم اپنے ہمسایہ اور دیگر دوست ممالک کے تعاون کے بغیر تعمیر نو اور بحالی کا یہ مشکل کام مکمل طور پر انجام نہیں دے سکتے۔

خوش قسمتی سے کچھ ایشیائی ممالک افغانستان کے خلاف ماسکو کے پروپیگنڈے کی حقیقت کو سمجھنے لگے

ہیں۔ ازبکستان اس کی ایک مثال ہے وہ افغانستان میں اصل حقیقتوں کو جاننا چاہتا ہے اور تمام مسائل مذاکرات سے حل کرنا چاہتا ہے۔

امارت اسلامی کی قیادت افغانستان میں امن کی اہمیت سے پوری طرح آگاہ ہے ہمارا یقین ہے کہ افغانستان میں امن اور سلامتی اس ملک اور خطے کے دیگر ملکوں کی معاشی ترقی کیلئے لازمی ہے۔

افغانستان ایشیاء میں اپنے منفرد محل وقوع کی وجہ سے پورے براعظم میں گہرے اثرات رکھتا ہے۔ علامہ اقبال نے اسے ایشیا کا دل کہا تھا اور حقیقت بھی یہی ہے تاہم روس اور اسکے اتحادی ہمارے ملک اور اس پورے خطے میں امن کے قیام کی راہ میں افغانستان میں جنگ کے خواہش مند حلقوں کو مسلسل کثیر پہلو امداد فراہم کر کے رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں ۲۶ اکتوبر کو روسی وزیر دفاع ' اگور گیوف اور احمد شاہ مسعود کے درمیان ملاقات ہمارے ملک میں روسی مداخلت کا کھلا اور ناقابل تردید ثبوت ہے۔ یہ ملاقات افغان مسئلہ کے بہت سے تجزیہ نگاروں کے نزدیک مسعود کی سیاسی موت کے مترادف ہے۔ اس میٹنگ کے بعد وہ افغان عوام میں موجود معمولی حمایت سے بھی محروم ہو گیا ہے۔ کوئی افغان ایسے دشمن کے ساتھ اتحاد کی حمایت نہیں کر سکتا جس کے ہاتھ ابھی بھی افغان عوام کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔

تمام سابقہ افغان حکومتوں کے مقابلے میں امارت اسلامی افغانستان نے پوست اور منشیات کے خاتمے کے لئے بے مثال اقدامات کئے ہیں۔ گزشتہ سال امیر المومنین ملا عمر مجاہد نے افغانستان میں ایک تہائی پوست کی کاشت پر پابندی کا فرمان جاری کیا تھا اور اس سال پوست کی کاشت پر مکمل پابندی کا حکم نامہ جاری کر دیا گیا ہے۔ امیر المومنین نے اپوزیشن کے زیر قبضہ علاقوں میں بھی لوگوں سے پوست کی کاشت کا خاتمہ کرنے کو کہا ہے دوسری صورت میں امارت اسلامی ان علاقوں پر قبضے کے بعد خود اس کا خاتمہ کر دے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ امارت کے ڈرگ کنٹرول کے اعلیٰ کمیشن نے گزشتہ سال ننگرہار صوبہ کے ضلع شنوار میں ۳۴ ہیروئن بنانے والی لیبارٹریوں کو ختم کیا ہے اور حال ہی میں پاکستان اور ایران سرحد کے قریب ہلمند صوبہ میں مزید ۲۵ لیبارٹریاں ختم کی گئی ہیں۔ صحافیوں اور سفارتکاروں کو ہیروئن لیبارٹریوں کیخلاف کلین اپ آپریشن کا مظاہرہ کرنے کیلئے مدعو کیا گیا تھا اس طرح اسلامی امارت نے جلال آباد شہر ' غزنی اور قندھار صوبوں میں غیر ملکی اور مقامی صحافیوں اور سفارتکاروں اور یو این ڈی سی پی کے افسران کی موجودگی میں ہزاروں کلوگرام ہیروئن اور حشیش کو نذر آتش کیا تھا

اس سب کے باوجود اقوام متحدہ نے ان اقدامات کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ اور نہ ہی انہوں نے اسلامی امارت افغانستان کی قیادت کی طرف سے منشیات کے خاتمے کے لئے جاری کردہ احکامات کے عملدرآمد کے لئے مکمل امداد فراہم کی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اقوام متحدہ امارت اسلامی کے ساتھ پوست کی کاشت کے

خاتمے میں مدد دینے کی بجائے پوست کا کاشت کئے مسئلے کو امارت اسلامی افغانستان کے خلاف پروپیگنڈے کے طور پر استعمال کررہی ہے اور اسی پر مطمئن ہے۔

امارت اسلامی نے اپنے طور پر اس مسئلے کے ملی اور مکمل حل کے لئے پوست کی کاشت کے علاقوں میں کاشتکاروں کے لئے متبادل منصوبے تجویز کئے ہیں۔ لیکن یواین ڈی سی پی ابھی تک تعاون کے لئے آگے نہیں بڑھی ہے۔ تاہم افغانستان میں پوست اور منشیات کی سمگلنگ کے خلاف ہم جو کچھ کررہے ہیں وہ امارات اسلامی فریضہ ہے۔ ہم اس فریضے کو پورا کرتے رہیں گے چاہے اقوام متحدہ یابین الاقوامی برادری کی طرف سے کوئی مدد ملے یانہ ملے۔ لیکن ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم معروف حلقوں کی طرف سے سیاسی محرکات پر اگائی جانے والی پابندیوں کا شکار ہیں۔ تاریخی طور پر پوست کی کاشت افغانوں کی دستکاری نہیں ہے۔ سب لوگ جنگ افیون (War Opium) سے بخوبی واقف ہیں۔ اور اس کے پس پردہ مقاصد سے بھی واقف ہیں حتیٰ کہ آج بھی ہیروئن تیار کرنے کی اعلیٰ اور نفیس مشنیری اور کیمیکل مغرب میں بنائے جاتے ہیں۔ کسی کے ہاتھ صاف نہیں ہیں۔ انصاف کی بات یہ ہے کہ افغانوں کا کردار اس میں دوسروں کی نسبت کم ہے۔ ہم نے اپنے طور پر عالمی برادری کے سامنے بارہا واضح کیا ہے کہ اگر اس ممنوعہ چیز کا خاتمہ چاہتے ہیں تو انہیں امارت اسلامی کے ساتھ عملی تعاون کرنا چاہیے۔ انہیں پوست کے ساتھ سیاست کو الجھانا نہیں چاہیے اور نہ ہی دوہرا معیار اپنانا چاہیے۔ اقوام متحدہ ابھی تک بدخشاں اور دیگر علاقوں میں منشیات کی تجارت کی مذمت کررہی ہے جو اپوزیشن کے قبضے میں ہیں وہ صرف امارت اسلامی پر الزام تراشی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم نے افغانستان میں پوست کی کاشت کے خاتمے میں عظیم پیش رفت کی ہے تاہم امارت اسلامی افغانستان کی منیشیات کے خلاف اس کا مکمل خاتمے تک جنگ جاری رہے گی۔

افغانستان میں عورتوں کی حالت زار سابقہ ظاہر شاہ' داؤد اور کمیونسٹ حکمرانوں کے دور میں اچھی نہیں تھی۔ کابل اور دیگر شہروں میں لڑکیوں کی ایک محدود تعداد سکول جاتی تھی۔ یہ تعداد افغان خواتین کا صرف ایک فیصد تھی۔ جب کمیونسٹ برسر اقتدار آئے تو صورتحال بد سے بدترین ہوگئی۔ انہوں نے وزارتوں اور دفاتر کو غیر اخلاقی مقامات میں تبدیل کردیا اور ایسا پھیلتا ہوا انتظامی ڈھانچہ بنایا جس میں نیم تعلیم یافتہ عورتوں کو اپنی نفسانی خواہشات کی تسکین کے لئے ملازم رکھا جاتا تھا۔ یقیناً انہیں حقوق نسواں نہیں کہا جاسکتا۔

بعد کی حکومتوں کے دور میں بھی خواتین کی عظمت کے خلاف سخت اقدامات کئے گئے۔ (اس دور میں) مسلح اہلکاروں نے خواتین کو کھلے عام اغوا کیا' ریپ کیا' اور قتل کیا حتیٰ کہ کچھ عورتوں نے رشید دستم کے محافظوں سے بچنے کے لئے مائیکروریاں بلڈنگ کمپلیکس کی چھتوں سے چھلانگ لگادی۔ معاملات سنبھالتے ہی طالبان اسلامی

تحریک نے عورتوں کے خلاف ان مظالم کا خاتمہ کر دیا۔ عورتوں کو اب اپنے اغوا یا زیادتی کا کوئی خوف نہیں ہے وہ آزادانہ سفر کر سکتی ہیں۔ ہر کوئی کابل میں خواتین کی آزادانہ نقل و حرکت کو دیکھ سکتا ہے۔ یہ ایک ایسے ملک کی عظیم کامیابی ہے جو جنگ کے حالات سے گزر رہا ہے۔

عزت مآب امیر المومنین نے عورتوں کو وراثت کا حق دلانے کے لئے فرمان جاری کیا ہے۔ ماضی میں خواتین کو وراثت میں حصہ نہیں دیا جاتا تھا۔ والدین کی جائیداد کو خاندان کے مرد حضرات میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ امیر المومنین ملا عمر کے فرمان کے بعد اب خواتین کو وراثت میں سے اپنا جائز حصہ مل رہا ہے۔ افغانستان کی یہ ایک روایت تھی کہ اگر کسی افغان خاتون کے شوہر کی موت واقع ہو جاتی تھی تو اسے مجبور کر دیا جاتا کہ وہ مرحوم شوہر کے کسی رشتہ دار یا تعلق واسطے کے فرد کے ساتھ نئے سرے سے شادی کرلے۔ ملا عمر کے فرمان کے بعد اس رسم پر بھی پابندی عائد کر دی گئی ہے اب وہ بغیر کسی جبر کے اپنی مرضی سے خود شادی کر سکتی ہے۔

اسی طرح افغانستان میں ایک دوسری روایت یہ بھی تھی کہ اگر کسی فرد کے ہاتھوں کسی کا قتل ہو جاتا تو جرگہ جھگڑے کے تصفیہ کے لئے قاتل خاندان کی کسی لڑکی کو مقتول خاندان میں بیاہ دیتا تھا۔ اس رسم پر بھی ملا عمر نے ایک فرمان کے ذریعہ پابندی لگادی ہے۔ اب اس طرح کے جھگڑے کا فیصلہ شریعت کے اپنے قوانین کے مطابق کیا جاتا ہے۔

روس کے افغانستان پر قبضہ کے دوران جہاد میں افغان خواتین کا کردار بڑا بے مثال رہا ہے۔ انہوں نے مجاہدین افغانستان کی بھرپور معاونت و مدد کی۔ روایتی طور پر افغان اپنی خواتین کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ دنیا کے کسی بھی جنگ زدہ ملک میں خواتین کی تجارت واضح طور پر دیکھی جاسکتی ہے لیکن افغان بحران کے دوران اس طرح کے کسی ایک بھی واقعہ کا حوالہ نہیں دیا جاسکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ افغان اپنے خون میں ملاوٹ کو کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

طالبان حکومت نے خواتین کی تعلیم کی کبھی بھی مخالفت نہیں کی ہے۔ اسلام میں تو تعلیم ہر مرد و عورت پر فرض ہے۔ طالبان حکومت ان احکامات کی پابند ہے تاہم مالی وسائل کی کمی اس میدان میں مشکلات پیدا کر رہی ہے۔ خواتین کی تعلیم کا آغاز کرنے سے پہلے ہمیں انہیں الگ جگہ اور نصاب بھی فراہم کرنا ہوگا جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ ہمیں بے شمار مسائل کا سامنا ہے لیکن اس کے باوجود کابل، مزار شریف اور ہرات کے میڈیکل کالجوں میں کئی ایک خواتین زیر تعلیم ہیں۔ ان میں سے پہلا گروپ اپنی تعلیم مکمل کر کے فارغ بھی ہو چکا ہے۔

جہاں تک اسامہ کے معاملہ کا تعلق ہے انہیں افغانستان نے خود مدعو نہیں کیا ہے کہ افغانستان میں رہائش اختیار کریں۔ وہ طالبان کی اسلامی حکومت قائم ہونے سے قبل افغانستان میں رہ رہے ہیں۔ اس وقت وہ

امریکہ کی نظر میں ایک ہیرو اور مجاہد تھا۔ تاہم کمیونسٹ روس کے زوال کے بعد امریکہ نے اسے راتوں رات دہشت گرد کا نام دے دیا ہے۔ اسکے بعد امریکہ نے اسے اپنے حوالے کئے جانے کے مطالبے اور میڈیا پروپیگنڈہ کے ذریعہ ایک بہت بڑا کردار بنادیا ہے۔

افغانستان کی حکومت نے اس مسئلہ کے حل کیلئے کئی راستے تجویز کئے ہیں مثال کے طور پر :

۱۔ اگر امریکہ اسامہ کے کینیا اور تنزانیہ کے بم دھماکوں میں ملوث ہونے کا ثبوت پیش کر دے تو طالبان اسامہ پر افغانستان کی سپریم کورٹ میں مقدمہ چلائیں گے۔

۲۔ افغانستان، سعودی اور دوسرے اسلامی ممالک کے علماء پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس مسئلہ کے بارے میں کوئی فیصلہ کرے۔

۳۔ او آئی سی کی ایک مانیٹرنگ ٹیم تشکیل دی جائے جو اس بات کی نگرانی کرے کہ اسامہ افغانستان کی سرزمین کو کسی دوسرے ملک کے مفاد کے خلاف استعمال نہ کرے۔

یہ سب تجاویز ابھی تک برقرار ہیں۔ اس کے علاوہ طالبان کسی چوتھے یا پانچویں آپشن پر بھی تیار ہیں بشرطیکہ اسلامی قوانین اور افغان قوم کی خودداری کا لحاظ کیا جائے۔

لیکن یہ ہر ایک کو جان لینا چاہیے کہ افغانوں پر کوئی حل مسلط نہیں کیا جاسکتا۔ ہمارا اس بات پر پختہ یقین ہے کہ اگر خلوص دل کے ساتھ کوشش کی جائے تو بات چیت میں ہر مسئلہ کا حل موجود ہوتا ہے۔

اقوام متحدہ کی پابندیوں کے افغان عوام پر اثرات

ان پابندیوں کا یقیناً افغان عوام پر بڑا شدید اثر پڑے گا۔ امریکہ کا دعویٰ ہے کہ ان پابندیوں کو اس طرح نافذ کیا جائے گا کہ ان کا اثر عام افراد پر نہیں بلکہ طالبان حکومت پر پڑے گا۔ یہ دعویٰ محض اپنے عوام اور بین الاقوامی برادری کو بے وقوف بنانے کی ایک چال ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ان پابندیوں کے اثرات ابھی سے شعبہ صحت، رسل ورسائل، سرمایہ کاری اور بینکنگ وغیرہ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہ عجیب تماشا ہے کہ امریکہ ایک طرف تو انسانی حقوق کی پاسداری کی بات کررہا ہے تو دوسری طرف خود اس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ ان پابندیوں کے بعد افغان کرنسی کی قیمت میں بیس فیصد تک کمی واقع ہوئی جس سے افغان عوام کو تقریباً ایک بلین کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔

صحت عامہ کا شعبہ ان پابندیوں سے بہت بری طرح متاثر ہوا ہے۔ خود اقوام متحدہ کی عام افراد پر پڑنے والے اثرات کے بارے میں جاری کردہ ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ "ادویات اور میڈیکل سپلائز کی درآمد کیلئے آریانہ ائر سروس استعمال کی جاتی تھی کابل میں اندرا گاندھی ہسپتال کے عملہ کے مطابق کابل میں واقع ہسپتالوں

میں استعمال ہونے والی ادویات اور دوسرے طبّی سامان کا ۵۰ فیصد آریانہ ہوائی سروس کے ذریعہ لایا جاتا تھا لیکن اب یہ سلسلہ رک چکا ہے۔ افغانستان میں آنکھوں کی بیماری کی حفاظت کے لئے امداد فراہم کرنے والا اہم ترین ادارہ بین الاقوامی مشن کا کابل میں واقع نور آئی ہسپتال ادویات باہر کے ممالک سے آریانہ کے ذریعہ ہی منگواتا تھا پابندیوں کے بعد اب ان کے لئے ایسا کرنا ممکن نہیں رہا۔ دوسری ہیلتھ ایجنسیز مثال کے طور پر (Medair) آریانہ کے ذریعہ دبئی کے راستے ادویات منگواتی تھی۔

ان پابندیوں کی وجہ سے کئی مریضوں کو اپنی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑرہے ہیں۔ افغانستان کے (Pre-ventive Medicine) کے شعبہ کے صدر کے مطابق ان پابندیوں سے کئی ایک مہلک وبائیں ملک میں پھیل چکی ہیں۔ خسرہ، ٹی بی اور لیکیما جیسی بیماریوں کی تعداد کئی گنا بڑھ چکی ہے۔

پابندیوں کا افغان معیشت پر بھی بڑا شدید اثر پڑا ہے افغان تاجر کو اپنے کاروبار چلانے کیلئے اشیاء کے تیار کنندگان کے پاس آرڈر بک کروانے کے لئے لیٹرز آف کریڈٹ کھولنا پڑتے ہیں۔ ماضی میں باہر کے ممالک میں افغان بنکوں کی شاخوں میں ای سی کھولے جاتے تھے جب وہ میچور ہو جاتے تھے تو افغان بنک ان کی ٹرانزیکشن مکمل کرتے تھے۔ اب چونکہ پابندیوں کے بعد افغان بنک دوسرے ممالک میں اپنا کام جاری نہیں رکھ سکتے اسلئے افغان تاجروں کو جو سہولت میسر ہوتی تھی وہ بھی ختم ہو گئی ہے اب وہ صرف کیش ٹرانزکشن کے ذریعہ ہی کاروبار کر سکتے ہیں۔ ایسا بھی کئی مرتبہ دیکھنے میں آیا ہے کہ رقم کسی کاروباری پارٹی کو فراہم بھی کر دی گئی لیکن اس کے باوجود اس نے مال فراہم نہیں کیا۔

اس مسئلہ کی وجہ سے اشیاء کی قیمتوں میں بھی بے تحاشا اضافہ ہو چکا ہے۔ افراط زر خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے۔ کاروباری حضرات کیلئے مال منگوانا اور اس کو مارکیٹ میں فروخت کرنا از حد دشوار ہو چکا ہے گزشتہ سال پابندیوں کے بعد انوسٹمنٹ فنڈز نے افغانستان میں صنعتی پراجیکٹس میں رقم لگانے سے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل سے ہزاروں افغانوں کو روزگار ملتا جبکہ اب صورتحال یہ ہیکہ ان پراجیکٹس میں کام کرنے والے افراد سے روزگار چھن گیا ہے۔

افغانستان معدنیات میں مالا مال ملک ہے۔ جب پابندیاں عائد کر دی گئیں تو گیس اور تیل کے پراجیکٹس جن سے معیشت کو بڑا سنبھالا مل سکتا تھا وہ بھی ان پابندیوں سے بڑے متاثر ہوئے ہیں۔

اگر افغانستان کے راستے ترکمانستان اور پاکستان کے درمیان گیس پائپ لائن بچھ جاتی تو اس سے چالیس ہزار خاندانوں کو بالواسطہ اور بلاواسطہ فائدہ پہنچتا لیکن یونوکال (Unocal) نے جو Cent گیس کنسورشیم میں سب سے بڑا گروپ تھا امریکی دباؤ اور پابندیوں کی وجہ سے اس منصوبہ کو بھی ختم کر دیا۔

یوں امریکہ اقوام متحدہ اور روس کے ذریعہ ایسے اقدامات کر رہا ہے۔ جن سے افغانستان میں سرمایہ کاری کے اعتماد کو شدید دھچکا لگا ہے اور کئی کمپنیاں اپنا سرمایہ واپس بھی نکال چکی ہیں۔ اقوام متحدہ کی پابندیوں کا مقصد دراصل افغانستان کی معیشت کی بحالی کے امکان کو ختم کرنا ہے۔ یہ چیز اس بات کا ثبوت ہے کہ ادارہ چند بڑی طاقتوں کے مفادات کا نگہبان بن چکا ہے یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ یہ پابندیاں اس موقع پر عائد کی گئیں جب افغانستان اپنی تاریخ کے بدترین قحط کے بحران سے گزر رہا ہے خود اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق اس قحط سے 12 ملین افراد متاثر ہوئے ہیں جبکہ دو ملین افراد بھوک کا شکار ہیں۔ یہ پابندیاں اس طاقتور ادارے کی طرف سے عائد کی گئی ہیں جو مسائل کے حل کیلئے بات چیت کا درس دیتا ہے لیکن ان پابندیوں کے نتیجہ میں افغان عوام کو سوائے بھوک، درد، بیماریوں اور دیگر گوناگوں مشکلات کے سوا اور کچھ نہیں مل سکا۔

اسلامی ممالک کی ذمہ داری

عالم اسلام کو افغانستان کی اسلامی حکومت کو تحفظ فراہم کرنے میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ افغانستان پر دہشت گردی، انسانی حقوق کی خلاف ورزی، عورتوں کے حقوق کی خلاف ورزی، منشیات کی پیداوار وغیرہ جیسے بے بنیاد الزامات عائد کئے جا رہے ہیں۔

مسلم عوام کو افغانستان میں اپنے وفود بھیجنے چاہیں جو باقی لوگوں کو اندر کی اصل صورتحال سے آگاہ کریں۔ انہیں اپنی حکومتوں پر دباؤ ڈالنا چاہیے کہ وہ افغانستان میں سرمایہ کاری پر توجہ دیں تاکہ مقامی لوگوں کے مسائل میں کمی واقع ہو۔ اس وقت افغانستان قحط کا شکار ہے۔ مسلم دنیا کا یہ مذہبی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ افغانوں کی مدد کریں۔ پاکستان اور دوسرے ممالک پر مہاجرین کی مدد کا بوجھ مزید بڑھ گیا ہے اسی طرح اسلامی دنیا کے میڈیا کو بھی اس ضمن میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور بے بنیاد مغربی پروپیگنڈے کا بھرپور جواب دینا چاہیے۔

(بشکریہ روزنامہ ''اوصاف'' ۱۸ فروری)

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بحث و نظر

جناب منصور ملک، لندن

اسلامی بینکاری : کچھ خدشات، کچھ وضاحتیں

گزشتہ تقریباً دو دھائیوں سے چند علمی شخصیات نے اسلامی بینکنگ کے تصور کو اپنا کر اسے سود سے پاک معیشت اسلامی اور نعم البدل قرار دے کر مسلم ممالک کو اسے اپنانے پر آمادہ کرنے کی بڑی کوششیں کیں۔ راقم الحروف بھی اس تصور سے ابتداء میں متاثر ہوا۔ لیکن جب لندن یونیورسٹی میں اپنی تعلیم کے دوران اسلامی قانون اور مڈل ایسٹ کے کمرشل قوانین کا تحقیقی اور تجزیاتی مطالعہ کیا اور پھر نارمل بینکنگ اور اسلامی بینکنگ کے عملی نظام کا غور سے مطالعہ کیا تو اسلامی بینکنگ کے تصور سے متفق نہ ہو سکا۔ مجھے ان تمام اسلامی سکالرز کا بے حد احترام ہے جو اسلامی بینکنگ کے لئے کام کر رہے ہیں اور جنکی تمام تر کوششیں یہ ہیں کہ کسی طرح موجودہ سودی مالیاتی اور بنکاری نظام سے جان چھڑائی جا سکے اور اس کا عملی نعم البدل پیش کیا جا سکے۔ ان میں نمایاں ترین سوڈان کے ڈاکٹر حسن ترابی، پاکستان کے جسٹس مولانا تقی عثمانی، پروفیسر خورشید احمد وغیرہ شامل ہیں۔ ہر مسلمان اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ سود شریعت اسلامی یعنی قرآن کے واضح ارشاد کے مطابق حرام ہے۔ بلکہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے سودی کاروبار کرنے والوں کے خلاف اعلان جنگ جیسے سخت ترین فرمان کے بعد ہر مسلمان سودی لین دین سے بچنا چاہتا ہے لیکن عملی طور پر آج کی دنیا کے بنکاری اور مالیاتی نظام میں سود کے لین دین سے بچنا اگر ناممکن نہیں تو بے حد مشکل ضرور ہے۔ خاص کر حکومتوں کے لئے اس نظام کے شکنجے سے نکلنا آج کے مسلم حکمرانوں کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے۔ میری معلومات کے مطابق تمام مسلمان حکمران بالخصوص سوڈان، ملائشیا، پاکستان، ایران، چپچپا ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ وہ سودی نظام سے خود اور اپنے ہم وطن مسلمانوں کو بچا سکیں۔ لیکن عملی طور پر بہت مشکلات اور مسائل سے دوچار ہیں۔ ہمارے علماء کرام بیک آواز سودی نظام کو ختم کرنے کا مطالبہ نہایت شدت سے کرتے ہیں۔ مگر اس کا متبادل تجویز کرنے سے قاصر ہیں۔ محدود سے چند علماء نے اس کا حل اسلامی بینکنگ بتایا ہے۔ مگر عملی طور پر اس میں بنیادی خامیاں ہیں اور عام آدمی کے لئے اسلامی بینکنگ میں نقصان اور رسک کا پہلو زیادہ نمایاں ہے۔ میرے خیال میں اسلامی بینکنگ کا تصور سرے سے ہی غلط ہے۔ کیونکہ بنک کا ادارہ بنیادی طور پر سودی کاروبار اور بینکاری کو فروغ دینے کیلئے یہودیوں کے ہاتھوں وجود میں آیا۔ اسلامی دنیا میں یہ ادارہ کبھی موجود ہی نہیں تھا۔ قرآن و سنت کی تمام تعلیمات کے تحت ایسے کسی ادارے کے قیام کیلئے کوئی راہنمائی موجود ہی نہیں بلکہ ایسے ادارے کی سخت ممانعت ہے جیسا کہ اوپر مختصر اشارہ کیا جا چکا ہے۔ ایک حرام ادارے یا چیز کے ساتھ لفظ اسلامی کا اضافہ کر کے اسے حلال قرار دینے کی کوشش سرے سے

غلط ہے۔ جیسے شراب کو اسلامی شراب جوئے خانہ کو اسلامی جواخانہ سوشلزم جمہوریت کو اسلامی جمہوریت کہہ دینے سے بات نہیں بنتی یہ محض پیوند کاری ہوگی۔ ہمارے چند قابل احترام اسلامی اسکالر جب شرکت مضاربہ وغیرہ کو اسلامی بنکنگ کی بنیاد بنا کر جواز پیش کرتے ہیں تو یہ بات مجھے کم از کم سمجھ نہیں آتی۔ شرکت و مضاربہ مرابحہ مشارکہ اور اجارہ وغیرہ خالص تجارت کے معاہدے ہیں۔ جو دو یا زیادہ افراد کے درمیان ہوتے ہیں جنہیں ایسے معاہدے اور اس کے تحت ہونے والے کاروبار کی تمام تفصیلات سے مکمل آگاہی ہوتی ہے کوئی بات یا لین دین ان سے خفیہ نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ حلال تجارت کے لئے ہیں نہ کہ بنکنگ کیلئے۔

تقریباً تمام علماً اس بات پر متفق ہیں کہ سود اس لئے حرام قرار پایا تاکہ کمزور اور غریب کا معاشی استحصال نہ ہو اس اصول پر اگر اسلامی بنکنگ کو پرکھا جائے تو ایک عام اور غریب یا کمزور حصہ والے کا اس نظام کے تحت کھلا استحصال ہوتا ہے کیونکہ اسے نہ تو یہ پتہ ہو سکتا ہے کہ اس کا قلیل سا سرمایہ کہاں لگا ہے کس کے کنٹرول میں ہے۔ اس کی اصل رقم محفوظ رہے گی یا نہیں وغیرہ۔ اب نارمل بنکنگ کو دیکھیں ایک عام غریب اور کمزور آدمی اپنی تھوڑی سی جمع پونجی عام بنک میں رکھتا ہے تو اسے یہ گارنٹی ہے کہ اس کی رقم محفوظ ہے جب چاہے لے سکتا ہے اور سال بعد اسے اس پر سود منافع بھی ملے گا۔ ان دونوں صورتوں میں ظاہر ہے کہ بنکنگ ایک عام آدمی کا استحصال نہیں کرے گی۔ مگر نام نہاد اسلامی بنکنگ میں اسے اپنی اصل پونجی کی بھی فکر رہے گی۔

آج کل بنک آف کویت کے زیر انتظام مکان کی خریداری کے لئے اسلامی انوسٹمنٹ کا تصور پیش کر کے زر خرید فراہم کرنے کا اعلان کیا گیا اس اسکیم کے تحت بنک آپ کی جگہ جو مکان ایک لاکھ میں خریدے گا وہ آپ کو پونے دو لاکھ میں قسطوں پر فروخت کرے گا اس طرح آپ کو صرف مقررہ قسط ہی ہر ماہ ادا کرنی ہوگی جب تک ادائیگی مکمل ہوگی بات یہاں تک ہی ہوگی تو برداشت کر لی جاتی اس بنا پر کہ چلیں حرام سود کے لین دین سے بچ گئے۔ لیکن جو بات اسلامی تقاضے نہیں پورے کرے گی وہ یہ ہے کہ آپ کو لازمی انشورنس کرانی ہوگی اور آپ کو یہ معلوم نہیں کہ جس رقم سے مکان خریدا گیا ہے وہ کہاں سے آئی وغیرہ۔ اب نارمل بنک آپ کو واضح طور پر مکان کی اصل قیمت کی ادائیگی کے لئے قرض دے گا۔ اور اس کی قسطیں سود کے ساتھ وصول کرے گا اگر آپ چاہیں تو عام بنک کے ساتھ بھی مقررہ قسطیں دینے کا معاہدہ کر سکتے ہیں اوپر کے مجوزہ اسلامی طریقہ کے مطابق وہ سود یا منافع جو قرض کی معیاد کے مطابق پہلے ہی شمار کر کے اصل رقم میں اضافہ کر لیتے ہیں وہ بھی در اصل سود کے زمرے میں آتا ہے جب پاکستان میں اسلامی بنکنگ اپنائی گئی تو در حقیقت ہوا یہ کہ سود کو منافع کا نام دے دیا گیا۔ سیونگ اکاؤنٹ کو نیا نام دے دیا گیا۔ یہ سب اقدامات چاہے کتنی نیک نیتی سے ہی کیوں نہ کئے گئے۔ خود فریبی کے زمرے میں ہی آئیں گے۔ بنکاری کو بلا سود کاری بنکاری کہہ دینے سے یا بنک کو اسلامی بنکنگ کہہ دینے سے بات نہیں بنتی۔ ایک صاف بتا کر آپ کو سود لیتا دیتا ہے۔ دوسرا لفظ سود کو منافع کہہ کر یا خفیہ رکھ کر آپ سے معاملہ

کرتا ہے اگر پہلا کافر کہلاتا ہے تو دوسرا منافق کہلائے گا۔ میرے تمام مطالعے اور سوچ کا حاصل یہ ہے کہ اسلام کے نظام میں بنک کے ادارے کی سرے سے ہی کوئی گنجائش نہیں صرف بیت المال کا ادارہ ہے اسلام نے دولت نہ جمع کرنے کو پسند کیا۔ اپنے بال بچوں کی کفالت کے بعد جو بچے اس پر نصاب کے مطابق فرض زکوۃ دیں۔ اس کے بعد جو بچے وہ غریب مسلمان بھائیوں کو کاروبار کے لئے قرض حسنہ کے طور پر دے دیں۔ اسی طرح نفلی صدقات جن کا اجر و ثواب کا واضح یقین دلا کر عوامی فلاح و بہبود کے کاموں پر خرچنے کی ترغیب دی جو مزید کاروبار کرنا چاہیں وہ شراکت و مضاربت کے اصول کے مطابق تجارت کریں جب اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو بنک میں جمع کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔

اب اہم سوال یہ ہے کہ ایک مسلمان ملک اور حکومت موجودہ دنیا میں رہتے ہوئے بلا سود اور بغیر بنک کے ادارے کے بغیر کیسے کرے۔ تو عرض یہ ہے کہ امت کے تمام علماً اور مفکرین کو ایک ساتھ بیٹھ کر اس کا حل تلاش کرنا چاہیے جو ان خطوط پر ہو سکتا ہے۔

۱۔ کہ بنک کے رول کو فوری طور پر بین الاقوامی حکومت لین دین کی حد تک بطور اضطرار محدود کر دیا جائے۔

۲۔ بیت المال قائم ہوں، دولت مند مسلمان جو اپنا وافر مال نفلی صدقات کی بجائے جمع رکھنا چاہتے ہیں وہ بیت المال میں بطور امانت رکھیں۔ اور یہ سروس بالکل مفت ہو تاکہ بلا جھجک مال دار اپنا مال محفوظ جگہ رکھ سکیں۔

۳۔ مغربی ظالمانہ ٹیکس کا نظام ختم کر کے لوگوں کو تجارت پر آمادہ کیا جائے اور انہیں رضا کارانہ طور پر ٹیکس کی بجائے نفلی صدقات کی ترغیب دی جائے اور قومی و عوامی فلاح کے منصوبوں کو ثواب کی خاطر صدقات دینے کی تعلیم و تربیت دی جائے سڑکیں مدرسے دواخانے یتیم خانے غرض یہ کہ جو منصوبہ بھی ملک و قوم کے مفاد میں ہو اس سے پیسے رضا کارانہ طور لگانے کی اپیل کی جائے مالدار مسلمان فراخ دلی سے ثواب سمجھ کر رضا کارانہ طور پر ایسے منصوبوں میں شریک ہو کر انہیں مکمل کریں گے۔ جب حکومت اسلامی اصولوں کے مطابق سادگی اور خدمت کے جذبہ کا خود اپنی عملی زندگی میں مظاہرہ کرے گی تو عام مسلمان صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے اپنی جان و مال پیش کر دیں گے۔

۴۔ یہ تہیہ کر لیا جائے کہ غیر ملکوں سے سود پر کوئی قرض نہیں لیں گے۔ اپنے وسائل کے مطابق رہیں گے دنیا کو نہیں بلکہ دین کو مقصد بنائیں گے جب یہ جذبہ اور اصول اپنایا جائے گا تو قرض نہیں رہے گا بلکہ وافر مال جمع ہو جائے گا اور اللہ پاک کی غیبی نصرت آئے گی۔ یہ نصرت صرف اس وقت آئے گی جب ہم اپنے شب روز، انفرادی اور اجتماعی زندگی قرآن و سنت کے مکمل تابع کر دیں گے۔ آدھا تیتر آدھا بٹیر کبھی مکمل نہیں ہوتا۔

۵۔ موجودہ طرز حکمرانی ختم کرنا ہوگا۔ اور خدمت و خلافت کا سادہ نظام لانا ہوگا صرف بنکنگ کو اسلامی بنکنگ کہہ دینے سے بات نہیں بنے گی۔ اور اگر موجودہ اسلامی بنکنگ جو راقم کے خیال میں ہرگز اسلامی نہیں لی گئی

تو جعلی ہونے کے باعث اسلام کو نقصان پہنچائے گی۔ عام لوگوں کا اعتماد متزلزل ہو گا۔ میری مولانا جسٹس تقی عثمانی اور دیگر تمام علمائے کرام اور ماہرین سے دست بستہ استدعا ہے کہ وہ اسلام کی پیوند کاری سے اسلامی بینکنگ کو توثیق نہ کریں کیونکہ عملی طور پر یہ نارمل بینکنگ سے بھی زیادہ سود کاری پر مبنی ہے۔ جو سراسر رسک غیر یقینی اور عدم تحفظ اور غیر اعلان کردہ مخفی سود پر مبنی ہے۔ مکھن صرف خالص دودھ سے نکلے گا۔ پانی سے نہیں۔ اسلام کو کو مغربی نظام سے ہمکنار کر کے اشتراک عمل کی کوششوں سے کبھی بھی شرعی نظام نافذ نہیں ہو سکتا۔ چاہے جتنی پیوند کاری کر لیں۔ جمہوریت کو اسلامی جمہوریت نظام کہنا پارلیمنٹ کو مجلس شوریٰ اور ووٹ کو بیعت کے متبادل کی اسلامائزیشن کی بجائے اسے فی الوقت اضطراری طور پر چلنے دیں۔ اسلام ایک مکمل نظام ہے جب کہ مغرب کی جمہوریت کی بنیاد ہی سیکولر اور مذہب سے لا تعلق ہے مغرب کی جمہوریت بینکاری نظام کی بیناد رہوا ہے۔ مغرب کے یکسر مختلف اپنے ادارے ہیں جبکہ حکمرانی اور مالیاتی نظام کی بنیاد ہی مذہب ہے۔

مرحوم جنرل ضیاء الحق نے خلوص نیت سے بغیر جانے ہوئے کہ اسلامی نظام کیا ہے۔ رائج کرنے کی کوشش کی ہم نے دیکھا کہ انہوں نے شرعی عدالت قائم کر دی۔ مگر عدالتی طریقہ کار مغربی رہا۔ حدود و تعزیر کے نفاذ کا اعلان کر دیا مگر تفتیش کرنے والی پولیس کو اسلامی ٹریننگ نہ تھی نہ ہی حدود تعزیر کا علم تھا۔ وہی پرانی ایف آئی آر تھانہ کا محرر لارڈ میکالے کی تعزیرات کی دفعہ کی بجائے حد اور تعزیر کی دفعہ لگا کر کاٹ دیتا ہے جس کو انتہائی معتبر و ثیقہ سمجھ کر عدالت سماعت کرتی ہے اور فیصلہ دیتی ہے شرعی عدالت میں انگریزی اور اسلامی دونوں طرح کے جج بیٹھے ہیں۔ جب بنیاد ہی غلط ہے تو اسلامی عدل کہاں سے رہے گا۔ وہی وکلاء' وہی ضابطہ فوجداری' وہی سارا عدالتی عملہ جو انگریزی نظام عدل کے عادی اور ماہر ہیں نتیجہ یہ ہے کہ اسلامی عدل کی ایک جھلک بھی ہم نہ دیکھ سکے جس سے اسلامی تاریخ بھری پڑی ہے اور جس کو دیکھنے کی ہر نظر آج بھی منتظر ہے۔ بات لمبی ہو رہی ہے میری درخواست یہ ہے کہ کوئی ایک نظام خالص رکھ لیں اگر ہم خالص اسلامی نظام کو اپنانے اور چلانے میں مخلص نہیں۔ یا ہمیں اس کا مکمل ادراک اور علم نہیں تو اسے ایک طرف چھوڑ دیں۔ ملاوٹ سے نہ تو کوئی چیز اپنا اصلی اثر ظاہر کر سکتی ہے نہ ہی کوئی بھی نظام اپنی کامیابی ظاہر کر سکتا ہے۔ نظام اسلام کے ساتھ جو مذاق ہم کر چکے ہیں وہ کافی ہے اب یا تو اس نظام کو اس کے ماہرین علمائے کرام کی راہنمائی خلوص و دیانت کے ساتھ اس کی اصلی اور خالص شکل میں لے آئیں ورنہ خالص مغربی نظام جمہوریت و بنکاری کو رہنے دیں بنک کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اسلامی بینکنگ کا تصور حرام سود کو حلال کرنے کی ایک نہایت مضر کوشش ہے جو سراسر غلط فہیم اور خود فریبی پر مبنی تصور ہے۔ وہ تمام قابل احترام مسلم اسکالر جو نیک نیتی سے اس جدید تصور کے تحت موجودہ بینکنگ کے نظام میں رہتے ہوئے کوئی متبادل یا نعم البدل مسلمانوں کیلئے قابل قبول حل تلاش کر رہے ہیں۔ وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ حرام بنیاد پر حلال کی عمارت کھڑی نہیں کی جاسکتی۔

رپورٹ : مولانا سید یوسف شاہ

دفاعِ افغانستان کونسل کی اہم سرگرمیاں اور مستقبل کا لائحہ عمل

مورخہ 12 فروری 2001ء کو دفاع افغانستان کونسل کا اجلاس کونسل کے چیئرمین حضرت مولانا سمیع الحق کی صدارت میں ہالیڈے اِن ہوٹل اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ جبکہ جمعیت علماءِ پاکستان کے چیئرمین حضرت مولانا شاہ احمد نورانی مہمان خصوصی تھے۔ اجلاس میں درج ذیل فیصلے کیے گئے۔

(۱) کونسل میں شامل جماعتوں کے سربراہان پر مشتمل وفود افغانستان، ایران، چین، برطانیہ، فرانس، سعود عرب، کویت، عرب امارات کا دورہ کریں گے۔ مولانا شاہ احمد نورانی ایران، قاضی حسین احمد چین، مولانا سمیع الحق سعودی عرب، کویت، عرب امارت۔ مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ افغانستان، مولانا ڈاکٹر اسرار احمد برطانیہ، فرانس دورہ کرنے والے وفود کی قیادت کریں گے۔ کونسل کے رابطہ سیکرٹری لیاقت بلوچ صاحب ان وفود کی تشکیل کیلئے سربراہوں سے رابطہ کریں گے۔

وفود میں شامل مندوبین اخراجات خود برداشت کریں گے۔

(۲) 25 فروری تک اسلام آباد میں دیگر سفارتخانوں بشمول امریکہ وروس بالخصوص چین ودیگر سے کونسل کے وفد ملاقاتیں مکمل کریں۔

(۳) ہائی کورٹ اور ڈسٹرکٹ بار سے جنرل حمید گل، لیاقت بلوچ، ڈاکٹر بشیر الدین محمود دفاع افغانستان کے موضوع پر خطاب کرینگے

(۴) دفاع افغانستان کونسل میں شامل تمام جماعتیں ضلعی ہیڈ کوارٹر پر مشترکہ اجلاس کر کے ڈھانچہ تشکیل دے دیں۔

(۵) افغانستان کے مہاجرین اور متاثرین کے لئے ریلیف کے لئے افغانستان ریلیف کمیٹی جنرل حمید گل اور ڈاکٹر سلطان بشیر الدین محمود کی سربراہی میں قائم کر دی گئی ہے۔

(۶) دفاع افغانستان کونسل کا ایک وفد مولانا سمیع الحق کی قیادت میں صدر پاکستان اور چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف سے ملاقاتیں کرے گا۔

(۷) دفاع افغانستان کونسل کا سیکرٹریٹ اسلام آباد میں ہوگا مالیاتی نظام چلانے کیلئے ممبر جماعتیں فنڈ مہیا کریں گے۔

(۸) 23 فروری بروز جمعہ افغانستان سے یک جہتی کا اظہار کا دن منایا جائے گا۔ اسی روز مساجد سے مشترکہ وفود بازاروں اور گھروں پر جاکر ریلیف کا سامان جمع کریں گے۔

متفقہ قراردادیں:

۱) پاکستان میں نفاذ شریعت مضبوط دفاع کی ضمانت ہے۔ حکمران اللہ سے ڈریں اور شریعت سے انحراف کا راستہ ترک کردیں۔ تحفظ ناموس رسالت اسلامیان پاکستان کا عقیدہ ہے۔ اس کے خلاف ہر قسم کی سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے پوری قوم متحد ہے۔ ناموس رسالت ایکٹ میں کوئی تبدیلی برداشت نہیں کی جائے گی۔ اخبارات کے مالکان کی تنظیم اے پی این ایس اور دیگر صحافتی تنظیمیں بھی اپنا مثبت کردار ادا کریں۔ خصوصاً انگریزی اخبارات پر نظر رکھے۔ جس میں آئے روز دن اسلامی اقدار علماء مدارس اور طلباء کے خلاف توہین آمیز مواد شائع ہوتا رہتا ہے۔

۲) اقوام متحدہ اور تمام عالمی ادارے افغانستان پر پابندیاں ختم کریں یہ پابندیاں ناجائز یکطرفہ اور انسانی حقوق کے خلاف ہیں۔ امریکہ ایماپر سلامتی کونسل کی افغانستان پر اقتصادی پابندیوں کی قرارداد un charter کی خلاف ورزی ہے ان پابندیوں سے لاکھوں افراد متاثر ہورہے ہیں۔

(۳) افغانستان کے مہاجرین و متاثرین کی بھرپور مدد کے لئے مساجد و مدارس اور جماعتوں کے دفاتر ریلیف فنڈز کے مراکز ہوں گے۔ اشیاء خوردونوش، کپڑے ادویات جمع کئے جائیں گے۔ اسلامیان پاکستان ریلیف کے کاموں میں بھرپور مدد کی جائے۔ عید قربان کے موقع پر خصوصی تعاون کیا جائے گا۔ زراعت کی بحالی کے لئے بیج و کھاد کی مدد بھی کی جائے گی۔ تاجر برادری زمینداروں اور چمبرز فیڈریشن سے مدد کی اپیل ہے۔ حکومت پاکستان اپنی اضافی گندم کم از کم چھ لاکھ ٹن افغانستان کو بھیج دے۔

۴) امریکی سفیر نے پاکستان کی سرزمین پر افغانستان پر حملے اور جہاد کی بندش کی بات کرکے پاکستان کی سلامتی کیلئے خطرات پیدا کردیئے ہیں۔ امریکی سفیر معافی مانگیں ورنہ امریکی سفیر کو ملک چھوڑنے پر مجبور کردیا جائیگا۔

۵) امریکی جزیرۃ العرب بشمول بحری حدود سے نکل جائیں اور اسلام کے خلاف سازشیں بند کریں۔ افغانستان کے خلاف کوئٹہ، پشاور، اسلام آباد کو سرگرمیوں کا مرکز نہ بننے دیا جائے۔ حکومت اور خفیہ ایجنسیاں ایسی سرگرمیوں کو روکے۔ کشمیر افغانستان، فلسطین اور چیچنیا ملت اسلامیہ کے مشترکہ مسائل ہیں۔ ہم ان سے مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں۔ پاکستان کی سرزمین افغانستان کا خلاف استعمال نہیں ہونے دیں گے۔ N.D.C نے ایک انٹیلی جنس سیل قائم کردیا ہے۔ جو ایسی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے گی۔

۶) لاکربی کیس کے فیصلے کے بعد اقوام متحدہ کی طرف سے لیبیا پر اقوام متحدہ کی جانب سے نئی پابندیوں کی دھمکی قابل مذمت ہے۔ لیبیا پر عائد پابندیاں ختم کی جائیں۔

(۷) مسئلہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے جہاد کشمیر کے تحفظ کیلئے لازم ہے کہ افغانستان کیخلاف عالمی استعماری سازشوں کو ناکام بنایا جائے۔ اقوام متحدہ کشمیر کے مسئلہ کے بارہ میں اپنی قرارداد پر بھی عمل درآمد کرے۔

(۸) امریکی اور ملٹی نیشنل کمپنیاں پاکستان کی تجارت اور صنعت کے لئے زہر قاتل ہیں۔ امریکی مصنوعات اور وہ تمام ملٹی نیشنل کمپنیاں جن میں یہودی اور امریکی شامل ہیں ان کے مال کا پاکستانی ملت مکمل بائیکاٹ کریں اور امریکی مصنوعات کے بائیکاٹ کے لئے عوامی سطح پر مہم چلائی جائے گی۔ بالخصوص کے ایف سی (میکڈانلڈ اور امریکی مشروبات سے بائیکاٹ کرایا جائے اور ان کا گھیراؤ کیا جائے۔

قومی اداروں کی نجکاری نہ جائے اور نہ ہی قومی حساس ادارے ملٹی نیشنل کمپنیوں کے حوالے کئے جائیں۔

شرکاء اجلاس

جمعیت علمأ اسلام (س) مولانا سمیع الحق، مولانا عبدالخالق، مولانا انوار الحق۔ جمعیت علماء پاکستان مولانا شاہ احمد نورانی۔ حسنات، سپاہ صحابہ مولانا اعظم طارق۔ مولانا میاں محمد۔ جماعت اسلامی لیاقت بلوچ، گل انداز عباسی تنظیم اسلامی مولانا ڈاکٹر اسرار احمد۔ تحریک اتحاد پاکستان جنرل حمید گل، سلطان بشیر الدین محمود۔ حرکت المجاہدین مولانا فضل الرحمان خلیل، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالستار۔ جیش محمد مولانا عبدالرؤف اظہر۔ حرکت الجہاد اسلامی مولانا محمد ادریس۔ تنظیم الاخوان امتیاز احمد خان۔ اتحاد العلمأ مولانا عبدالجلیل۔ انٹرنیشنل ختم نبوت۔ مولانا عبدالرؤف فاروقی۔ اور پاکستان شریعت کونسل کے مولانا اصلاح الدین انصاری نے شرکت کی۔ اور اسی طرح جنرل اسلم بیگ، شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ، جنرل ظہیر السلام عباسی، اور دیگر افراد بھی موجود تھے۔

کاروائی اجلاس دفاع افغانستان کونسل

جامعہ اشرفیہ لاہور 20 جنوری 2001ء

جامعہ اشرفیہ لاہور میں ۲۰ جنوری بروز ہفتہ ۲۰۰۱ء کو دفاع افغانستان کونسل کا اجلاس مولانا سمیع الحق کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں درج ذیل امور پر اتفاق ہوا۔

افغانستان کونسل کے اجلاس میں اظہار کیا گیا کہ۔

افغانستان پر سلامتی کونسل اقوام متحدہ کی پابندیاں سراسر ناجائز اور انسانیت سوز ہیں افغانستان آزاد اور حریت پسندی کا تاریخی پس منظر رکھنے والا ملک ہے افغان عوام نے طالبان حکومت پر مکمل اعتماد کیا ہے۔ افغان حکومت نے عالمی اصولوں ارو معیارات کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی' اسامہ بن لادن کے مسئلہ پر بھی افغان حکومت نے ہمیشہ اصولی موقف عالمی سطح پر پیش کیا ہے۔ لیکن امریکی حکومت نے ہمیشہ جانبداری' تعصب اور عالمی ضابطوں سے علی الرغم رویے اپنائے ہیں جو کھلی اسلام اور مسلم دشمنی ہے۔ حقیقت میں افغانستان پر پابندیاں بھارت کو بالادستی دینے اور چین کے خلاف صف بندی کا پیش خیمہ ہے۔ افغانستان 'فلسطین 'کشمیر' چیچنیا اور اسلامی دنیا کے دیگر مسائل امت مسلمہ کے مسائل ہیں۔ پوری ملت اسلامیہ کو متحدہ کردار ادا کرنا ہوگا۔ اجلاس اظہار کرتا ہے کہ :

۱۔ حکومت پاکستان پابندیوں کو مسترد کرے کہ اس سے براہ راست ملک کی سلامتی وابستہ ہے۔

۲۔ پاکستان کے عوام دل کھول کر افغانستان کے متاثرہ عوام کی مدد کریں۔

۳۔ او آئی سی کا ہنگامی اجلاس طلب کیا جائے پاکستان 'ایران 'ترکی' سعودی عرب اس سلسلہ میں فعال کردار ادا کریں۔

۴۔ چین سے اپیل ہے کہ افغانستان پر پابندیوں کی وجہ سے علاقہ میں پیدا ہونے والے امن کے خطرہ کے پیش نظر سلامتی کونسل میں اپنی ویٹو پاور استعمال کرے۔

۵۔ حکومت پاکستان پابندیاں جاری رہنے کی صورت میں بیرونی قرضوں کی ادائیگی روک دے کیونکہ ان پابندیوں کی وجہ سے پاکستان کی پہلے سے زبوں حالی کا شکار معاشی نظام مزید دباؤ میں آئے گا۔

۶۔ دینی جماعتیں قرآن و سنت کے باوقار نظام کی جدوجہد اور ایمان و عقیدہ کے تحفظ کے لئے جہاد کی بابرکت کوششوں کو ترک نہیں کر سکتیں۔ دینی مدارس دہشت گردی یا تخریب کاری کا نہیں امن و محبت اور رشد و ہدایت کی مرکزیت کا کام جاری رکھیں گے۔

اجلاس میں طے کیا گیا کہ :

۱۔ اکوڑہ خٹک کے تاریخی اجلاس متحدہ اسلامی کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق مولانا سمیع الحق صاحب دفاع افغانستان کونسل کے صدر ہوں گے اور تاسیسی اجلاس میں شریک تمام جماعتوں کے سربراہ جنرل کونسل کے ممبر ہوں گے۔ تمام امور کو چلانے کے لئے ایک مجلس عاملہ ہوگی جس میں جمعیت علمأ اسلام (س) جمعیت علماء اسلام (ف) جماعت اسلامی' جمعیت علمأ پاکستان' مرکزی جمعیت اہل حدیث' تنظیم الاخوان' تنظیم اسلامی' تحریک اتحاد۔ سپاہ صحابہ اور سواد اعظم جماعتوں کا ایک ایک نمائندہ مجلس عاملہ کا ممبر ہوگا۔

۲۔ جماعت اسلامی پاکستان کے نائب امیر لیاقت بلوچ دفاع افغانستان کونسل کے کوارڈینیٹر ہوں گے۔ جو صدر دفاع افغانستان کونسل' جنرل کونسل اور مجلس عاملہ کے امور میں معاونت کریں گے۔

۳۔ ۲۶ جنوری کو تمام صوبائی ہیڈ کوارٹرز پر افغانستان سے یک جہتی اور اقوام متحدہ کی افغانستان پر عائد پابندیوں کے خلاف مظاہرے کئے جائیں گے۔ جمعیت علماء اسلام (ف) کے زیر اہتمام ہونیوالے مظاہرے اب دفاع افغانستان کونسل کے زیر اہتمام ہونگے جسمیں تمام جماعتیں شریک ہوں گی۔

(i) کراچی' لاہور' پشاور' کوئٹہ میں ۲۶ جنوری سے پہلے تمام جماعتوں کے مشترکہ اجلاس منعقد کئے جائیں ان اجلاسوں میں ۲۶ جنوری کے مظاہروں کی بھرپور مشترکہ تیاریاں کی جائیں۔

(ii) اسلام آباد میں بھی تمام دینی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس منعقد کرکے ۲۶ جنوری کے لئے مظاہرہ کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ جمعیت علماء اسلام (س) اسلام آباد مشترکہ اجلاس منعقد کرے گی۔ مظاہرہ اسلام آباد کی قیادت کونسل کے چیرمین مولانا سمیع الحق کریں گے۔

۴۔ سفارت خانوں سے رابطہ کرکے سفراء حضرات سے ملاقات کا وقت لیا جائے گا۔ ترجیحی بنیادوں پر سلامتی کونسل کے مستقل ممبر ممالک' اہم یورپین ممالک اور اہم اسلامی ممالک کے سفیروں سے ملاقات کی جائے گی۔ سفارتخانوں کو پاکستان کے عوام کی رائے سے آگاہی کے لئے محضر نامہ تیار کیا جائے گا' لیاقت بلوچ جنرل حمید گل' ریاض درانی اور محمد یوسف شاہ مشورہ سے محضر نامہ تیار کریں گے۔

۵۔ افغانستان کے مہاجر عوام اور متاثرین کی امداد کے لئے بھرپور مدد کے لئے ''افغانستان ریلیف فنڈ'' قائم کردیا جائے۔ تمام دینی جماعتیں اپنے اپنے دفاتر میں نقدی' کپڑے' خیمے' اشیائے خوردونوش جمع کریں۔ پورے ملک میں بھرپور مہم چلائی جائے۔

۶۔ ۲۵ جنوری ۲۰۰۱ء بروز جمعرات اسلام آباد میں تیسرا اجلاس منعقد ہوگا۔

اجلاس لاہور کے فیصلہ کے مطابق 26 ,25 جنوری کو سفارتخانوں سے رابطہ کیا۔ ایران' جاپان' فرانس عرب امارات نے 25 26 کو ملاقاتوں کا وقت دیا۔ وفد کی قیادت کونسل کے چیئرمین مولانا سمیع الحق نے کی تحریک استحاد پاکستان کے سربراہ جنرل حمید گل' سپاہ صحابہ کے صدر مولانا محمد اعظم طارق جماعت اسلامی کے نائب امیر لیاقت بلوچ' جمعیت علماء اسلام (ف) مفتی ابرار تنظیم الاخوان کے کرنل بشیر الدین اور ''الحق'' کے مدیر مولانا راشد الحق سمیع حقانی بھی شامل تھے۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔

مختلف سفارت خانوں میں پیش کیا گیا

محضر نامہ

معزز عزت مآب سفیر وہائی کمشنر صاحب!

پاکستان کی دینی سیاسی اور سماجی پارٹیوں پر مشتمل دفاع افغانستان کونسل کے مشترکہ وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے وفد افغانستان پر اقوام متحدہ کی پابندیوں کیلئے چند معروضات پیش کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ انتہائی اہم مسئلہ پر گفتگو کے لئے آپ نے وقت دیا ہے ہماری گزارشات یہ ہیں۔

افغانستان پر سلامتی کونسل کی پابندیاں سراسر ناجائز اور انسانیت سوز ہیں۔ افغانستان آزاد اور موجودہ حالات کے لئے ایک خاص اور تاریخ پس منظر رکھتا ہے۔ طالبان افغانستان کی عوام کی نمائندہ حکومت ہے۔ غالب حصہ پر عوام کی نمائندہ حکومت ہے ایک فرد کے لئے کروڑوں انسانوں کو تنگی اور مشکلات کی بھینٹ چڑھایا جارہا ہے۔ ایک باغی گروپ کی کھلی عالمی حمایت اقوام متحدہ کے چارٹر اور آزادی کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے عالمی ادارے کے اقدام سے جمہوریت اور اصول پسند عوام اضطراب کا شکار ہیں اور خطہ میں سیاسی معاشی اور امن کے لئے زبردست خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہماری نظر میں ضروری ہے کہ افغانستان پر عائد پابندیاں کے خاتمے کے لئے آپ کا ملک موثر اور بھر پور کردار ادا کرے گا۔

افغانستان پر عائد پابندیوں کے حوالے سے چند امور بہت اہم ہیں۔

(۱) افغانستان کے عوام سلامتی کونسل کی پابندیوں کی وجہ سے براہ راست متاثر ہوں گے شدید سرد موسم میں لاکھوں عوام بھوک اور افلاس کی وجہ سے گھر چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس اقدام سے بنیادی انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں۔

(۲) اقوام متحدہ کے اداروں کی رپورٹ کے مطابق خطرہ ہے کہ ان پابندیوں کی وجہ سے دس لاکھ (ایک بلین) افغان مر سکتے ہیں۔ دنیا بھر کی ریلیف اور انسانی حقوق کے تحفظ کیلئے کام کرنے والی تنظیموں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

(۳) افغان حکومت نے منشیات کے خاتمہ کے لئے موثر اقدامات کئے ہیں۔ اور مستقبل میں بھی انسداد منشیات کے لئے عالمی اداروں سے تعاون کا اعلان کیا ہے۔ افغانستان میں طالبان امن قائم کیا ہے۔

(۴) افغان خواتین کے مسائل کے حل کے لئے تعلیم اور سماجی خدمات کے لئے ان پر عائد پابندی ختم کی

باقی صفحہ نمبر ۵۶ پر

صاحبزادہ انوارالحق

خاموش ہو گیا ہے چمن بولتا ہوا

خطیب اعظم مولانا محمد ضیاء القاسمی نوراللہ مرقدہ

نہ وہ قلم ہے جو غم کا رقم کرے احوال　　　　نہ وہ زباں ہے سنائے جو حال دردِ نہاں

یہ میں نہیں میرا دل آپ سے متکلم ہے۔ میری روح آپ سے مخاطب ہے۔ آج آپ سے ایک ایسا مردِ قلندر کی بات کر رہا ہوں جو ہم میں سے چلا گیا لیکن اس کی پر عزم شخصیت کی پرچھائیاں ابھی تک ہم میں موجود ہیں دوسرے لفظوں میں ہم موجود لوگوں سے وہ ذات گرامی زیادہ موجود ہے۔ ہم زندہ لوگوں سے زیادہ زندہ ہے۔

دوام لوحِ زمانہ پہ ثبت ہے اس کا
ہے اس کی موت بھی اس کی حیات کا عنوان

جب میں مر جاؤں گا تو بس مر ہی جاؤں گا موت کے ساتھ ہی میرے نام کو گمنامی کی چادر ڈھانپ لے گی اور یہ صرف میرے ساتھ ہی نہیں ہو گا یہ تو دنیا کے ان گنت انسانوں کے ساتھ ہوا ہے۔ اور ہوتا ہی رہے گا۔ مگر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو زندہ ہوتے ہیں تو اپنے دور پر حکومت کرتے ہیں۔ اور جب اس دنیا سے بظاہر پردہ کر جاتے ہیں تو ان کی جسم و قد آور شخصیت پھیلتی چلی جاتی ہے، پھیلی ہی چلی جاتی ہے ان کی ذات کا دائرہ اپنے دور سے نکل کر دوسرے ادوار پر محیط و بسیط چلا جاتا ہے۔ اور یوں وہ ایک لازوال و بے مثال حکایت و روایت بن جاتے ہیں، اور موت کے بعد بھی اپنی عظمت و سطوت کے ساتھ آنے والی صدیوں میں زندہ رہتے ہیں۔ اور کچھ اس طرح زندہ رہتے ہیں کہ زندہ لوگوں کو ان کے زندہ ہونے کا شدید احساس ہوتا رہتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو نئی تہذیبوں، تمدنوں، نئے معاشروں اور ادبی و لسانی روائتوں کی صورت گری کرتے ہیں۔ کجلائی ہوئی انسانی اقدار کو اپنے درخشندہ افعال و اشغال کے سانچوں میں ڈھال کر اجالتے ہیں۔

کھائے گا اس کی جرأت اظہار کی قسم
جس ذہن میں بھی اس کا تصور ابھر گیا

یہ لوگ کسی ایک ملک یا براعظم کے شہری نہیں ہوتے بلکہ یہ تمام دنیا کے شہری ہوتے ہیں اور کسی ایک مذہب یا مسلک اور کسی ایک مخصوص تہذیب سے متعلق ہونے کے باوجود دنیا کے تمام مذاہب اور مہذب معاشروں میں جانے پہچانے جاتے ہیں۔ جنسِ گراں مایہ کی طرح عزیز رکھے جاتے ہیں اور محترم و مکرم سمجھے جاتے ہیں۔

خلد آشیانی خطیب یورپ و ایشیاء علامہ محمد ضیاء القاسمیؒ بھی دنیا بھر کے متمدن و مہذب معاشروں میں ایک قد آور اور ہمہ گیر شخصیت کے حامل تھے۔ ان کی جامع الکمالات اور ہمہ گیر شخصیت نے علم و فضل کا ایک بیش بہا خزانہ آنے والی نسلوں کے لئے چھوڑا ہے۔ اور اسلام اور شعائرِ اسلام کے دفاع و تحفظ کے سلسلے میں انہوں نے اپنے خون جگر سے جو نقش گری و لالہ کاری کی ہے اس کے پیش نظر یہی کہا جاسکتا ہے کہ واقعی ایسی خصوصیات کے لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں اور مر جانے کے بعد بھی صدیوں تک آنے والے معاشروں اور تہذیبوں کو اپنے دائرہ اثر و نفوذ سے نکلنے نہیں دیتے۔ مادرِ گیتی صدیوں تک ان کی ذات کے طلسمات میں گم رہتی ہے جب وہ زندہ ہوتے ہیں زمانہ انکے نقش قدم پر چلتا ہے اور جب وہ اس دنیا سے پردہ کر جاتے ہیں تو زمانہ انہی کے نقشِ قدم کو تلاش کرتا ہے۔ ایسی روشن شخصیتیں سورج کے ساتھ ساتھ نہیں گھوما کرتیں بلکہ وہ جس سمت میں گھومتی ہیں سورج اکتساب طلعت و تابش کے لئے ان کے ساتھ ساتھ گھوما کرتا ہے۔

اسلام کے اس شیدائی کی سج دھج ہی نرالی تھی یارو!
اک ہاتھ میں تھا فرمانِ نبیؐ اک ہاتھ میں پرچم قرآں کا

علامہ قاسمیؒ سالارِ کارواں تھے ایسا عظیم خطیب، واعظ، دانشور، مجاہد، مناظر، مبلغ اور بیدار دل و دماغ کا انسان صدیوں میں پیدا ہوتا ہے۔ آپ نے جہاں بڑے بڑے جغادریوں کو راہ راست دکھائی اور بوڑھوں کے ذہن صاف کئے وہیں انہوں نے نوجوانوں کو حوصلہ، یقین اور راہ مستقیم پر چلنے کی جرأت وہمت دلائی ہے۔ علامہ قاسمیؒ ایک مشن تھے، علامہ قاسمیؒ کی زندگی ایک پیغام تھی، تنظیم تھی اور ایک دعوت تھی جو علم و آگہی کے خزانے دامن میں لئے ہوئے تھی۔

تاریخ کی نظر میں ہے اونچا ترا مقام
علم و ادب کی جوت جگا کر گیا ہے تو

آج علامہ قاسمیؒ ہم میں موجود نہیں لیکن یقین ہے کہ وہ جو کام چھوڑ گئے ہیں وہ صدیوں کی وسعتیں اور ان گنت پہنائیاں رکھتا ہے جس میں قوم و ملت کی تقدیر سازی اور دستگیری کے روشن امکان ہیں۔ علامہ قاسمی

اسلامی شاہراؤں پر ایسے پودے لگا گئے ہیں جن کے سائے ہمیشہ مسافروں کو تسکین دل اور راحت جاں دیتے رہیں گے ہر دور کے بحران میں قوم کو حوصلہ مندی کی تعلیم انکا شعار حیات رہا ہے اور جب بھی کسی فتنہ نے سر ابھارا ہے علامہ قاسمی نے سینہ سپر ہو کر اس کا سدباب کیا ہے۔

الغرض آپ جامع الحیثیات شخصیت کے مالک تھے اور ان کی ہر حیثیت پر "کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجا است" کی مثال صادق آتی ہے۔

یہ وہ دریا ہے جو کوزے میں کبھی بند نہ ہو
وہ سمندر ہے کنارہ نہیں جس کا کوئی

علامہ قاسمیؒ کی خطابت کا ایک عام سامع ہونے کے سبب میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ ایک عہد آفریں خطیب تھے۔ ایک متین' متوازن' دردمند مگر منطقی انداز بیاں سے سلجھی ہوئی شخصیت تھے۔ ہمارے عہد میں اسلام کی جو خدمت انہوں نے اپنی خطابت کے ذریعے کی ہے وہ کسی اور سے نہیں ہو سکی۔ آپ کے خطبات میں مطالعہ کی بے حد وسعت 'فہم وادراک کی زبردست قوت کے ساتھ انداز بیان کا ایک ایسا سلجھاؤ موجود ہے کہ ہر سطح کا پڑھنے والا اپنی اپنی فہم کے مطابق ان سے استفادہ کر سکتا ہے۔ آپ کی خطابت اور خطبات ابدی ہیں اور ان کی وجہ سے آپ کی شخصیت کا نقش بھی ابدی ہے۔

چھوڑا ہے تو نے گرچہ بظاہر یہ خاکداں
لیکن دلوں پہ آج بھی تیرا ہے اقتدار

علامہ قاسمیؒ ایک فرد نہ تھے بلکہ وہ تو ایک ادارہ تھے انہوں نے ملک کے انتہائی پر آشوب دور میں آواز حق بلند کی اور یہ آواز دیکھتے ہی دیکھتے ایک عظیم قوت کا روپ اختیار کر گئی۔ ایسی قوت جس کے سامنے ہر استعمار کو گھٹنے ٹیکنے پڑے۔ وہ سوائے خدا کے کبھی کسی کے سامنے نہ جھکے۔ کوئی فرد یا جماعت تو کیا کوئی تہذیب بھی انہیں مرغوب نہ کر سکی۔ جب وطن عزیز پر ہر طرف شرک وبدعت کا طوطی نقار خانے میں ہر طرف بولتا تھا۔ اور وطن عزیز کے بھولے بھالے مسلمان اس کے سحر میں بری طرح اسیر تھے ایسے میں علامہ قاسمیؒ ہی تھے جنہوں نے اس طلسم کو توڑا۔ آپ کی شخصیت میں ایک مقناطیسی کشش تھی۔ جس کے باعث باطل اذہان کی کایا پلٹ گئی۔

یوں نقش ہوا آنکھوں کی پتلی میں وہ چہرہ
پھر ہم نے کسی اور کی صورت نہیں دیکھی

اگر مختصراً کہوں تو عمر ۶۳ سال' پر رعب جسم' پر نور سیاہ داڑھی جس میں ہلکی سی سفیدی' شگفتہ چہرہ'

باہمت بلند حوصلہ' مجاہدانہ چال' شیریں گفتار' سبک رفتار' رضائے الٰہی پر شاکر' صبر واستقامت کی علامت۔ علم کے ساتھ عمل' جرأت کے ساتھ صبر' فہم وفراست کی معراج' قوت فیصلہ کی انتہا' مقصد کی لگن' زندگی کی پاکیزگی' ماحول سے متاثر نہ ہونے کی طاقت' ہزاروں سال کے کھینچے ہوئے حصار سے آزاد ہو کر دل کی بات زبان پر لانے کی ہمت' تعقل و تفکر کی دعوتِ عام دینے کی قابلیت' توحید وسنت کا پروانہ' اقلیم خطابت کا شہنشاہ' ذہنوں کو بالیدگی عطا کرنے کی صلاحیت' دلوں کو طمانیت بخشنے والا تبسم' لوگوں میں خون دوڑا دینے والا تکلم' قرطاس پر زریں حروف بکھیرنے والا قلم' حق پر مر مٹنے کی تمنا' باطل کے آگے نہ جھکنے والا سر' جادۂ حق میں پیچھے نہ ہٹنے والا قدم' اکابر کے عشق ومحبت سے لبریز سینہ' فراعین وقت کی خشمگیں آنکھوں سے ٹکرا جانے والی آنکھیں اور جبیں پر سجدوں کا تابندہ ودرخشاں آفتاب کیا یہ تمام صفات کسی ایک انسان میں جمع ہو سکتی ہیں اگر یہ ممکن ہے تو کم از کم اس صدی میں پیدا ہونے والے انسان میں ان تمام بلند وارفع خصوصیات کی حامل شخصیت صرف اور صرف میرے شیخ ومربی خطیب یورپ وایشیاء علامہ محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی تھی۔

ثانی نہ مرے یار کا پائیں یہ مہر و ماہ
برسوں چراغ لے کر اگر جستجو کریں!

دنیائے اسلام کا وہ عظیم خطیب جس نے مسلمانوں میں خالص توحید کی لہر پیدا کی۔ کتاب وسنت اور فقہ حنفی کا ترجمان' حق کا مناد' جس کی ذات' صداقت کا نشر گاہ ہے۔ اسلامی روایات کے دھندلے نقوش کو ابھارنے والا۔ اللہ کے دین کا وہ مخلص خدمت گزار جس کے قول وفعل پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ جس کی ساری جوانی خدمت دین کی نظر ہو گئی اور اسی غم' فکر اور محنت نے جسے مسنون عمر سے پہلے ہی بوڑھا کر دیا۔ جس کی زبان اور قلم نصف صدی سے حق کا اعلان کر رہے تھے۔ استدلال کا بادشاہ ارر عقلیات کا امام' اہلسنت والجماعت کے دلوں کی دھڑکن' دار العلوم دیوبند کا حقیقی ترجمان' حق وصداقت کی نشانی' قاسم العلوم والخیرات' شیخ الہند' شیخ العرب والعجم اور امام الہند کے مشن کا امین وعلمبردار گلشن امیر شریعت کا چہچہاتا ہوا بلبل۔ شمع ختم نبوت کا بیباک پروانہ عظمت اصحابؓ رسولؐ واہلبیتؓ کا لاثانی وکیل' تاریخ ساز نابغہ روزگار شخصیت' تعلق باللہ اور اطاعت رسولؐ کا داعی' دار ورسن کی سختیاں جس کے پیام کو نہ روک سکیں اور کفر کے فتوؤں اور بہتان تراشیوں کا شور جس کی آواز کو نہ دبا سکا۔ خلافت راشدہ کا نفاذ جس کا مشن' شہادت حق جس کا پروگرام اور رضائے الٰہی جس کا مقصود!۔ اظہار حق کی خاطر جو ساری دینا کی ناخوشی کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ ناقھوں نے اس پر طرح طرح کی تہمتیں جوڑیں اور دشنام طرازیاں کیں مگر اس نے صبر کیا۔ خطابت کو جس کی زبان نے بلندی اور پاکیزگی عطا کی اور فن خطابت کا بے تاج شہسوار۔ جس کے

خطبات اہلسنت والجماعت کا گراں قدر سرمایہ ہیں۔ خطابت میں ایک نئے طرز کا موجد۔ بولتا ہے جو بپھرے ہوئے طوفان اور مچلتی ہوئی بجلیوں کا سماں بندھ جاتا ہے۔ قادیانیت' رافضیت' بریلویت' غیر تقلیدیت' مودودیت' خارجیت اور ناصبیت جس کے نام سے لرزاتی ہے۔ منکرین حدیث اور منکرین حیات النبی پر جس کا ذکر سن کر کابوس کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔ حامیٔ سنت اور قامع شرک وبدعت۔ اس علمی وقار اور غیر معمولی شہرت کے باوجود عام لوگوں سے اس قدر بے تکلفی' سادگی اور خوش طبعی سے ملتا ہے جیسے وہ اپنے کو کسی سے ذرا بھی ممتاز اور بلند نہیں سمجھتا۔ جو اپنے عہد میں اسلام کی آواز ہے اور گولیوں کی بوچھاڑ میں بھی جس کی آواز میں لرزش پیدا نہ ہو سکی گولیاں برستی رہیں اور کلمۂ حق بلند ہوتا رہا۔ جو داعی حق ہے 'حق کی آواز' ہے 'حق کے نفاذ کا علمبردار ہے جس کے نزدیک اسلام ہی سرچشمہ قوت ہے اور اہلسنت والجماعت حنفی دیوبندی مسلک حق ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ ہی اس کے نزدیک جہاد ہے اور وہ اس جہاد میں سرگرم عمل رہے۔ ان کا ایمان ہے کہ فہم ودانش قرآن کی ترجمانی کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ سیرت پیغمبر اسلام ﷺ اپنائے بغیر زندگی میں سکون وطمانیت 'امن وآشتی میسر آہی نہیں سکتی۔ ہاں جو تاریخ کی پیداوار نہیں بلکہ خود ''تاریخ ساز'' ہے!

اپنا زمانہ آپ بناتے ہیں اہل دل
ہم وہ نہیں ہیں جن کو زمانہ بنا گیا

''موت العالم موت العالم'' کے مقولے کی صداقت کا احساس پہلی بار 29 دسمبر 2000ء کو اپنے پیارے دوست عثمان سے شیخ قاسمیؒ کی رحلت کی خبر سن کر ہوا۔ اور یہ بھی پہلی بار معلوم ہوا کہ انتہائے غم ہی میں نہیں انتہائے احساس محرومی میں بھی ایک ایسا مرحلہ آتا ہے۔ جب دلی تاثرات کا اظہار کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ اگر کسی کی عظمت کا انحصار اس کے کام کے اثرات وثمرات پر منحصر ہے تو لاریب علامہ قاسمیؒ عظیم تھے ان کی دینی ادبی اور مسلکی خدمات ان کی زندگی ہی میں ہماری تاریخ کا حصہ بن چکی تھیں۔ خدا کرے ایمان کی یہ قندیل ہمارے دلوں میں ہمیشہ فروزاں رہے جو راہ عشق ووفا کا راہبر تھا!

پلکوں پہ چمکتے ہیں سرِ شام ستارے
آنکھوں سے تیرے عشق کا جادو نہیں نکلا

تیری خاطر جان جائے گی وفا کی راہ میں
زندگانی وقف. ہو گی بس خدا کی چاہ میں

ڈاکٹر نثار محمد *

شہد............فیه شفاٗ للنّاس

عربی میں شہد کی مکھی کو نحل کہتے ہیں اور اسی نام پر قرآن کریم کی ایک سورۃ کا نام "النحل" (شہد کی مکھی) رکھا گیا ہے۔

اگر چہ شہد کا استعمال زمانۂ قدیم سے ہو رہا تھا۔ لیکن اس کے اندر طبّی فوائد سے کوئی بھی واقف نہیں تھا۔ تا آنکہ قرآن کریم نے اس کے اندر چھپی ہوئی طبّی فوائد کی نشاندہی کر کے طبّی دنیا کے ماہرین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ واوحی ربك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتاً ومن الشجر ومما یعرشون ۔ ثمَ کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربك ذللاً ۔ یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفآء للناس ان فی ذالك لاية لقوم یتفکرون۔ (۱)

ترجمہ۔ اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کو حکم دیا ہے کہ پہاڑوں درختوں اور ان چھتوں میں گھر بنائے۔ جو اس کیلئے بنائے جاتے ہیں۔ پھر ہر قسم کے میوؤں میں سے کھا۔ پھر اپنے رب کی تجویز کردہ راہوں پر چل۔ انکے پیٹ سے پینے کی ایک ایسی چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہیں۔ اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے بیشک اس میں فکر کرنے والوں کے لئے نشانی ہے۔

قرآن کریم نے شہد کے بارے میں " فیه شفاء للناس " کہہ کر اسکو نہ صرف بطور دوا استعمال کرنے کی ترغیب دی۔ بلکہ محققین اور طب کے پیشے سے منسلک افراد کو شہد کے طبّی فوائد اور مختلف بیماریوں کیلئے اس کی افادیت معلوم کرنے کی طرف بھی راغب کرنے کی کوشش کی۔

چونکہ قرآن کریم نے اس کی طبّی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ اسلئے رسول کریمؐ نے بھی مختلف احادیث میں اس کی طبّی خصوصیات کے بارے میں ہدایات دیں۔ ان میں چند احادیث بطورِ نمونہ کے پیش کی جاتی ہیں۔

۱) علیکم بالشفائین العسل والقرآن (۲) تمھارے لئے شفا کے دو مظہر ہیں۔ شہد اور قرآن

۲) ان کان فی شیء من ادویتکم خیر ففی شرطة محجم اور شربة عسل (۳)

ترجمہ ۔ تمھاری دواؤں میں اگر کسی چیز میں بھلائی کا کوئی عنصر پایا جاتا ہے۔ تو وہ پچھنے لگانے اور شہد پینے میں ہے۔

---

* اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ علوم اسلامیہ اسلامیہ کالج پشاور

۳) عن ابو سعید الخدری قال قد جآء الرجل الی النبی فقال اِنّ اخی استطلق بطنه،فقال رسول الله اسقه عسلاً فسقاه ثم جآء فقال سقیته،فلم یزده اِلآاستطلاقاً فقال له،ثلاث مراتٍ ثم جآء الرابعة فقال اسقه عسلاً فقال لقد سقیته،فلم یزده الا استطلاقاً فقال رسول الله ﷺ صدق الله وکذب بطن اخیك فسقاه فبرا (۴) ترجمہ۔ابو سعید الخدری کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اسکے بھائی کو اسہال کی شکایت ہے۔رسول اللہ نے فرمایا۔کہ اسے شہد پلاؤ۔وہ پھر آکر کہنے لگا کہ شہد پینے سے اس کے اسہال میں مزید اضافہ ہوا۔پھر آپ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔اسی طرح تین مرتبہ وہ آدمی آتا رہا۔چوتھی بار آپ نے فرمایا جاؤ اسے شہد پلاؤ اللہ نے سچ کہا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹ کہتا ہے۔اس آدمی نے پھر اسے شہد پلایا۔اور وہ ٹھیک ہو گیا۔جدید طب سے پتہ چلا ہے کہ شہد میں غذائیت کے تقریباً وہ تمام اجزاء شامل ہیں۔جنکی ضرورت انسانی جسم کو پڑتی ہے۔(۵) اسکے علاوہ انسانی جسم کو جتنی بھی کیمیائی مرکبات کی ضرورت پڑتی ہے۔ان میں سے تقریباً ہر عنصر شہد میں موجود ہوتا ہے۔انسانی صحت کو برقرار رکھنے اور کمزوری کو دور کرنے کیلئے وٹامن بی کی مختلف اقسام کی ضرورت ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شہد میں وٹامن بی کی تقریباً تمام قسمیں بڑی وافر مقدار میں فیاضی کیساتھ جمع کی ہیں۔رسول اللہ نے فرمایا۔ من لعق العسل ثلاث غدوات فی کل شهرٍ لم یصبه عظیم من البلاء (۶)

ترجمہ۔ جو شخص ہر مہینے صبح کیوقت تین دن تک شہد چاٹ لے۔اسے کوئی بڑی بیماری نہیں ہوگی۔

شہد کے اجزائے ترکیبی :

حرارے / کیلوری ☆ فی 100 گرام	کاربوہائڈریٹ فی 100 گرام	پروٹین فی 100 گرام
315	74.4 تا 76.5	0.3 تا 2.67
کیلشیم فی 100 ملی گرام 7.7 تا 8	فاسفورس 12 تا 23.3	سلفر (گندھک) 0.8
کلورین 26.3	لوہا (آئرن) 0.9 تا 0.2	پوٹاشیم 35
سوڈیم 7.1	میگنیشم 2.0	تانبا 04.
وٹامن بی ۱ 0.01	وٹامن بی ۲۔ وٹامن بی ۳ 0.04 - 0.2	وٹامن سی 4
سکروز 12 تا 80 %	آسان ساخت کی مٹھاس 60 تا 93%	(۷)

☆ حرارہ / کیلوری : یہ حرارتی توانائی کا نام ہے۔ اس سے مراد حرارت کی وہ مقدار ہے جو ایک کلوگرام پانی کے درجہ حرارت کو ایک سنٹی گریڈ تک بڑھاتا ہے اس کو حرارہ یا کلوری کہتے ہیں۔

کسی ایک علاقے کے شہد کی اجزائے ترکیبی کسی دوسرے علاقے سے مختلف ہو سکتی ہے۔ یہاں تک کہ رنگ اور ذائقہ کے اختلافات بھی علاقوں کے ردّوبدل کی بناپر بدل سکتے ہیں۔(۸)

شہد اور امراض جان۔

اسہال اور امراض بطن کی شکایت عام طور پر آنتوں میں سوزش کیوجہ سے ہوتی ہے۔ جس میں مریض کو بار بار رفع حاجت کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور بدن سے کافی مقدار میں پانی اور نمکیات خارج ہو جاتی ہیں۔ پانی کی کمی کی وجہ سے گردے متاثر ہو جاتے ہیں۔

اس کیلئے ضروری ہے کہ مریض کو وقفے وقفے سے نمک اور گلوکوز پانی میں ملا کر پلایا جائے۔ تاکہ مریض کے بدن کی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ شہد میں نہ صرف پانی اور گلوکوز ہوتا ہے۔ بلکہ توانائی بہم پہنچانے والے عناصر بھی ہوتے ہیں۔ جس کی بناء مریض جلد یا بدیر صحتیاب ہو جاتا ہے(۹) اسی بنا پر رسول کریمؐ نے پیٹ کے درد اور اسہال کی شکایت کو رفع کرنے کے لئے شہد کا استعمال تجویز فرمایا۔ شہد میں مٹھاس کے باوجود یہ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے مضر نہیں۔ کیونکہ شہد میں ڈکس ٹروز (Dextrose) کے ساتھ شہد کی مکھی کے منہ سے ایک خاص قسم کا مادہ شامل ہو جاتا ہے جو شہد کی مٹھاس کو ذیابیطس کے مریضوں کے لئے مفید بنا دیتا ہے۔(۱۰)

شہد --- یرقان (JAUNDICE) اور امراض جگر (HEPATITIS) کیلئے :

یرقان کے مریضوں کے لئے ابلے ہوئے پانی میں شہد پلایا گیا۔ اور وہ سب کے سب شفایاب ہو گئے۔ اسکے علاوہ تپ دق (T.B) کے مریضوں کے لئے شہد ایک بہترین ٹانک کے طور پر کارآمد پایا گیا ہے۔ دل کے مریضوں کو شہد پلا کر انکے درد کی شدت میں کمی پائی گئی۔(۱۱)

استسقاء جگر کا ایک موذی اور خطرناک مرض ہے۔ اس مرض میں پیٹ میں پانی بھر جاتا ہے اور پھر ڈاکٹر سرنج کے ذریعے مریض کے پیٹ سے پانی نکالتے ہیں۔ شہد میں اللہ تعالیٰ نے اس مرض کو کم کرنے کی صلاحیت رکھی ہوئی ہے۔ شہد کے مسلسل استعمال سے اس مرض سے نجات مل سکتی ہے۔ اگرچہ شہد کے ذریعے علاج ذرا طویل ہے۔ مگر افاقہ ضرور ہوتا ہے۔(۱۲)

شہد بحیثیت جراثیم کش Antiseptic :

جرمنی میں حال ہی میں تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ شہد میں ایک جراثیم کش عنصر پایا جاتا ہے۔ جس کو پروپلس (Proplis) کہتے ہیں۔ یہ عنصر پیپ اور سوزش پیدا کرنے والے جراثیم کو مارتا ہے۔ اس بناء پر یہ ناک کان اور گلا (E.N.T) اور نظامِ تنفس کے سوزشوں کے لئے مفید ہے۔ زکام اور انفلونزا کے وائرس شہد کی وجہ

سے خود بخود مر جاتے ہیں اور مریض بہت جلد صحت یاب ہو جاتا ہے۔(۱۳)

آنکھوں کی عام جلن اور سوزش کیلئے ایک سلائی خالص شہد میں ڈبو کر آنکھوں میں لگانے سے آنکھوں کی سوزش اور جلن نہ صرف ختم ہو جاتی ہے۔ بلکہ آنکھوں کو ٹھنڈک بھی محسوس ہونے لگتی ہے۔(۱۴) چونکہ شہد میں کسی بھی قسم کا بیکٹیریا زندہ نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا یہ مختلف قسم کی دوائیوں اور چیزوں کو سٹور کرنے کا بہترین ذریعہ ہے(۱۵) آج کل دوائیوں کے اثرات کو تادیر بحال رکھنے کیلئے اس میں معمولی مقدار میں الکحل ملایا جاتا ہے۔ لیکن اگر یہی کام شہد سے وسیع پیمانے پر لیا جائے تو شہد کی مکھیوں کو پالنے کی صنعت کافی ترقی کر سکتی ہے۔

شہد کی مکھیاں اور دوائی کی جڑی بوٹیاں :

آج کل جڑی بوٹیوں سے دوائی بنانے کے لئے کیمیاوی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان پودوں کے پھلوں، پھولوں، تنوں اور پتوں سے کیمیاوی اجزاء کے ذریعے انکے جوہر اور خلاصے حاصل کئے جاتے ہیں۔ شہد کی مکھی میں اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت رکھی ہے کہ وہ ہر مفید پودے کے پھولوں سے رس چوس کر اس سے شہد بناتی ہے۔ اور یوں اس شہد میں اس پودے کا جوہر اپنی بہترین شکل میں موجود ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی علاقے میں دوائی کی مخصوص جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہوں تو شہد کی مکھی کے ذریعے قدرتی طریقے پر ان جڑی بوٹیوں کے جوہر اور خلاصے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اور اس طرح اس مخصوص علاقے کا شہد نہ صرف شہد ہوتا ہے۔ بلکہ اس مخصوص جڑی بوٹی کا بہترین جوہر بھی ہوتا ہے۔ اور وہ مخصوص مرض کے لئے بہترین دوا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ رسول کریمؐ نے شہد کی مکھی کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نهى رسول الله ﷺ عن قتل اربع من الدواب النملة والنحلة والهدهد والصرد (۱۶)

ترجمہ۔ چیونٹی، شہد کی مکھی، ہُدہُد اور چڑیا ممولہ ☆

شہد کا جوہر :

قرآن کریم نے شہد میں شفاء دینے والے عنصر کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا۔

يخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فيه شفاء للناس (۱۷)

ترجمہ :- انکے پیٹوں سے مختلف رنگ کے سیال مادے نکلتے ہیں۔ جن میں لوگوں کیلئے شفاء ہے۔

☆ شہد کی مکھی کے علاوہ باقی تین چونکہ ان کیڑوں کو کھاتے ہیں جو فصلوں اور درختوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس لئے یہ میوہ دار درختوں کو دوسرے خطرناک حشرات الارض سے بچانے کا باعث بنتے ہیں۔

درج بالا آیت میں شہد کی مکھی کے پیٹ سے مختلف رنگ کے مادوں کے خارج ہونے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ جدید طبی اصطلاح میں ان مادوں کو خامرے / انزائم (Enzyme) کہا جاتا ہے۔ اور حقیقت میں یہی خامرے (رطوبتیں) مختلف بیماریوں کیلئے تریاق ہیں۔

شہد کی مکھی کے بچے چونکہ اسی رطوبت کو کھاتے ہیں اسلئے یہ اپنے پیدائشی وزن سے 350 گنا زیادہ بڑھتے ہیں۔ جبکہ انسانوں اور دوسرے حیوانوں کے بچے بڑا ہونے پر اپنے پیدائشی وزن سے 20 تا 25 گنا بڑھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پوری حیوانی دنیا میں شہد کی مکھی کے بچوں کی بڑھنے کی رفتار دوسرے تمام حیوانات سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ (۱۸)

حوالہ جات

1) قرآن کریم النحل 16 : 69 اسکے علاوہ سورہ محمد 15:47 میں بھی جنت کے مختلف مشروبات کی نہروں کے ضمن میں شہد کی نہر کا ذکر ہوا ہے۔

2) ا۔ حافظ عبداللہ ابن ماجہ القزوینی۔ سنن ابن ماجہ 'کتاب الطب باب العسل' مکتبہ الفاروقیہ ملتان۔

ب۔ حافظ ابی عبداللہ الحاکم 'مستدرک کتاب الطب' دار المعرفۃ بیروت۔

3) ا۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری، صحیح بخاری کتاب الطب باب الدواء بالعسل' سعید کمپنی کراچی

ب۔ حوالہ نمبر 2- الف 4) ا۔ حوالہ نمبر 3-الف،

ب۔ امام احمد بن حنبل، مسند احمد ج :3 ص :93,19 'دار الفکر بیروت لبنان۔ پ۔ حافظ ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی، سنن ترمذی کتاب الطب باب ماجاء فی العسل۔ ایچ۔ ایم سعید کمپنی کراچی 1985ء

5) دیکھئے (500) Answers to Bee Questions : P: 67 - A-1 Root Company Medina Ohio U.S.A

6) دیکھئے حوالہ نمبر 2-الف 7) ا۔ ڈاکٹر خالد غزنوی 'طب نبوی اور جدید سائنس ج : 1 ص : 158' الفیصل ناشران اردو بازار لاہور 1987ء

ب۔ دیکھئے Dr. Tajamul Hussain, Food Compositoin for Pakistan "HONEY" Department of Human Nutrition NWFP Agricultural University of Peshawar

8) دیکھئے C.P. Dadant, First Lesson in Bee Keeping P: 32, Journal Printing Co. U.S.A, 1954

9) ا۔ حکیم محمد عبداللہ، خواص شہد ص :58 'ادارہ مطبوعات سلیمانی، اردو بازار لاہور

ب۔ حافظ نذر محمد، طب نبوی ص: 88، پاک مسلم اکادمی اردو بازار لاہور، 1984
پ۔ سلیم احمد صدیقی، شہد---ایک بہترین قدرتی غذا اور دوا ص : 107 فیروز سنز لمیٹڈ، کراچی 1989
10) دیکھئے Composition of Australian Honeys C.S.I.R.O (1974 Australia)
11) دیکھئے حوالہ نمبر 7- الف 12) دیکھئے حوالہ نمبر 9- پ
13) دیکھئے حوالہ نمبر 5 اور 7 الف ص :189 14) دیکھئے حوالہ نمبر 9-الف ص :38
15) دیکھئے حوالہ نمبر 5 ص: 67
16) ا۔ ابو داوٗد سلیمان سجستانی، سنن ابو داوٗد باب الادب 'مکتبہ امدادیہ ملتان
ب۔ امام احمد بن حنبل 'مسند احمد ج :1 ص :332 دار الفکر بیروت لبنان
پ۔ سنن ابی ماجہ' ابواب الصید باب ما ینھی عن قتلہ
17) قرآن کریم النحل 16 : 69 18) طب نبوی اور جدید سائنس ج 1 ص :194 تا 197

بقیہ صفحہ نمبر ۴۵ سے

دفاع افغانستان کونسل کی سرگرمیاں

ہے۔اسی طرح متحارب گروپوں سے اسلحہ واپس لیا ہے۔

(۵) افغان حکومت تمام مسائل پر عالمی قیادت ار واداروں سے مذاکرات کیلئے تیار ہے اس لئے افغانستان پر سلامتی کونسل کی پابندیاں بلاجواز اور ظالمانہ ہیں۔خطہ میں تمام ممالک کیلئے اس کے منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

ہماری اپیل ہے کہ

☆ افغانستان پر عائد پابندیاں ختم کی جائیں آپکا ملک انسانی ہمدردی کی بنیاد پر اس مسئلہ پر موثر کردار ادا کرے

☆ این جی اوز کو انسانی بنیادوں پر ریلیف کا کام کرنے دیا جائے۔اس میں رکاوٹیں نہ ڈالی جائیں۔

☆ اقوام متحدہ کی نگرانی میں او آئی سی کا نمائندہ وفد افغان حکومت سے مذاکرات کرے۔

☆ افغانستان سے متنازعہ مسئلہ پر عالمی قوانین اور عدالتی طریقہ کار اختیار کیا جائے نہ کہ ویٹو پاور کا ندھا استعمال کیا جائے۔

فریاد ہے فریاد ہے اے شان کریمی

نخچیر دام و لقمہ صیاد ہے مومن
اس حال پہ افسوس کہ دلشاد ہے مومن
زندانی افرنگ و اسیر ہوس زر
اسلام کی ہر قید سے آزاد ہے مومن
فریاد ہے فریاد ہے اے شان کریمی
برباد ہے برباد ہے برباد ہے مومن
تصویر غم و یاس ہے کافر کے مقابل
اپنوں کے لئے ظالم وجلاد ہے مومن
اک عرض عاجزانہ بہ پیش در اقبال
ارشاد یہ کیا خوب کہ فولاد ہے مومن *
فولادی مومن ہے بس اک کہنہ کہانی
اب تو چراغ رہگذر باد ہے مومن
میدان کارزار میں نوبت تو یہ آئی
نازک زبرگِ گل چہ پری زاد ہے مومن
تاکے رہوں فانیؔ اسی حالت پہ یوں دلگیر
القصہ کہ بس تختۂ بیداد ہے مومن

---

* علامہ اقبالؒ کے مصرعہ "رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن" کی طرف اشارہ ہے۔...... فانی

شفیق الدین فاروقی

دارالعلوم کے شب وروز

دارالعلوم کے اساتذہ کی حج بیت اللہ کے لئے روانگی :

امارت اسلامی افغانستان کی طرف سے دارالعلوم حقانیہ کے مشائخ واساتذہ شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب مدظلہ شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب مدظلہ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لئے گئے تھے اور الحمدللہ بخیر وعافیت وطن واپس تشریف لائے۔

دارالعلوم میں عیدالاضحیٰ کی تعطیلات :

مورخہ یکم مارچ ۲۰۰۱ء کو عیدالاضحیٰ کے لئے تعطیلات ہوئیں اور یہ چھٹیاں ۷ مارچ ۲۰۰۱ء تک جاری رہیں۔ انہیں تعطیلات کی بنا پر موجودہ پرچہ بھی تاخیر کا شکار ہوا۔

افغانستان کے متعدد سابقہ تنظیموں کے اہم رہنماؤں کی دارالعلوم آمد :

مورخہ ۲۰ مارچ کو افغانستان کی مختلف سیاسی اور جہادی تنظیموں کے اہم نمائندے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ان میں حزب اسلامی کے رہنما اور سابق وزیراعظم افغانستان مولانا قاضی امین وقاد اور حکمت یار کے دست راست قطب الدین ہلال، جنرل موسیٰ خان، احمد ولی، سید سلیمان گیلانی، انجینئر محمد ایوب، حاجی دین محمد، حاجی حیات اللہ، حاجی رفیع اللہ اور رشید اللہ قاسم نمایاں تھے۔ حزب اسلامی کے علاوہ حرکت انقلاب اسلامیہ افغانستان، جبہ ملی نجات اور دیگر جماعتوں کے نمائندے موجود تھے۔ وفد نے یہاں پاکستان میں افغان مہاجرین کے ساتھ حکومتی نازیبا سلوک، ان کی پکڑ دھکڑ اور امریکی پابندیوں کے باعث نئے مہاجرین کی آمد اور بارڈر پر ان پر ہونے والے بیجا تشدد کے بارے میں اپنی تشویش سے آگاہ کیا اور انہوں نے مولانا مدظلہ سے مطالبہ کیا کہ یہ مسئلہ افغان ڈیفنس کونسل کے پلیٹ فارم سے اٹھایا جائے۔ مولانا مدظلہ نے اس پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کیا اور انہیں یقین دلایا کہ آپ لوگ مطمئن رہیں ہم اس بارے میں عنقریب ہی افغان ڈیفنس کونسل کا اجلاس بلائیں گے اور حکومت سے افغان مہاجرین کے ساتھ برتے گئے ناروا سلوک پر احتجاج کریں گے۔ مولانا مدظلہ نے ان کے ساتھ افغانستان کے بارے میں تفصیلی بات چیت کی۔

دارالعلوم میں حسب سابق بین الاقوامی میڈیا کے نمائندوں کی آمد :

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے غیر ملکی ورلڈ میڈیا کے نمائندے انٹرویوز کے لئے حسب سابق جوق در جوق آرہے ہیں۔ صرف ایک مہینے میں ایک درجن سے زائد بین الاقوامی اخبارات و جرائد اور ٹی وی ٹیمیں دارالعلوم تشریف لائیں۔ جن کے مختصر نام یہ ہیں :

فرانس ٹیلی ویژن کی ڈورو تھی اولیرک' انگلینڈ "نیوز ویک" کے گرے نائٹ' فرانس آرٹی ٹیلیوژن کے فریڈرک ویسورٹ اور صوفیہ روسر گرٹ ' فرانس ٹیلی ویژن چینل 2 کے اولرک حولمسٹر وپ ایوا آرنو ینگ' ٹیلی راما کے لوک ڈسبیٹ۔ فرانسیسی ڈاکٹر اینڈریاس بازنگر' اور جرمن میگزین "پریسا ہجنٹر" کے ڈاکٹر یاسین رضوی 'فرانس "ایل ایکسپریس" اخبار کے مارک اور جین پال گولیٹیو ' امریکی اخبار "نیویارکر" کے فوٹو گرافر ایڈگریزڈا' سوئٹزرلینڈ کے ویکلی میگزین "ڈیکٹ" کے نمائندے کرٹ برینڈن برجر' اور ڈنمارک ٹی وی کے پروڈیوسر اور سب پروڈیوسر سرفہرست ہیں۔ مولانا مدظلہ نے انہیں اسلام کی حقانیت' مدارس کی اہمیت اور عالم اسلام کی زبوں حالی کے بارے میں تفصیلاً گفتگو کی۔ اور اس طرح افغانستان کے مسلمانوں کی حالتِ زار کے بارے میں بھی انہیں آگاہ کیا۔

سلسلہ مطبوعات موتمر المصنفین (۲۹)

اقتدار کے ایوانوں میں

شریعت بل کا معرکہ

(مولانا سمیع الحق)

ملک کی تاریخ میں نفاذ شریعت کی جدوجہد کا روشن باب' ایوان بالا سینیٹ اور قومی سیاست میں نظام اسلام کی جنگ' آغاز' رفتار کار' صبر آزما مراحل کی لمحہ بہ لمحہ روئیداد اور مستقبل کے لائحہ عمل کے علاوہ خارجہ پالیسی' عورت کی حکمرانی' جہادِ افغانستان اور اہم قومی و ملی اور بین الاقوامی مسائل پر فکر انگیز گفتگو اور سیر حاصل تبصرے۔

ملنے کا پتہ: موتمر المصنفین' دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ پاکستان

مولانا محمد ابراہیم فانی

تعارف و تبصرہ کتب

کتاب : گلدستہ تفاسیر جلد اول مرتب : حضرت الحاج عبدالقیوم مہاجر مدنی
ضخامت : ۷۶۲ قیمت : درج نہیں
ناشر : طیب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ، ملتان۔

....

زیر تبصرہ تفسیر بعنوانِ گلدستہ تفاسیر واقعی ایک ایسا گلدستہ ہے جسکے گلوں کا انتخاب گلشن بے خار سے کیا گیا ہے اوراس میں تفسیری لطائف, نکات رنگ برنگے پھولوں کی طرح اس سلیقے سے سجائے گئے ہیں جس سے مشام روح کوبالیدگی اور طراوت وتازگی ملتی ہے اسکے مرتب الحاج عبدالقیوم صاحب مہاجر مدنی تمام اہل علم حضرات کی طرف سے داد وتحسین کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے دور حاضر کی مستند تفاسیر کا جامع خلاصہ پیش کیااور قرآن پاک کے بحر ناپیدا کنار سے اسرار ورموز سے لبریز ایسے موتی تلاش کئے جس کیلئے ہزار ہا صفحات کو کھنگالنا پڑتا تھا۔

اس گلدستہ تفاسیر میں تفسیر عثمانی کو مقدم رکھتے ہوئے باقی تفاسیر تفسیر ابن کثیر ، تفسیر معارف القرآن حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ تفسیر معارف القرآن حضرت مولانا کاندھلویؒ تفسیر عزیزی تفسیر مظہری ان میں سے جو اقتباسات دلچسپ نافع اور مختصر تھے من وعن باحوالہ جمع کئے گئے ہیں اور دیگر اکابرین کے تفسیری افادات ومتعلقات کو حسب موقع منسلک کردیا گیا ہے جو کہ دلچسپی کا باعث ہوں گے جیساکہ مسئلہ علم غیب پر حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب ' قدس سرہ کا رسالہ اور دیگر اکابرین کے مضامین ہیں اضافی خصوصیات کے طور پر تفاسیر کے آخر میں متن قرآن پاک باترجمہ منسلک ہے جس سے عامۃ المسلمین ترجمہ یاد کرنے کی صلاحیت حاصل کرسکتے ہیں اوراس کے بعد وہی متن ترجمہ کی خالی جگہ کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے تاکہ ترجمہ یاد کرنے کے بعد اپنے ہاتھ سے ترجمہ لکھا جائے۔

فی الحال اس کا پہلا حصہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ پر مشتمل جلد اپنی مکمل دیدہ زیبی اور خوبصورتی کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ ان شاء اللہ اسکے دوسرے حصے بھی اسی آب وتاب اور خوبصورتی کے ساتھ شائع ہوں گے۔

Regd No. P-90 Monthly "Al-Haq" Akora Khattak

ماہنامہ الحق کی قریبی خصوصی اشاعت

"اکیسویں صدی کے چیلنجز اور عالم اسلام"

ان دنوں تیاری کے آخری مراحل میں ہے۔ جس میں بیسویں صدی کی عالمی اسلامی تحریکات کا خلاصہ کامیابیوں کا جائزہ اور ناکامیوں کی داستانِ درد بھی موجود ہوگی اور ساتھ ہی اکیسویں صدی میں امریکی نیو ورلڈ آرڈر، صیہونیت اور عیسائیت کی مکروہ سازشوں کا مقابلہ کرنے کیلئے فکری مواد بھی موجود ہوگا۔ ان شاء اللہ یہ نمبر عالم اسلام کیلئے ایک ٹھوس لائحہ عمل پر مبنی چشم کشا دستاویز تصور کیا جائے گا اور علمی وادبی اور تاریخی موضوعات سے دلچسپی رکھنے والے حلقوں کیلئے یہ نمبر خصوصی اہمیت کا حامل ہوگا۔

جن اہم حضرات کے مقالات ابھی تک وعدے کے مطابق موصول نہیں ہوئے ان سے آخری بار گذارش ہے کہ وہ اپنی گرانقدر نگارشات جلد از جلد ماہنامہ الحق کے نام ارسال کردیں۔

نوٹ: جو ادارے اپنے اشتہارات اس نمبر میں شائع کروانا چاہتے ہیں تو وہ ابھی سے ادارہ سے رجوع فرمائیں۔

دفتر ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ، سرحد